بہائی عقائد اور تعلیمات

نبوت کا دعوٰی کرنے والے بہا ء اللّٰہ اور انکی قوم بہائیوں کا مختصر تعارف

نبی کریم صلی ا للّٰہ علیہ وسلم نے امام مہدی کے بارے میں اتنی تاکید کی ہے اور اتنی اہمیت نقل کی ہے کہ ایک جگہ توصاف صاف یہ ملتا ہے کہ نبی کریم صلی ا للّٰہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ ” تمہارے ایک خزانے کے پاس تین خلفائے کے بیٹے قتل کئے جائیں گے لیکن ان میں سے کسی کو بھی وہ خزانے میسر نہ ہوگا۔ اسکے بعد مشرق کی جانب سے سیاہ نشان نمودارہوں گے وہ تمہیں ایسا قتل کریں گے کہ اس سے پہلے کسی نے نہ کیا ہوگا۔“ اسکے بعد راوی ابوالماء الرجی ثوبان کہتا ہے کہ حضورنے کچھ اور بیان فرمایا جسے میں یاد نہ رکھ سکا۔ اسکے بعد حضور نے ارشاد فرمایا” ا للّٰہ کا خلیفہ مہدی ظاہر ہوگا۔ جب تم اسے ظاہرہوتے دیکھو تو گھٹنوں کے بل برف پر گھسیٹ کر بھی جانا ہو تو اسکی بیعت کرلینا کیونکہ وہ مہدی خدا کا خلیفہ ہوگا۔“ (سنن ابن ماجہ باب ۷۴۵ خروج المھدی حدیث ۱۸۸۵ صفحہ ۵۲۷ اردو) یہ حدیث اور ان جیسی بہت ساری دوسری متواتر احادیث کا مطالعہ کرنے کے بعد دشمنان اسلام نے مسلمانوں کے ایمان خریدنے کیلئے یکے بعد دیگرے کئی جھوٹے یا مدعیان مہدویت کو فروغ دیا جنکی تعداد صرف ہندوستان سے ۱۸/(اٹھارہ) بتائی جاتی ہے۔۔ اسکے علاوہ بھی دیگر مسلم ممالک سے انہیں دعوے کروائے گئے وہ چند حستیاں جنہوں نے ہندوستان سے دعوے کئے ان میں مرزا غلام احمد قادیانی، سیّد محمّد جونپوری، سیّد محمّدگجراتی (جنہوں نے مہدی جونپوری سے پہلے ساتویں صدی ہجری میں دعوا کیا تھا۔) شیخ حسن عالی (نویں صدی ہجری) مہدی بنگالی (تیرھویں صدی ہجری) سیّد یاسین علی شاہ سر فہرست نظر آتے ہیں اسکے علاوہ ایران سے مرزا علی محمد باب نے پہلے تواپنے آپکو خلیفہ مہدی اور لوگوں کے درمیان فیض قرار دیا (کیونکہ شیعہ حضرات اس بات کے قائل ہیں کہ خلیفہ مہدی پیدا ہو چکے ہیں نہ کہ پیدا ہوں گے) اور پھر اس نے خود اپنے آپ کو مہدی کہا۔ حکومت ایران نے انکی جانچ کے بعد انہیں قتل کر دیا۔اور چونکہ یہ اسرائیل کی ایک سازش کے ذریعے اٹھے تھے انکے ماننے والوں نے اسلام کے اختتام

کا اعلان کیا اور نئے الٰہی مذہب نئے نبی اور نئی آسمانی کتاب کا اعلان کیا۔ وہ نیا الٰہی مذہب ”بہائی“ ہے (نعوذباللّٰہ من ذالک) نئے نبی مرزا حسین علی بہاوٗا للّٰہ ہیں(نعوذ باللّٰہ من ذالک) اور نئی آسمانی کتاب ” ایقان“ (نعوذ باللّٰہ من ذالک)ہے۔یورپ میں بہائیوں کی ۲۹/قومی اور ۶۳/مقامی اسمبلیاں قائم ہیں۔ دس ممالک ان کے مذہبی تہواروں پر اور چودہ انکی شادیوں کوتسلیم کرتے ہیں۔ انڈونیشیا پہلا جنوب ایشیائی ملک ہے جہاں ۱۹۶۲ء میں مرحو م صدر سوئیکارنو کے دور میں ایک صدارتی حکم نمبر ۶۴/کے تحت بہائیوں پر مکمل پابندی عائد کردی تھی کہ وہ کسی طور پر اپنے عقائد کی تبلیغ نہیں کر سکتے کیونکہ بہائیوں کی تعلیمات اور عقائد اسلام اور پیغمبر اسلام صلی ا للّٰہ علیہ و سلم کی تعلیمات کے قطعاً منافی ہیں۔ یہ حکم آج بھی موثر ہے۔ امریکہ اور برطانیہ نے ایک اسرائیلی منصوبہ کے تحت بہائیوں کو انڈونیشیا میں بڑی تعداد میں بسایا۔ اور جب امریکہ، برطانیہ اور اسرائیل جیسی بڑی اسلام مخالف طاقتیں متحد ہو کر بہائیوں کو انڈونیشیا میں فروغ دینے کیلئے جٹ گئیں تو انکی تعداد وہاں دن دوگنی رات چوگنی بڑھنے لگی۔ شروع میں وہاں بسنے والے بہائیوں نے اپنے آپ کو مسلمان ہی کہا نتیجہ میں انڈونیشیا کے ہر شعبہ زندگی میں گھس گئے اور اپنی سرگرمیوں کو زور و شور سے منظم کرنا شروع کردیا۔ برطانیہ، امریکہ اور اسرائیل کی مددسے بھولے بھالے مسلمانوں کی ایک اچھی خاصی تعداد اور بہائیوں کے یہ ساتھی چند سکوں میں اپنا ایمان بیچ بیٹھے جن میں مذہبی رہنماؤں کی ایک بڑی تعداد بھی شامل تھی اسطرح یہ دشمنان اسلام طاقتیں مسلمانوں کے ہاتھوں ہی اسلام کے خلاف تحریک کو آگے بڑھاتی رہیں۔

انڈونیشیا کے بعد ان اسلام دشمن طاقتوں نے یہی طریقہ کار ہندوستان کے لئے اختیارکیا ہے۔ اورآج ہندوستان میں اپنی تعداد ۲۲/ لاکھ بتا رہے ہیں۔

بہائیوں کا طریقہ تبلیغ صاف شفاف لباس میں ملبوس اتحاد و عدل و انصاف کا نغمہ لئے ہوئے نہایت نرم سخن کبھی کچھ

عورتوں کے ساتھ اتحاد بین المذاہب کی شیدائی یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ آپ بہائی بھی رہئیے آپ مسلمان بھی رہئیے ہم دنیا میں ایک ہی زبان قائم کرنے کا عظم رکھتے ہیں۔ مذہب بہائیت میں مرد و عورت سب کو ایک ہی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ ہم کسی بھی مذہب کے لوگوں سے شادی بیاہ کرسکتے ہیں۔ (اور پھر اس خاندان میں اپنی تبلیغ کرنا شروع کرتے ہیں) بہاء ا للّٰہ دنیامیں سکون عدل وانصاف قائم کرنے آئے تھے۔ حالانکہ

بہائیوں کا دنیا بھر میں فساد برپا کرنا(۱) ایران کے بادشاہ ناصر ا لدین شاہ پر قاتلانہ حملہ کیا۔ (۲)ایران میں یکے بعد دیگرے تین جنگیں لڑیں۔ (۳) جب ناصر ا لدین شاہ نے ان کو دربدر کرنے کا حکم دیا تو ان لوگوں نے پڑوس کے گاؤں کو لوٹنا شروع کیا۔ مرزا جانی جو ایک بہائی مصنف ہیں اپنی کتاب ” نقطۃالقاف“ میں لکھتے ہیں صفحہ ۱۶۱/ پر کہ ” ایک رات میں بہائیوں نے ۱۳۰/آدمیوں کو جان سے ختم کیا اور کھانے پینے کے تمام سامان چھین لئے۔“ تاریخ میں ایسے بے شمار واقعات مشہور ہیں ۔ جنکا یہاں ذکر کرنا مقصود نہیں ان واقعات کے علاوہ جب مرزا حسین علی عرف بہاء ا للّٰہ اور ان کے بھائی مرزا یحیٰ نوری عرف صبح ازل میں اتفاق رائے نہ رہا اور چھوٹے سے عرصے میں دونوں ایک دوسرے کے جانی دشمن ہوگئے تو پھر دنیا بھر میں عدل و انصاف اور اتحاد کا نغمہ انسانیت کو دھوکا تو دے سکتا ہے انسانیت کی پیاس کو شدت تو بخش سکتا ہے سیراب نہیں کر سکتا۔

بہائیوں کے عقائد (۱)اسلام صرف ایک ہزار سال کے لئے تھا (نعوذ با ا للّٰہ من ذالک)(۲) مرزا علی محمد باب امتہ مسلمہ کے لئے مہدی بن کر آئے تھے۔ (۳) مرزا حسین علی بہاء ا للّٰہ نے صرف نبی ہونیکا دعویٰ کرتے ہیں بلکہ کتاب اقدس بہاء ا للّٰہ میں وزن کا خیال رکھتے ہوئے بہاء ا للّٰہ نے صاف لفظوں میں ” لا ا لہ ا لا انا“ جیسے الفاظ ادا کئے یعنی ”نہیں ہے کوئی خدا سوائے میرے “ (نعوذ با ا للّٰہ من ذالک)(۴)بہائیوں کا مہینہ ۱۹/ دنوں کا ہوتا ہے اور سال میں چار دن انکو آزادی ہوتی ہے کہ وہ جو چاہیں کریں اسکا حساب وکتاب نہیں ہوتا۔(۵) بہائیوں کا قبلہ ”عکا“ یعنی اسرائیل

میں ہے جہاں بہاء اللّٰہ کی قبر ہے۔ (۶) اسرائیل اور بہائی ایک سکے کے دو رخ ہیں۔ (۷) لوگوں کی بیویاں دوسرے دوستوں کے لئے جائز ہیں۔

علمائے اسلام کے فتوے۔ علماء اسلام کا متفقہ فیصلہ یہ ہے کہ گو کہ یہ لوگ ابتدائً تبلیغ میں نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کی نبوت کا انکار نہیں کرتے اور ان کایہ اقرار بالکل ہمارے اس اقرار کی طرح ہے جو ہم حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کیلئے کرتے ہیں لیکن چونکہ یہ نبی کریم کی ختم نبوت اور ختم رسالت کے قائل نہیں۔ لہٰذا یہ کافر ہیں اور انکا کسی بھی مرد و عورت سے شادی کرنا ناجائز ہے انکی کتابیں پڑھنا ایک عام مسلمان کیلئے اور انکے جلسوں میں شرکت کرنا حرام ہے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ علماء کا ایک گروہ اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ و سلم کے ان دشمنوں سے لوگوں کو آگاہ کرے۔ اور کچھ مسلمان جو کسی وجہ سے انکے شکنجے میں پھنس چکے ہیں انہیں انکے شکنجے سے باہر نکالیں ۔ واقعاً آج کے دور میں جب کہ نہ نبی کریم ہی اس دنیا میں موجود ہیں اور نہ ہی صحابہ کرام یہ ذمہ داری مخصوصاً علماء کرام اور پھر ہر مسلمان پر عائد ہوتی ہے کہ ہم آپکی نبوت کے دشمن سے خود بھی آگاہ رہیں اور دوسروں کو بھی آگاہ کریں تاکہ انہیں حقیقی شکست دے سکیں۔ والحمد للّٰہ الذی ھدینالھذا ساری تعریفیں اس خدا کیلئے جس نے ہمیں اسکی طرف ہدایت کی۔

تاریخ بہائیت پر ایک محققانہ نظر

اس مضمون میں د یے جانے والے زیادہ تر حوالے خود بہائی کتابوں سے اخذکئے گئے ہیں۔ اور ا ب انکا تقاضہ یہ ہے کہ علماء کرام مخصوصاً اور اسکے بعد ہم میں سے ہر محب نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ و سلم اسے ایک اصلحہ سمجھیں اور اپنی ذمہ داری سمجھے کہ انہیں یاد کرے اور وقتاً فوقتاً اسے استعمال کرے۔ مجھے اس بات کا بھی یقین ہے کہ کئی بہائی حضرات بھی میرے اس مضمون کو پڑھکر حیرت کا مظاہر کریں گے کیونکہ یہ چیز انکے علم میں نہ

ہوگی۔ لیکن وہ یہ جان لیں کہ میں اپنی قلم سے انہیں اسی
وقت قارئین کے سپرد کر رہا ہوں جب لفظ بہ لفظ پڑھ چکا
ہوں۔ اور بحرحال یہ انکے لئے اتمام حجت ہوگی اوروہ قیامت میں
اسکے انکار کے خود ذمہ دار ہوں گے۔

بہائیت کے بیج بانی ”بابیت“ مرزا علی محمد باب نے ایران میں بوئے
تھے۔ مرزا علی محمد باب مرزا رضا کے صاحبزادے تھے۔ یہ ۱۲۳۵ھ
(۱۸۱۹ء) میں پیدا ہوئے اور سات برس کی عمر سے ہی شیخ عابد
سے کچھ فارسی، عربی، مشق خط وغیرہ اور مقدمات صرف ونحو
کی تعلیم حاصل کرتے رہے۔ اور اپنی ایک لوح میں فرمایا ”یا محمد
یا معلمی لاتضر بنی فوق حد معین“ (اے میرے معلم محمد مجھے
معین حد سے زیادہ نہ مار) یہ لوح جوانی میں لکھی جس سے
معلوم ہوا کہ عابد کے بعد یہ محمد سے تعلیم پاتے رہے۔ اور مجلس
و لیعہد میں جب نظام العلماء نے باب سے صرف و نحو کے قواعد
کے متعلق سوال کیا تو مرزاعلی محمد باب نے جواب دیا ” در کود
کی آمو ختم حال فراموش کر دم“(میں نے لڑکپن میں انہیں سیکھا
تھا اب بھول گیا ہوں) اسکے علاوہ سید کاظم رشتی سے درس
پڑھتے تھے۔(ہدیةالمہدویہ۲۱۲) اور فرماتے ہیں۔ ”انی احد من
تلامذةسید المقدس“ (کہ میں سیدمقدس کاظم رشتی کے
شاگردوں میں سے ایک ہوں) (صحیفہء رابع شرح دعا مرزا علی
محمد باب) قارئین ملاحظہ فرمائیں اتنے
معلموں سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد اب بہائی کتاب ہی کا حوالہ

”نبیوں کیلئے ضروری ھے کہ وہ علم غیب سے ہی علم حاصل کریں
نہ کہ کسی شخص سے ذاتی طور پر اور یہی تمام نبیوں کا طریقہ
کار تھا۔ مثلاً حضرت ابراہیم۔ ۔ ۔ ۔ حضرت محمد صلی ا للّہ علیہ
وسلم، حضرت باب اور حضرت بہاء جنہوں نے کسی مدد سے علم
حاصل نہیں کیا کیونکہ جو دوسروں سے علم حاصل کرے وہ الہی
نمائندہ نہیں ہو سکتا۔“

)خطابات بذرگ عباس آفندی فرزند بہائاللّہ) دیکھا آپ نے کس
خوبصورتی سے نبی کریم حضرت محمد مصطفی صلی اللّہ علیہ

وسلم کی صف میں لاکر کھڑا کردیا۔یہی نہیں بلکہ خاتم النبین کا
انکار بھی کر بیٹھے۔ اس کے علاوہ باب کے خود کے دعوے ملاحظہ
فرمائیے سب سے پہلے مرزا علی محمد نے "بابیت" کا دعویٰ کیا
چونکہ ایران میں شیعہ حضرات اس بات کے معتقد تھے کہ حضرت
سید نا مہدی علیہ السلام پیدا ہوگئے ہیں اور اس زمانہ میں روس
و ایران کے درمیان خونی جنگیں ہوئیں جسمیں ایران کو شکست
ہوئی تو لوگ ایک مصلح کا انتظار کرنے لگے۔ مرزا علی محمد نے
اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے روس کے سفیر کنیاز دالگورگی کی مدد
حاصل کرکے بابیت کا دعویٰ کیا۔ اس کے بعد مئی ۱۹۴۴ء میں بقول
شیخ عیسی لنگرانی (جو ایک روسی جاسوس تھا) کے جونہی مرزا
علی محمد باب کربلا سے واپس گئے مہدی ہونے کا خود ہی دعویٰ
کیا۔

پانچ مہینوں میں زریں تاج قرۃ العین کے علاوہ محمد علی بار
فروشی اور پندرہ اور اشخاص اس جال میں آگئے۔ یہ اٹھارہ
اشخاص اور باب حروف 'حی' کہلاتے ہیں جنمیں مرزا حسین علی
بہاء اللّٰہ نہیں تھے۔ باب کی یہ تمام اچھل کو ددیکھ کر ایک مجلس
علماء تشکیل دی گئی اور مرزا علی محمد باب کو صدر میں بیٹھایا
گیا۔ اور علی محمد باب نے یہ جملہ ادا کئے کہ

"اے علماء جو کچھ تم نے قرآن میں دیکھا ہے اسے بیان(باب کی خود
کی کتاب جسے وہ آسمانی کتاب کہا کرتے تھے) میں دیکھو اور
جوکچھ تمہیں قرآن میں نہیں ملتا اسے بیان میں ڈھونڈو میرے بیان
نے قرآن و اسلام کو منسوخ کردیا ہے۔(نعوذ باللّٰہ من ذالک) بیشتر
اسکے کہ شمشیر میان سے باہر آجائے میری اطاعت کر لو۔"

حاکم نے مجلس کی برہمی کو قابو میں رکھ کر مرزا کو کہا کہ
جو کچھ آپ نے فرمایا ہے کہ اسے قید تحریر میں لے آئیں تاکہ
خواص و عام پر حجت تمام ہو جائے مرزا نے جلدہی چند سطریں
قلم برداشتہ اپنی عادت کے مطابق مناجات کے طریق پر لکھ دیں۔
علماء نے ان بے معنی کلمات کو دیکھ کر اسکے دماغ اور مبلغ کے
علم کا اندازہ لگایا اور اسکی غلطیاں بتائیں اسنے کہا

”میں کسی استاد سے نہیں پڑھاھوں میرے کلمات وحی الٰہی ہیں ۔ ۔ ۔“
ناسخ التواریخ

مرزا علی محمد باب ایران میں چونکہ روس کی حکومت قائم کرنا چاہتا تھا لہٰذا سفیر روس کی ہدایت پر اسنے ”بیان“ میں یہ کلمات لکھے۔
” ان ا للّٰہ کتب علیکم القتال فلیستسخر و البلاد واھلہاالدین اللّٰہ الخاص ولاتقبلو امن الکفار جز یۃ(بابیوا خدا نے تم پر لڑائی فرض کی ہے سو تم شہروں اور لوگوں کو بابی دین کیلئے فتح کرو اور بابیت کے منکروں سے جزیے قبول نہ کرو۔(یعنی صلح نہ کرو) بیان باب

فی ان ا للّٰہ قد فرض علی کل ملک یبعث فی دین البیان ان لایجعل احداعلی الارض ممن لم یدین بذالک الدین۔
)مذہب باپ کو تمام بادشاہوں پر اللّٰہ نے فرض کردیا ہے کہ جو دین بیان یعنی بابی بہائی مذہب کو نہ مانتا ہو اسے زمین پر زندہ نہ رہنے دیں(بیان عربی باب ۱۶(

فی بیان اخذاموال الذین لایو منون بالبیان“ (جو بیان پر ایمان نہیں لاتے ہیں انکے مال انسے چھین لو) بیان عربی باب ۵

” فی حکم الکتاب کلھاالاماانشات اور ینشافی ھذا الامر“ (سوائے ان کتابوں کے جو اس امر یعنی باب (بہاء) کی صداقت کے بارے میں لکھی گئی ہیں۔ باقی تمام کتابوں کو دنیا سے محو کر ڈالو) بیان عربی باب۶

ای مخالفین اگر یومی ہزار مرتبہ دربحرداخل شوید حکم طہارت نمی شوید ” باب کے منکرو اگر تم دن میں ہزار مرتبہ بھی سمندرمیں غوطے لگاؤ تب بھی پاک نہ ہوگے بیان فارسی باب ۲

غیر بابیوں کی جو چیزیں بابیوں کے قبضہ میں آجائے تبدیل قبضہ سے وہ پاک ہوجاتی ہیں بیان باب ۱۴

ان اقوال کا ردعمل یہ ہوا کہ شاہی اقدام سے پہلے ہی بابیوں نے آس پاس کے گاوٴں میں لوٹ مار شروع کردی اور جہاں دیہاتی ان کی ضروریات کو مہیا کرنے میں تامل یا انکار کرتے یہ انکے گھروں کو جلادیتے (براوٴن کی میٹر یالز ۲۴۱) ایک گاوٴں کو جہاں انہیں شبہ ہواکہ ایک گروہ نے پناہ لی ، ملاحسین اور بابیوں نے رات کے وقت بھوکے بھیڑیوں کیطرح ان پر حملہ کیا اور ایک سو تیس لوگوں کو قتل کیا۔ اور مسلمان ہزیمت کھا گئے ملا حسین اور اسکے باغی بابی فوج نے تعاقب کیا اور مارکر فنا کر دیاانکی بستیوں میں داخل ہوکر شیر خوار بچوں کو ذبح کرڈالا عورتوں کے پیٹ چاک کردیئے اور کمزوروں اور بوڑھوں پر بھی رحم نہ کیا، تمام جانداروں کے ٹکڑے ٹکڑے کئے پھر بستیوں کو آگ لگا کر جلا دیا اور مال و دولت لوٹ کر لے گئے (نقطة اللکاف صفحہ ۱۶۱، کشف الظلمہ صفحہ ۱۲۵) مرزا جانی بابی مورخ ان بیچارے دیہاتیوں کی غلطی کو یوں بیان کرتا ہے۔” ان دیہاتیوں نے پہلے باب کو مان لیا تھا پھر جب انہوں نے اسے جھٹلایا تو قانون بیان کے مطابق انپر سزا لازم ہوئی نقطة الکاف صفحہ۱۶۳

ملاحظہ فرمایا آپ نے یہ ہے سیاہ تاریخ صاف و شفاف کپڑا پہن کردنیا بھر میں عدل و انصاف پھیلا نے کا عزم رکھنے والوں کی آپ بتائے کیا ایسے لوگ عدل وانصاف قائم کرسکتے ہیں اور اب ملاحظہ فرمائیے بہائیوں کی تاریخ پر ایک بدنما داغ باب صاحب کی عمر کے آخری چھ ماہ میں انہیں چہریق کے تبادلہ کا حکم ہوا تب ارکان بابیہ نے باب کو قید سے چھڑانے، تبلیغ کو تیز کرنے اور شریعت اسلامیہ کو علانیہ منسوخ کرنے پر کمر باندھی اور اس دور میں قضیہ بدشت واقع ہوا

فرنیس موسیو نکو لانے اپنی تاریخ ”بابیوں سے سنا ہوا بیان“ میں لکھا ہے کہ ” بدشت میں ایک دن قرة العین (یہ خاتون عالم بزرگ ملا صالح قذوبنی برقانی کی بیٹی تھی یہ ملامحمد تقی مذکورکے

بیٹی ملاّ محمد جمعہ کی بیوی تھی اور اسکے تینوں بیٹے اخباری عالم تھے) نے پوری آرائش کیے سفید ریشم کا لباس پہنا ہے اسکی گفتگو عشق و جذب سے ہمکنار تھی، بکمال زیبائش ورعنائی پردے کے پیچھے بے نقاب کھڑی تقریرکررھی تھی اور اپنی خادمہ کو ایک قینچی دی تھی کہ اسکی تقریر کے دوران پردے کی رسی کاٹ دے اصحاب سماعت بیان میں محو تھے کہ ایک دم پردہ گرگیا اور قرۃ العین زیور، ریشمی لباس، خال، سرمہ، مہندی اور کمال زیبائش سے آراستہ انکے سامنے نمودار ہوئی یہ اپنی خادمہ پر برہم ہوئی اور فوراً اصحاب کیطرف رخ پھیر کر فرمایا ” کچھ فکر نہیں ، کیا میں تمہاری بہن نہیں ہوں؟ کیا تم احکام اسلام کے بدلنے کے معتقد نہیں ہو میں تمہاری بہن ہوں اور مجھ پر نظر ڈالنا تمہارے لئے حلال ہے۔“ حق المبین صفحہ ۲۳۱ پر ہے کہ ”لوگ قرۃالعین کے ہاتھ پاوٗں چومتے تھے تو وہ کہتی تھی ”من مس جلدی لایمسہ نار جہنم“ کہ (جو میرے بدن کو چھوئے گا جہنم کی آگ اسے نہ چھوئے گی۔) اور منہاج الطالبین میں ہے کہ قرۃالعین نے کہا کہ ” جب تک باب سات اقلیموں کا بادشاہ نہ ہوجائے اور نئی شریعت نہ لائے تم پر کوئی حساب کتاب نہیں۔“ مرزا جانی (صاحب حروف حی) اپنی کتاب نقطۃالکاف ۱۵۴۔۱۵۳ پر واقعہ بدشت نقل کرتے کرتے قرۃالعین کے یہ جملے نقل کرتے ہیں۔” تمام مرد باب کے غلام اور عورتیں اسکی کنیز ہیں۔ اسے اختیار ہے کہ کسی کی عورت کسی کو دے اسکے بعد حاجی ملا محمد علی بار فروش اور قرۃالعین ملے اور سورج اور چاند کے جمع ہونے کا مضمون پورا ہوگیا۔“

آخر کار چونکہ (۱) جناب باب کی تعلیمات کی وجہ سے ملک کا امن تباہ ہوا جگہ جگہ فسادات ہوئے اور لوٹ مار ہوئی(۲) لوگوں کی حرمتیں ضائع ہوئیں مثلاً قرۃالعین اپنے خاوند کے گھر نہ رہی قدوس اور بہاء کے ساتھ پھرتی رہی اپنے خاوند کو ذلیل کروایا اور ۱خر کار جدائی لی(۳) اس قرۃالعین نے یہ کہا کہ ”جو میرے بدن کو ہاتھ لگائے وہ نجات پائے۔“ (۴) باب نے باغی جماعت پیدا کی جس نے حکومت کی فوجوں کا مقابلہ کیا وحشیانہ مظالم کئے۔ بچوں اور عورتوں کو بے رحمی سے مارا۔ شاہی جوانوں کو بھی تہ

تیغ کیا غرض انکی وجہ سے ہر جگہ سر کشی اور بغاوت پھیل گئی۔ اسلئے حکوت ایران نے باب کو قتل کروا دیا۔

مذہب باب و بہاء روسی پیداوار تھا۔ اسلئے سب سے پہلے اسکا مشرق الاذکار روس کی مالی و مادی مدد سے عشق آباد روس میں بنا (مرزا حیدر علی اصفہانی کی کتاب بہجۃالصدور مطبوعہ بمبئی صفحہ ۲۷۱) مگر زار کی تباہی کے بعد موجودہ بالشویک حکومت کو انکی ضرورت نہ رہی اس لئے زار کی طرف انکے مشرق الاذکار کا سورج تاریک ہوگیا۔ اور بابیوں کی حالت زار ہوگئی۔ اسکے بعد انہوں نے اسرائیل کی پناہ لی ۔ عکا میں پہلے ایران کی مخالفت پھر ترکی سے بھی دشمنی کی اور فلسطین کو ترکی حکومت سے نکلوا نے میں انکی مدد کی اسمیں جناب عبدالبہا نے "سر" کا خطاب آیا۔
Bahaullah and the New Era' (page 80) by Essle' Mount, an American Baha'i آخری غداری کر کے وہاں اسرائیلی حکومت قائم کرائی اور مسلمان عربوں کو وہاں سے جلا وطن کرایا۔ جو آج بھی پناہ گزینوں کی صورت میں ادھر اُدھر پھرتے ہیں اور بہائی وہاں اسرائیلوئیوں کے قوت بازو بنے ہوئے ہیں اور انڈونیشیا سے نکالے جانے کے بعد اب بہائیوں کی نظریں پاکستان اور ہندوستان کیطرف مذکور ہیں۔ ہم سب کی یہ ذمہ داری ہے کہ نبی کریم کی ختم نبوت کے دشمنوں کو اپنا دشمن سمجھیں اور انکو انکی سازشوں میں کامیاب نہ ہونے دیں ۔ اور اسکا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہم علم حاصل کرکے اپنے آپ میں مضبوطی لائیں اور پھر دشمن کی سازشوں کو نا کام کرنے کیلئے خلوص دل سے نا اتفاقی کو بالائے طاق رکھتے ہوئے کوئی مستحکم قدم اٹھائیں۔ اور اس سلسلے میں علمائے کرام جوانان امت کو ساتھ لیکر تحریک کی بنیاد رکھیں۔

بہاء ا للّہ ہی نبی تھے یا [illegible]؟ اور بہاء ا للّہ خدا تھے؟

پچھلے مضمون میں باب اور قرۃالعین طاہرہ قضوینی کی پوشیدہ شخصیتوں کو آشکار کیا گیا تھا۔ باب کے قتل کے بعدبابیوں میں جو

انقلابی خیالات پیدا ہوئے اسکی ایک جھلک مندرجہ ذیل سطروں میں ملاحظہ فرمائیں۔

باب کے ظہور سے بابیوں میں بلند دعوں کا رجحان پیدا ہوچکا تھا۔ جب خود باب نے باب ہونے پر ہی قناعت نہ کی۔مہدی، نبی، رسول اور خدا ہونے کے بھی دعوے کئے تو مرید بھی بڑھے۔ ملا حسین باب بنے، حاجی محمد علی حضور خاتم النبین صلی ا للّہ علیہ وسلم و بارک کی رجعت بنے، قرۃالعین طاہرہ ظہور حضرت فاطمہ سلام ا للّہ علیہا نبی (نعوذ باللّہ) (نقطۃالکاف مرزا جانی بہائی مصنف صفحہ ۱۴۰) بشرویہ سید الشہیداء اور رجعت حضرت سید نا حسین رضی ا للّہ عنہ بنے(نقطۃالکاف صفحہ ۲۵۳) بصیر اندھے نے باب کے دعوے کے سات سال بعد کہا کہ وہ رجعت حسنی ہے۔

جناب باب نے بیان فارسی واحد باب ۱۷/ میں فرمایا تھا کہ انکے بعد من یظہرہ ا للّہ آئے گا۔ اس منصب کا دعویٰ سب سے پہلے مرزا اسد ا للّہ بابی نے کیا جسے باب نے مرزا یحٰی نوری (ملقب بہ صبح ازل) مرزا حسین علی نوری (ملقب بہ بہاء ا للّہ) کے بھائی کیلئے مقرر کیاتھا ۔ اور جو اسد ا للّہ بابی کے دعوے کے معتقد ہوگئے وہ المہدی کہلاتے تھے۔ کاو نٹ گو بینوں نے کہا کہ بابیوں نے اسکے پیر میں رسی باندھ کر اسے دریائے دجلہ میں غرق کردیا۔ اور بقولہ ایپی سوڈ صفحہ ۳۵۲کہ بہاء کے حکم سے انکے خادم مرزا محمد ماز ندرانی نے اسے قتل کر ڈالا۔

پروفیسر براون نے مقدمہ نقطۃالکاف مرزا جانی صفحہ ۸۶۔ ۸۱) میں دعوے کرنے والوں کی فہرست کو نقل کرنے کے بعد بڑا اچھا نتیجہ اخذ کیا ہے کہتے ہیں ” معاملہ یہاں تک پہنچا کہ جو بابی بھی صبح نیند سے اٹھتا وہ اس دعوے کا لباس پہنتا“

مرزا یحٰی صبح ازل ۔ یہ مرزا حسین علی صاحب بہاء سے تیرہ سال چھوٹے تھے ۔ باب کی الواح کو سن سن کر چودہ برس کی عمر میں ان پر ایمان لے آئے۔ بار فروش میں یہ قرۃالعین کے

حضور میں وارد ہوئے تو بروایت نقطۃالکاف" عالم امکان کی ماں
نے اس طفل ازلیت کو ایسا دودھ دیا جسکا مزا نہیں بدلا اور
اخلاق و آداب پسندیدہ گہوارے میں اسے پالتی رہی یہاں تک کہ آپ
کا جسم قوی ہوگیا۔"

"صاحب مقالہ شخص سیاح (بہائی) صفحہ ۹۶ پر ر قمطراز ہیں۔
مرزا یحٰی ایرانی حسن کا دیوتا سولہ سالہ خوبرو تھا قدوس نے
اسے دیکھا تو وہ اسے ایکطرف کر کے اس سے لپٹ گیا۔ اور زریں
تاج کی نظر اس پر پڑی تو اسنے زریں سہرا اسکے سر باندھا اور
حسین علی بہاء کی بجائے اسے دل دے دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ چونکہ
مرزا یحٰی قدوس اور قرۃالعین دونوں کا منظور نظر ہوگیا اسلئے
اصحاب باب کی اجتماعی نظر اسکی طرف لگی رہی اور یہ سب
کا سرتاج بنا رہا ۔ باب نے اپنے ظاہری آثارمیں سے قلمدان، کاغذ،
نوشہ، لباس انگوٹھی اور ایسی ہی دوسری چیزیں ازل کو بھیج
دیں اور وصیت نامہ لکھکر ان ازال کی وصایتہ خلافت پر نص
کی ۲۸/ شوال ۱۲۶۰ کو بابیوں نے ناصر الدین شاہ ایران پر قاتلانہ
حملہ یا۔ مرزا حسین علی بہاء ا للّہ قید ہوئے اور صبح ازل
فقیرانہ لباس پہن کر بغداد پہنچے چار مہینے کی سزا کاٹ کر
حسین علی بہاء اللّہ بغداد جاملے تقریباً دس سال بغدا د میں
دونوں بھائی ساتھ رہے۔ اور پھر ایک دوسرے کو نازیبہ الفا ظ سے
نوازتے ہوئے مرز ا ہحسین علی بہاء ا للّہ دو سال کے لئے غائب ہو
گئے حدود سلیمانیہ اور کوہ سر کلو نصیریوں میں گم رہے۔ "جس
کی وجہ نقطۃ الکاف کے صفحہ ۴۰،۳۹ پر یوں بیان ہے۔ " جب
آخری دنوں میں حسین علی بہاء کے حالات بدلتے نظر آئے۔تو قدیم
بابی انکو دیکھکر مضطرب ہوئے اور انہوں نے انہیں اس قدر ڈرایا
دھمکایا اور اتنی سختی کی کہ وہ خفا ہو کر بغدادسے نکل کر دو
سال حدود سلیمانیہ رہے۔"

"جب جناب بہا مرزا یحٰی کے رحم و کرم سے بغداد پہنچے تو پھر
ہنگامہ برپا کر دیا کئی خونریزیاں ہوئیں۔ مثلاً مرزا علی پرانے بابی
کو آقا علی اور حاجی عباس بہائی نے بازار میں تیروں سے مارا اور
بہاء نے مقتول کو کہلا بھیجا کہ اگر وہ لوگ قاتلوں کے نام ظاہر نہ

کرے تو میں اسکی تقصیر سے درگذر کروں گا۔ مفروب کے مرنے پر
عمر پانا حاکم نے چاہا بہاء کے مکان پر توپ لگائے بہائیوں نے محمد
ابراہیم ازلی کو دجلے میں غرق کر دیا۔دیان بابی کو قتل کردیا“
کتاب حاجی مفتون صفحہ ۲۳۱) پروفیسر براؤن نے اپنی کتاب میٹر
یالز فور دی اسٹیڈی آف بابی ایلجن کے صفحہ ۲۸۸۔۲۸۹ پرترکی
حکومت کی اس رپورٹ کا ترجمہ لکھا ہے۔ جو اسنے بابیوں بہائیوں
کے قیام بغداد کے متعلق کیں۔ ” بہاء اللّہ نے قید سے رہا ہو کر
مقامات مقدسہ کے نزدیک رہا ئش اختیار کی اسوقت سے یہ جہلاء
کو بہکاتا رہا اور بعض اوقات یہ بغاوت اورترغیب قتل میں بھی
ہاتھ ڈال دیتا ہے۔ جیسا کہ اس نے عالم مقدس آقا ملا ئے در بند
کے واقعہ میں کیا۔ اس کے علاوہ اس سے اور واردات قتل بھی
ہوئیں۔ اب اسنے اپنے گرد مسلح آدمی جمع کر لئے ہیں ۔ اور انکی
جرات خطر ناک مہموں میں دیکھی جا چکی ہے۔“

قارئین ملاحظہ فرمائیں دنیا بھر میں ایک مذہب قائم کرنے کے
دعوے دار کے خود کے مذہب میں اتنے دعویدار کے سوائے خونریزیوں
کے اور کوئی حل نہیں نکل سکتا۔ تو دنیائے انسانیت کو کیا بغیر
فتنے و فساد حل دیں گے۔دنیا بھر میں عدل و انصاف پھیلانے کا
دعویٰ کرنے والے جب آپس میں دو بھائی ایک پلیٹ فارم پر نہ جمع
ہو سکے تو پھر ساری دنیا کو کیسے ایک پلیٹ فارم پر کھڑا کرنے کا
عزم رکھتے ہوے صاف صاف کیوں نہیں کہتے کہ ہم اسرئیل کے ٹٹو
ہیں اور ہمارا مقصد صرف اور صرف مسلمانوں کے خلاف ہر
ممکن کو شش کر کے ان کے عقیدوں کو فاسد کرنا ہے۔ کیونکہ
ہماری ماؤں نے دودھ پلاتے وقت اس بات کی تاکید کی ہے کہ
تمہاری زندگی کا مقصد صرف اور صرف مسلمانوں کو پسپا کرنے
کی کوشش کرنا ہے۔

قارئین ملاحظہ فرمائیں بہاء ا للّہ مرزا حسین علی بانی مذہب
بہاء کے خدا شناسی کے فاجر عقائد اور خود اس بات کا فیصلہ
کریں کہ کیا بہائی حضرات کافر نہیں۔

انسائیکلو پیڈیا اف ریلیجنز اینڈا یتھکس میں باب کے عنوان کے ذیل ہیں ہے کہ مرزا علی محمد کو بابی حضرات 'ربی الاعلیٰ' اور بہاء اللّہ کو " حق تعالیٰ" کہتے تھے۔

جناب بہاء کی کتاب اقدس صفحہ ۳ پر ہے "لا الہ الا انا العزیز الحکیم " (مجھ غالب حکیم (بہاء) کے علاوہ کوئی خدا نہیں)۔

اقدس صفحہ ۱۴۴ 'خذو اصایا مر کم بہ مالک مقدم' (ہمیشکی کا مالک بہاء جو حکم دیتا ہے اسے لو)۔

اقدس صفحہ ۵۸ لاالہ الا انا المھیمن القیوم قدار سلنا الرسل و انزلنا الکتاب (ہم (بہاء) نے ہی رسولوں کو بھیجا اور ہم نے ہی کتابوں کو اتارا)۔

کتاب اقتدارات بہاء ا للّہ صفحہ ۳۶ مالک القدم فی سجنہ (ہمیشگی کا مالک بہاء اپنے قید خانہ میں)۔

الواح مبارکہ بہاء ا للّہ صفحہ ۲۱۷مادونی قد خلق بامری" (میرے سوا سب میرے امر سے پیدا ہوئے ہیں)۔

کتاب مبین بہاء ا للّہ صفحہ ۳۴۰ لک الحمد یا مبدع الاکو(ان اے کائناتوں کے پیدا کرنے والے بہاء سب تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں)۔

کتاب مبین صفحہ ۱۹۰ اقتداۓ و بر بکم العلی الالبھی"(اپنے بزرگ صاحب جمال رب بہاء کی پیروی کرو) صفحہ ۲۹۷ پراسی کو ربکم الرحمٰن بھی کہا گیا ہے۔

تجلیات (تجلی نمبر ۴) صفحہ ۵ بہاء ا للّہ نے فرمایا " اننی انا ا للّہ لاالہ الا انارب کل شئی وان مادونی خلقی ان یا خلقی ایای فاعبدون" (یقیناً میں ہی ا للّہ ہوں۔ میرے (بہاء) کے سوا کوئی خدا نہیں۔ میں ہر چیز کا رب ہوں اور جو کچھ میرے سوا ہے ہمیری

(بہاء)کی مخلوق ہے۔ پس اے میری مخلوق تم صرف میری(بہاء)
عبادت کرو۔

بدائع الاثار میں عبدالبہاء صفحہ ۱۳۹ میں کہتے ہیں " بہاء ا للّٰہ بے
مثل و نظیر است کلی با ید توجہ بہ بہاء ا للّٰہ نمایند دردعاء (ہر
ایک کو چاہئے کہ دعا میں بہاء ا للّٰہ کی طرف توجہ کریں وہ بے
مثل و بے نظیر ہیں۔

کتاب مفتون بہاء ا للّٰہ صفحہ ۱۵پر بہاء ا للّٰہ نے اپنے بیٹے عبد البہاء
کو خط لکھا " کتاب من ا للّٰہ العزیز الحکیم الی ا للّٰہ الطیف الجنیر
(یہ خط ا للّٰہ غالب حکمت والے (بہاء) کی طرف سے ا للّٰہ مہر بان
بزرگ (عبدالبہاء)کی طرف ہے۔) (باپ بیٹا دونوں خدا، بن گئے)
بہائی عموماً اس عقیدہ کو کھل کر ہر ایک کے سامنے پیش نہیں
کرتے جو کچھ آپ اپنا عقیدہ بتلائیں وہ انکے متعلق یہیں کہیں گے
کہ بہائیت بھی یہی ہے۔ مسلم کے سامنے وہ بہاء کو امام مہدی
عیسائی کے سامنے مسیح یہودی کے سامنے یہو دازردشتی کے
سامنے بہرام، ہندو کے سامنے کلنکی اور اوتار وغیرہ۔ براون نے
لکھا ہے " ایک دفعہ ایک محفل میں بہائی مبلغ الوہیت بہاء
کیجانب جانے لگا تو انکے اعلیٰ مبلغ نے کہا ہنوز پختہ نشدہ است،
یہ شخص ابھی پختہ نہیں ہوا ہے۔ یہ سب بیان نہ کروہ " اصل
مذہب تو انکا یہی ہے۔ جو اوپر بیان ہوا لیکن عوام کو ابتداۓ میں
باب و بہاء کے ہلکے سین (مناظر) دکھاتے ہیں کہ وہ خدا کے اعلیٰ
بندے تھے۔ وغیرہ جب پھنس جائے تو اصلیت بتاتے ہیں۔

آئیے شریعت بہاء کے چند نمونے دیکھتے چلیں کتاب اقدس جو بہاء ا
للّٰہ کی الٰہی شرعی کتاب ہے۔ اسکے نزول کے بارے میں فرماتے
ہیں۔ صفحہ ۲۸ پر ایمان لانے والوں کی طرف سے کئی درخواستیں
ہمارے عرش کے سامنے پیش ہوئیں جن میں انہوں نے (ہم) اللّٰہ
سے سوال کیا ۔ اسلئے (ہم) بہا ء نے الواحیں اتاریں۔ اسطرح پے در
پے سالوں میں ہم سے نزول احکام کی استدعا ہوئی۔ لیکن ہم نے
حکمت و مصلحت کی نظر سے اپنے قلم کو روکے رکھا۔ اور انکی
بات نہ مانی یہاں تک کہ کئی حضرات کے مراسلے پہنچے اسلئے ہم

نہ بات مانی تاکہ دل زندہ رہیں‘‘ اسطرح کی طویل تمہید کے
بعد پہلا حکم یہ آیا ” قد کتب علیکم تقلیم الاظفار“ تم پر فرض
کیا کہ اپنے ناخن کاٹو (اقدس صفحہ ۳۹ شرم آتی ہے موازنہ کرتے
ہوئے کہاں اقراء باسم ربک اور کہاں ناخن کاٹنے کا حکم۔اور وہ
بھی دعویٰ یہ کہ ناسخ ہوں یعنی شریعت محمدی منسوخ کرنے آیا
ہوں۔ اسکے علاوہ اگے چلکر صفحہ ۳۴ پر فرماتے ہیں۔ ”ان
عدة الشهور تسعة عشر شهرافی کتاب ا للّٰہ “ ا للّٰہ کی کتاب میں
مہینوں کی تعداد ۱۹ ہے (یہ ۱۲ سے ۱۹ اسلئے کئے گئے ہیں چونکہ
حروف ابجد کے حساب سے باب کے ۱۹ نمبر بنتے ہیں) اور ہر
مہینہ ۱۹ دن کا ہوتا ہےاس طریقہ سے سال میں صرف۳۶۱ =۱۹*
/۱۹ دن ہوتے ہیں اور چار دن مزے کرنے کے ہوتے ہیں۔ انمیں
بہائیوں کے لئے کوئی احکام نہیں ہیں۔ مہینوں کے نام بھی بہاء،
جمالی، جلال، نور وغیرہ ہیں، اسی صفحا پر دفن کے احکام یوں
بیان کئے گئے ہیں ۔ قد حکم ا للّٰہ دفن الا وات فی البور والا حجار
الممتنعہ والا خثاب الصلبہ اللطیفہ ووضعس الخوتیم المنقوشہ فی
اصابعهم۔ مردوں کو بلوایا پتھروں یا سخت لطیف اینٹوں میں دفن
کرو اور انکی انگلیوں میں نقش دار انگوٹھیاں رکھو۔(یہ نقش دار
انگوٹھیوں پربہاء کا اللہ کے نام نقش بنارہتا ہے) جو یہ لوگ زندگی
میں لوگوں کے ہاتھوں میں برکت کے لئے پہنا دیتے ہیں۔اور ہمارے
بھولے بھالے مسلمان بھائی اسے قبول بھی کرلیتے ہیں۔ حال ہی
میں ہندوستان کا ایک اعلیٰ بہائی مبلغ دوسرے بہائی مبلغ کو بہاء
ا للّٰہ سے دعا کرنے کی کتاب کو سونپتے ہوئے کہتا ہے کہ ”اسے
اسپتال کے مریضوں کو دوہ دو تین دن بعد اسے دوا سے شفا حاصل
ہوگی اور وہ سمجھے گا بہاء ا للّٰہ سے دعا کرنے سے شفا حاصل
ہوئی۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس اعلیٰ بہائی مبلغ کا
نام مسلمانوں کے نام میں سے تھا۔

قارئین اس کے علاوہ ذرا دیکھیں بہائی مذہب میں گناہیں کتنی
سبک سمجھی جاتی ہیں اور انکا کفارہ جہاں امیر انسانوں کو گناہ
کی طرف رغبت دلاتا ہے وہیں بہائیوں کے لئے فنڈ بھی جمع کرتا
ہے۔ کتاب اقدس صفحہ ۱۵ پر غیر شادی شدہ زنا کاروں کیلئے یہ
حکم درج ہے۔ قذ حکم لکل زان وزانیہ دیة مسلمة الی بیت العدل

(ومثقال) ہر زانی اور زانیہ بیت العدل (جو اسرائیل میں ہے)
کو ۹ مثقال سونا پیش کریں اور پھر کریں تو مزدوری دوگنی اور
آگے چلکر کہتے ہیں کہ لیکن اگر کسی کے پاس نہ ہو تو المفلس
فی امانا للّٰہ تو پھر مفلس اللّٰہ کی امان میں ہے۔ ملاحظہ فرمایا
آپ نے چندے کا عمدہ طریقہ نکالے تاکہ نئی شریعت کے خاد اس
غلط کمائی سے پلتے رہیں اور انکی عقلیں صحیح باتیں سوچنے سے
قاصر ہوں۔ کتاب

اقدس کے صفحہ ۲۲ پر تو بہاء ا للّٰہ نے اپنے تمام کمالات کا اظہار
ان الفاظ میں کیا ”تمام اشیاء(بول، براز، حیض، صفیں، شراب
خنزیر وغیرہ) سے نجات کا حکم خدا نے اٹھا دیا ہے۔ جب ہم (بہاء)
نے ممکنات پر تجلی ڈالی تو تمام چیزوں کو پاکیزگی کے سمندر
میں رکھدیا۔ “

اختصار کو مد نظر رکھتے ہوئے اسی پر اکتفا کرتے ہیں ۔
علمائکرام اور مخلصین دین مخصوصاً جوانوں پر یہ عرض کرنا اپنی
ذمہ داری سمجھتا ہوں کہ ایسے فاسد و فاجرمذہب کے جنجال
میں آنے والے ہمارے کئی مسلمان بھائی اور بہنیں ہیں۔ نمونے کے
طور پر بمبئی بہائی سینٹر فون کرنے پر شبانہ یا مسز قادری
جیسی عورتوں سے سابقہ پڑتا ہے۔ پونے بہائی سینٹر فون کرنے پر
مر ضیہ روشنیہ لکھنوٴ بہائی سینٹر میں سیما وغیرہ وغیرہ ۔
یہی نہیں مہاراشٹرکالج جیسے مسلمان کالج میں ترپتی ویاس
جیسی ٹیچریں وقتاً فوقتاً بہائیوں کی تبلیغ کررہی ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ ہم ایک دوسرے کی عیب جوئی میں لگے ہوئے
ہیں۔ اور اصحاب کے خون سے سینچے ہوئے اسلام کو آج دشمنان
اسلام سرنگوں کے اندر سے حملے کر کے کھوکھلا کررہے ہیں۔ آج
کا ہمارا مسلمان قادیانیت کے خطرے سے تو آگاہ ہے لیکن بہائیت
کے خطرے سے آگاہ ہونا تو درکنار بہائیت کے تلفظ سے آگاہ نہیں
ہیں۔ خدا حاضر و ناظر ہے۔ ان تمام تحریروں کا مقصد صرف اور
صرف اس پشیمانی سے محفوظ رہنا ہے جو قیامت میں نبی کریم
صلی ا للّٰہ علیہ وسلم کے سامنے ہم سب کو ہوگی۔ کہ ہمارے

دشمن دن رات کی مشقتوں کے ذریعے اللہ کے اس دین کو پامال
کرنے کی کوشش کر رہے تھے تم نے اس کو بچانے کے لئے کیا کیا ۔
آئیے علماء کرام کی قیادت میں ہم سب ملکر یہ عہد کریں کہ اپنے
کسی مسلمان بھائی کواس فاسدالعقیدۂ مذہب کی جال میں نہ
پھسنے دیں گے۔ میں ان لوگوں کا تہہ دل سے شکر گذار ہوں
جنہوں نے اپنی خدمات اس راہ میں دینے کا وعدہ کیا ہے۔ علماء
کرام کے تعاون کا متمنی ہوں۔

کیا بہاء اللّٰہ واقعاً ” من یظھرہ اللّٰہ ‘‘ ہیں ؟

یہ ایک حقیقت ہے کہ انسان کے بارے میں اگر صحیح معلومات
حاصل کرنا ہو تو دو پہلوں کو دیکھنا ضروری ہوتا ہے ایک اسکے
گھر کے اندر کا کردار گھروالوں کی زبانی اور ایک گھر کے باہر تاکہ
اندرونی اور بیرونی دونوں کردار کا پتہ چل جائے۔اور جو نکتہ
دونوں میں مشترک پائے جائیں وہی انسان کا صحیح کردار ہوا
کرتے ہیں ورنہ ہر صاف وشفاف کپڑا پہننے والا صاف کردار کا
مالک نہیں ہوتا بالکل اسی طرح جس طرح یہ کہا جاتا ہے کہ ہر
چمکنے والی چیز سونا نہیں ہوا کرتی۔ تو آئیے مرزا حسین علی
بہاء اللہ بہا ئی حضرات کے خود ساختہ نبی کے حالات انکی
ہمشیرہ محترمہ کی زبانی دیکھیں۔
جناب مرزا حسین علی نوری ملقب بہ بہاء اللہ کی ایک ہمشیرہ
عمہ خانم فاضلہ عورتوں میں سے تھیں۔بہاء کے فرزند ارجمند
عباس آفندی ملقب بہ عبد البہاء نے اپنی عمہّ محترمہ ممدوحہّ کو
ایک خط لکھا۔جو ”لوح عمہّ“کے نام سے مشہورّ اسمیں
انہوں نے انکو اپنی تصرف کیلئے بلایا۔ ممدوحہ نے اس کا جواب
دیا۔ جس کا نام ” تنبیہ النائمین“ ہے۔حاجی مفتون کے اپنی کتاب
”باب و بہاء رابشناسید“ کے صفحہ۱۱۹ تا ۱۱۳(سات صفحوں کا
خط) نقل کیا ہے۔ جسکاخلاصہ مندرجہ ذیل ہے۔فرماتی
ہیں”قرۃالعین نے جناب مرا کو لقب بہاء دیا میرے بھائی مرزا
حسین علی کے دماغ میں شروع تحریک ہی سے ریاست و جہانگیر
کا خیال تھا۔ اسلئے انہوں نے ناصر الدین شاہ ایران پر گولی
چلوائی۔ تاکہ یہ تخت ایران پر بیٹھ جائیں۔پھر اپنی طبعیت کی

مجبوری سے سلیما نیہ میں چلے گئے۔ پھر وہاں تنگ ہوئے تو ازل
کو خط لکھا کہ مجھے اپنے گھر کا مچھر مکھی سمجھے۔ ازل نے
بلایا پھر انہوں نے بابیوں کو گانٹھا۔ پھر بیرو نجات سے باب کے
نوشتجات اپنے پاس منگوائے تاکہ وہ لوگوں کے پاس نہ رہیں۔

جناب بہاء کو پوری عمر مرض فتق همر کاب رہا۔ اور ہاتھ کا
رعشہ دامنگیر رہا۔ وہ ان امراض کو اپنی ذات سے دور نہ کرسکے
تو وہ انسانوں کے امراض مزمنۂ نفسانیہ کا علاج کیونکر کر سکتے
تھے۔ اور سُن عبدالبہاء تمہارے والد اور میرے بھائی دعو ے " من
یظہرہ" میں راستی سے دور رہے۔ تمہارا باب اول عمر سے نقطہ
(باب) کو دوروغ گو جانتا تھا۔ اور اس پر ایمان نہ رکھتا تھا ۔یا یہ
کہ ایمان رکھتا تھا لیکن جب اس نے دیکھا کہ خلافت ازل کو دے دی
تو اسنے تمرّد اختیار کیا اس کا ادعائے رجعت حسینی غلط تھا ۔ یہ
گلابی اور اصفہانی کہ گز کھاتا رہا ۔ اسے کہیں کوئی تکلیف نہیں
ہوئی۔ اسکی مظلومیت کے قصے دوسروں کو فریب دینے کے لئے بے
اصل تھے ۔ "من یظہرہ "نہیں ننگ اسلام تھا۔"

بہائی حضرات کے پاس مرزا حسین علی ملقب بہ بہاء ا للّہ کے
نبی ہونے کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ جیسا کہ باب نے بیان
میں "من یظہرہ" (وہ جو ظاہر ہوگا) کی پیشنگوئی دی تھی وہ
بہاء ا للّہ ہی ہیں۔ حالانکہ مندرجہ ذیل دلیلوں سے یہ ثابت ہے
کہ "من یظھرہ"کے دعویدار مرزا حسین علی بہاء ا للّہ ہو ہی
نہیں سکتے۔

باب نے کتاب بیان میں لکھا ہے جسے بہائی حضرات نے "کوکب
هند" ج ۲ صفحہ ۸۲ پر لکھا ہے کہ " وہ موعود" "من یظھرہ" انکے
بعد سال غیاث یا زیادہ سے زیادہ مستغیث میں ظاہر ہو گا ۔"

بہائی حضرات حروف ابجد کے حساب کے ذریعہ سال نکالتے ہیں تو
سال غیاث یعنی ۵۱۱ اور سال مستغیث یعنی ۲۰۰۱ بقول حکومت
ایران کے دفتر کی ثبت شدہ تاریخ قتل باب ۲۸ / شعبان۱۲۶۶ء ہے
اسلئے "من یظھرہ" کو ۲۷۷۶=۱۵۱۱+۱۲۶۶ کم از کم ۲۷۷۶ء یا پھر

زیادہ سے زیادہ۱۲۶۶/۳۲۶۷+۲۰۰۱=۳۲۶۷ء میں آنا چاہیے تھا جبکہ بہاء اللّٰہ پیدا باب سے دو سال پہلے ہوئے تھے اور دعویٰ "من یظہرہ" ۱۲۸۳ء میں ہی کردیا تھا۔

بشارت دینے والا "باب" بعد میں آیا جسکی بشارت دی گئی " بہاء اللّٰہ" سے یہی تو تاریخ بہائیت کا ایک مضحکہ خیز معجزہ ہے۔

باب نے بیان واحد ۶/ باب ۱۱/ میں فرمایا " نہ چاہیئے کہ استاد بچوں کو مکتب میں مارے تاکہ ایسا نہ ہو کہ اس معلم کل"من یظہرہ" کو ضرب لگے کیو نکہ استاد اسکو نہیں جانتا" معلوم یہ ہوا من یظہرہ بیان کے ظہور تک مکتب میں جانے کے قابل نہ ہوا تھا۔ اور جو من یظہرہ کا دعویٰ کرتا ہے۔ اسے مکتب میں جانا ضروری ہے ۔ جبکہ باب سے بہاء اللّٰہ دو سال بڑے تھے۔ یعنی تقریباً تیس سال کے تھے۔ اور بہائی حضرات کے مطابق وہ نہ کسی مدرسہ میں گئے اور نہ ہی کسی استاد سے تعلیم حاصل کی۔ تو پھر وہ کیونکر من یظہرہ کے مصداق ہو سکتے تھے۔

بیان واحد ۶ باب ۱۱ میں یہ بھی ہے کہ "ہم نے انسانی نطفہ کو پاک کر دیا تاکہ من یظہرہ اللّٰہ ناپاک نطفہ سے نہ ہوا ہو" لیکن مرزا حسین علی تو باب کے آنے سے دو سال پہلے ہی آچکے تھے۔ اور بقولہ باب نجس نطفہ سے آنے والا من یظہرہ کا دعویدار نہیں بن سکتا۔ قارئین ملاحظہ فرمائیں بہائیوں کے نزدیک انسانی نطفہ یعنی منی پاک ہے۔(کتاب اقدس بہاء اللّٰہ(انگریزی)صفحہ ۲۱۲ نوٹ ۱۰۳ اور ۱۰۶۔

بیان واحد میں لکھا ہے کہ " باب کے بعد دوسرا ظہور تب ظاہر ہوگا جب کہ سب لوگ بیان کی تعلیم پا چکے ہونگے۔" باب کی زندگی میں تو بیان کا ایک ہی حصہ لکھا گیا اور باقی نو حصہ صبح ازل کو لکھنے تھے۔ جو لکھے ہی نہیں گئے۔ تو تعلیم دینا درکنار اور پھر اگلے ظہور کا ظاہر ہونا خود ساختہ تو ہو سکتا ہے۔ مبشرات پر مبنی نہیں۔

باب نے بیان ہی میں من یظہرہ ا للّٰہ کی ایک شرط یہ بھی بیان کی تھی کہ اس سے پہلے ساری دنیا کو باب کا مذہب اختیار کرلینا چاہیئے۔ بہائی حضرات ساری دنیا تو چھوڑیں کوئی ایک شہر یا ملک بھی ایسا بتا دیں جہاں لوگوں نے بہاء ا للّٰہ کے ظہور سے پہلے ہی نہیں آج تک باب کا مذہب قبول کر لیا ہو۔ تو پھر من یظہرہ ا للّٰہ کا دعویدار سراسر کذاب مفتر ہے۔

جناب باب کی نئی شریعت کا وجود ایک ہزار سال کے بعد ضروری خیال کیا گیا اور بہاء ا للّٰہ نے بھی یہی کہا کہ میرے ایک ہزار سال کے بعد نیا ظہور ہو گا اور نیا دین آئیگا اور فرمایا ہمیشہ ایسا ہی ہوتا ہے۔ لیکن افسوس کہ انہوں نے باب کے چند سال بعد ہی نئے دین اور نئی کتاب کی بنیاد ڈال دی۔

باب نے تو ”من یظہرہ اللّٰہ“ یعنی وہ جسے ا للّٰہ ظاہر کرے گا نہ کہ کرچکا ہے۔ اور پھر ا للّٰہ ظاہر کریگا نہ کہ اللہ خود ظاہر ہوگا قارئین نے پچھلے مضمون میں ملاحظہ فرمایا یہ تو خود خدا بن بیٹھے تھے۔

اگر ’من یظہرہ ا للّٰہ“ کے اعداد حروف ابجد سے نکالے جائیں جس سے بہائی حضرات وقتاً فوقتاً فائدہ اٹھاتے رہتے ہیں تو وہ اعدادکا مجموعہ بھی ۱۲۸۶ آتا ہے۔ جبکہ نہ مرزا حسین علی کے نام کے اعداد مجموعہ ۱۲۸۶ ہوتا ہے۔ اور نہ ہی انہوں نے ۱۲۸۶ھ میں دعوائے من یظہرہ ا للّٰہ کیا بلکہ۱۲۸۳ھ میں ہی کردیا تھا۔

پروفیسر براون نے مٹیریلز فور دی اسٹڈی آف بابی ریلجن میں باب کا قتل ہونے سے ایک سال پہلے ۱۲۶۵ھ میں صبح ازل مرزا یحٰی نوری کو ایک وصیت نامہ لکھا تھا اسکی فوٹو کاپی اپنی کتاب میں چھاپی ہے۔ جسکی رو سے باب کے وصی تو مرزا یحٰی نوری ہوئے نہ کہ مرزا حسین علی بہاء ا للّٰہ۔

قارئین نے ملاحظہ فرمایا کہ اندرونہ خانہ یعنی بہاء ا للّٰہ کی بہن خود انکے من یظہرہ ا للّٰہ نہ ہونے بلکہ انکے اس دعوے کو جھوٹا قرار دیتی ہیں اور شریعت باب کی رو سے بھی من یظہرہ ا للّٰہ

کہ دعوے کے مصداق نہیں ٹھہرتے۔ بلکہ جو چیز سمجھ یں آتی ہے وہ یہی کہ یہ روس اور اسرائیل کی سازش کے تحت مسلمانوں کے عقائد کو فاجر کرنے کیلئے اٹھائے گئے تھے۔ ورنہ حقیقت کچھ اور نہ تھی۔ اور ہندوؤں کے سامنے کچھ اور کہتے ہیں۔ مسلمانوں کے سامنے کچھ اور عیسائیوں کے سامنے کچھ اور غرضیکہ حاجی مفتون یزدی نے اپنی کتاب کے صفحہ ۱۵۲ پر یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ " دو بہائی مبلغوں حاجی آخوند اور آقا جمال کے درمیان بہاء اللّہ کی خدائی کے بارے میں نزاع ہوئی حاجی آخوند کہتا تھا کہ بہاء کے سوا کوئی خدا نہیں ہ اسی کے دامن کو پکڑنا چاہئے۔ اور اسی سے رازو نیاز کرنا چاہئے آقا جمال کہتا تھا کہ بہاء مظہر خدا ہے اور خدائے غیب ہے مرزا حسین علی خدا کا نمائندہ ہے۔ یہ نزاع بہاء اللّہ کے سامنے پیش ہوئی تو آپ نے فرمایا" دریائے عرفان دریائے بے پایا نے است کہ ہر کسی بر شحہ ازاں بہرہ منداست اگر مقصود ازیں مناظرہ و مباحثہ القاء خلاف و نفاق و اختلاف باشد قول ہر دو مرد درست است اگر مقصود و ترویج امر و القاء موافقت باشد ہر دو مطلوب است " یعنی مطلب یہ نکلا کہ بہاء نہ خدا ہے نہ نمائندہ خدا اور خدابھی خدا بھی ہے نمائندہ دا بھی ہے غرض یہ کہ لوگوں کو پھنساؤ میں سبھی کچھ ہوں۔ موافقت ہوگی لوگ پھنستے جائیں گے۔" اس موقعہ پر ایک ایک عقلمند جاہل شخص کا وہ قول یاد آیا جسکے ذریعے وہ اپنا گذر بسر کرتا تھا کہ اگر تم مطمئن نہ کر پاؤ تو مشکوک کر دو۔ اور یہی بہائی حضرات کر رہے ہیں۔ عوام کے سامنے وحدت اقوام، وحدت جنس، وحدت زبان کی تبلیغ میں جہنم بھر نے کی سازش پنہاں ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے آپ کو مصلح کریں علم و یقین کے اصلحوں سے اور دشمن کے سر اٹھاتے ہی انہیں ان اصلحوں سے بغیر آواز کی چوٹ دے کر سر قلم کر دیں بار گاہ عالم و دانے خدا میں دست بدعا ہیں کہ وہ ہمہ تا حیات حق و باطل میں شناخت کی تو فیق دے اور ہمارے انجام خیر پر کرے۔ اور علماء کرام سے گذارش ہے کہ آج جب جسمانی جہاد کی عام طور پر ضرورت نہیں پڑتی تو وہ علمی جہاد پر زور دیں تا کہ تا قیامت یہ دین جسکی بنیاد حقانیت پر ہے اور جسکی میراث علم و دانش ہے زیر نہ ہونے پائے بلکہ زبر ہی رہے۔ کیونکہ تلوار اور بارود کی

لگی ہوئی چوٹ کا شاید علاج ہو پائے لیکن قلم سے دی گئی چوٹ
قابلِ علاج نہیں ہوا کرتی اور اس کا زخم نہ صرف گہرا ہی ہوتا
ہے بلکہ ہر صدی میں ہرا رہتا ہے۔

سوائے حقانیت کے اسکا کوئی مرحم نہیں ہوا کرتا ۔ قلم کی تیزی
خلوص و انکساری میں ہوا کرتی ہے۔ اور سب سے بڑی خوبی اس
قلم کی تلوار میں یہ ہوا کرتی ہے کہ اسکی ضرب لگنے کے بعد
دنیا میں پشیمانی کا موقعہ فراہم کرتی ہے اور دنیا و آخرت دونوں
کو سنوار دیتی ہے۔ بر خلاف دھات کی بنی ہوئی تلوار کے جو ایک
بار لگ جانے پر نہ صرف یہ کہ پشیمانی کا موقع نہیں دیتی بلکہ
دنیا کو تو اجاڑ ہی دیتی ہے۔

بہائیت کا علمی محاسبہ

بہائی حضرات نبی برحق ہونے کی دوسری سب سے بڑی دلیل یہ
دیتے ہیں کہ وہ جو کتاب لاتا ہے وہ پچھلے دین کی ناسخ ہوتی ہے
اور اس کا کوئی جواب نہیں ہوتا نیز وہ کتاب غلطیوں سے پا ک
ہوتی ہے اور اس کا علمی معیار اتنا بلند ہوتا ہے کہ نبی کے ساتھ
بھیجے جانے کی ضر ورت ہو تی ہے ۔ چنانچہ عبد البہاء فرزند بہاء
اللہ اپنے پدر بزرگوار کی شان میں فرماتے ہیں ۔ ” فصاحت
وبلاغت“ [illegible] در زبان عرب والواح عربی العبارة غیر معقول
فصحاء و بلغای عرب بود وکل مقر و معتر فند کہ مثل و مانندی
ندارد “ یعنی ان کے بیان میں اور الواح میں عربی کی فصاحت و
بلاغت عرب کی فصحاء وبلغاء سے کہیں زیادہ اعلی تھی ۔ اور
تمام لوگ اس بات کے معتقد تھے کہ اس کی کوئی مثال نہیں ہے ۔

اس مضمون کا مقصد کچھ اشارہ کرنا ہے بہا ء اللہ کے کلا م کے
بارے میں تاکہ ہمارے مخلص علماء دین اس کو اور ان جیسی لا
تعداد غلطیوں کو وقتاً فوقتاً ہو ا دے سکیں ۔ بہائی حضرات بھی
اس بات کے قائل ہو جائیں کہ یہ کتابیں اس خدائے قادر مطلق کی
بھیجی ہوئی تو بہر حال نہیں ہوسکتی جس نے قرآن جیسی فصیح
وبلیغ کتاب بھیجی تھی ۔ اور پھر قرآن کے اس چیلنج کو بہائی
حضرات کے لئے دہرانے ہے جو چودہ سو سال پہلے کیا گیا تھا اور

رہتی دنیا تک باقی رہے گا خداوند عالم کا ارشا دہے " قل لئن اجتمعت الانس و الجن علی ان یاتو ا بمثل ہذا القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضہم لبعض ظھیراً
سورہ بنی اسرائیل آیت ۸۸

ترجمہ :۔ (اے رسول) تم فرماؤ اگر آدمی اور جن سب اس بات پر متفق ہوجائیں کہ اس قرآن کے مانند لے آئیں تو اس کا مثل نہ لا سکیں گے اگر چہ ان میں ایک دوسرے کا مددگار ہو ۔ سورہ اسراء آیت ۸۸

ترجمہ ۔۔ اے کاش کہ شوغی آفندی صاحب زندہ ہوتے تو میں ان سے انکی کتاب میں درج ان اقوال کی تشریح تو ضر ور پوچھتا جو مندرجہ ذیل میں مع حوالہ بیان کررہا ہوں ۔ اور انکی غیر موجودگی مترجم کتاب میں جناب پروفیسر سید ارتضی حسین عابدی فاضل نوگانوی (اگر وہ زندہ ہو ں) یا پوری دنیا میں پھیلے ہوئے اس مذہب کے شیدائیوں سے اس مضمون میں درج کی گئی غلطیوں کو پڑھنے کے بعد ذرا مجھے اپنی کتابوں کے جملو ں کی تشریح کردیں ملاحظہ فرمائیے ان کی جزائیں جس نے مجھے یہ مضمون لکھنے پر مجبور کیا ۔

قرن بدیع ناشر موسسہ مطبوعات ملی بہائیان پاکستان صفحہ ۴۶ پر رقمطراز ہیں ۔ سورہ و العصر کی تفسیر کا ذکر کرتے ہوئے ۔۔۔۔" حضرت باب نے اس حرف کی تفسیر میں اس قدر آیات زبردست تیزی اور سرعت سے بیان فرمائیں کہ وہ تعداد میں ایک تہائی قرآن مجید کے برابر ہیں ۔ " (نعوذبا للہ من ذالک -
سطر ۱۸۔ ۶

کہاں گئیں وہ آیات کیو ں نہیں لاتے عوام کے سامنے ۔ ہم کو اس شکار کا بڑی شدت سے انتظار ہے ۔ کیونکہ جب غذا کا مزہ منھ لگ جاتا ہے تو پھر شدت بھی بڑھ جاتی ہے ۔

قرن بدیع ناشر موسسہ مطبوعات ملی بہائیان پاکستان صفحہ ۵۵ پر نقل کرتے ہیں □ کہ باب نے نظام العلماء کے ایک جواب میں فرمایا"□□□□دو دن اور دو رات میں قرآن کے برابر آیات نازل کرسکتا ہوں۔ آپ پر عربی قواعد نحو ی کے متعلق ایک اعتراض کیا گیا تو اس کے جواب میں اسی طرح کی چند آیات قرآن مجید سے تلاوت فرمائیں" سطر ۱۲۔۱۰

کہاں ہیں وہ آیات جو قرآن کے برابر نازل کرنے والے تھے۔ اسکے علاوہ کہاں ہیں وہ آیات جنکی انہوں نے غلطیاں بتائیں تھیں۔آیات نہیں ایک آیت میں بھی ایسی غلطی بتادیں جیسی ہم مندرجہ ذیل میں درج کرنے جارہے ہیں تو پوری امت مسلمہ آپکی زندگی بھر غلامی کرے گی۔ یہ سب جمع خرچ یہودیوں اور عیسائیوں کے ساتھ کیا کیجئے۔ اور اگر اوپر بتائی گئی تدبیر میں ناکام رہے تو پھر نیچے بیان کئے گئے اعترضات کا جواب لاکر بہائیت کو بچانے کی کوشش کریں۔

سب سے پہلے آیقان "کی ابتدائی سطروں پرنظر کریں۔ بسم ربنا العلی الاعلی الباب المذکور کو فی بیان□□یاھل الارض لعل تعلنہ" ملاحظہ فرمائیے الباب المذکورفی بیان کے ذریعے بہاء اللّہ صاحب کہنا یہ چاہتے ہیں کہ " وہ باب جس میں ذکر ہوگا بیان اس امر کا ہے کہ " جو دراصل عربی میں یوں ہونا چاہیے تھا" باب یذکر فیہ بیان" بہائی حضرات صرف یہ بتا دیں کہ الباب المذکور عربی کے کس قواعدکے پیش نظر صحیح ہے۔ آیا یہ صفت و موصوف ہے۔ یا مضاف مضاف الیہ یا جملہ فعلیہ ہے یا جملہ اسمیہ اور صیغہ مضارع یہاں بھول گئے تو آگے چلکر اس کا ازالہ فوراً کر دیا ہ لعل جو حروف مشبہ با لفعل ہے اسکو فعل مضارع پر نافذ کردیا تصلنہ بیچارے کو اتنی خبر نہ تھی کہ حروف مشبہ با لفعل سبتداو خبر پر نافذ ہوتے ہیں اور اسی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ غالباً یہی وہ وجہ ہے کہ بہائی حضرات ایقان دوسری تمام زبانوں میں ترجمہ کراکے بانٹتے پھررہے ہیں۔

ایقان صفحہ ۲۲ پر ملاحظہ فرمائیے ۔ " وعلی ا للّٰہ اتکل وبہ
استعین لعل یجری۔۔۔۔یسمعن اطوار و رقات الفردوس۔۔۔۔"‘‘
بہاء ا للّٰہ صاحب نے پھر فعل مضارع پر حروف مشبہ بالفعل نافذ
کر کے یہ بتا دیا کہ پہلے وہ قلم پہ پھسلنے کی وجہ سے نہیں ہوا
تھا بلکہ بہائی حضرات جس واحد زبان کی جدوجہد کر رہے ہیں
یہ اسکی ادناسی کوشش ہے۔ خیر یہ تو گرامر کی بات تھی آگے
چلکر اسی صفحہ پر اطوار ورقات الفردوس کے الفاظ استعمال کئے
ہیں۔میں "ورقات" کے لفظ کو عربی لغت میں ڈونڈتا رہ گیا۔ہو
عربی لفظ تب تو ملے۔ پتہ نہیں ایقان کے مترجم کو یہ لفظ کہاں
سے مل گیااسنے اس کا ترجمہ "بلبل" کر دیا۔

ایقان صفحہ ۳۶ "علیک من اسرار الحکمتہ لتطلع بما ھوا المقصود و
تکون من الذین ھم شرا بو من۔۔۔۔"اس عبرت میں "لتطلع بما
"عربی قواعد کے حساب سے سراسر غلط ہے۔ کیونکہ "اطللع "کا
تعد یہ "علی" کے ساتھ ہوتا ہے۔ "ب" کے ساتھ نہیں اور اسکے بعد
"من الذین " کے ساتھ "ہم " لگانابھی سراسر غلط ہے۔ وہ صرف
من الذین شرابو ہو نا چاہیئے تھا

جس بیچارے کو اتنا نہ معلوم ہو کہ " علی " کی جگہ " ب" لگادے ۔
اور ہم کا بے موقعہ استعمال کر دے وہ اپنے کلام کو الہی کلام
کیونکر قرار دے سکتا ہے ۔
شاید یہ ہو کہ جب مخالفین کھڑے ہوں مخالفت کے لئے غلام احمد
قادیانی کی طرح یہ کہکر چھٹکار ا پایا جائے کہ یہ لوگ میرے
دشمن نہیں خدا کے دشمن ہیں ۔
ایقان صفحہ ۷۲ پر فصاحب و بلاغت کا ایک لاجواب نمونہ پیش کیا
ہے " اسلامک فی نہج البیفہاء و الرکن الحمراء ۔۔۔۔

پتہ نہیں نہج اور رکن کو کس عربی داں نے مونث قرار دیا کہ ان
کا استعمال بیضاء اور حمراء جو مونث ہیں صحیح قرار پایا ۔

شاید یہ باب کہ اس جملہ کی تفسیر ہو کہ جو کچھ تم کو قرآن
میں نہ ملے اسے بیان ڈھونڈواور " بیان " اور "ایقان " میں ایک ہی

حرف تو زیادہ ہے اسی لئے ایقان بیان سے ایک ہاتھ زیادہ ہے ۔ یا پھر یہ فارسی اور عربی میں اتحاد کی ایک غیر معمولی کوشش ہوگی۔

ایقان صفحہ ۸ میں ہے ۔۔۔ کذالک تغن علیک ہے لعل تکونن ۔۔۔ “ تغن نہ کا لفظ جیسا کہ قاموس میں موجود ہے طائر کے لئے استعمال کرنا غلط ہے ۔

اور پھر تکونن جو فعل ہے اس پر حروف مشبہ بالفعل نافذ کرنا یہ بالکل ویسا ہی ہے جیسا کہ کسی نئی شریعت میں دو ہم جنسوں کی شادی جائز قرار دی جائے تو اس سے ایڈس جیسے مہلک مرض تو وجود میں آجائینگۓ گے لیکن فصاحت و بلاغت کا نغمہ رکھا رہ جائیگا ۔

ایقان صفحہ ۹۸میں فارسی عبارت ہے جو بہائیوں کے خدا کی مادری زبان بھی ہے وہا ں بھی انہوں نے ایک عربی لفظ ڈال دیا ہے” احادیث واخبار مدّلہ براین مطلب بسیار است “ لفظ مدلہ جو دلالت کے معنی میں استعمال ہوا ہے بالکل غلط ہے ” دالہ ‘‘ ہونا چاہیئے تھا ۔ شاید چونکہ ” م“ سے ہی ” محبت “ بنتا ہے ۔ اسکا اضافہ کر دیا اور ” ا“ چونکہ ڈنڈے کی مانندہو تا اس لئے اسے گرادیا ۔ اور قومی امکان اس بات کا ہے کہ یہ نئی ایجاد ہونے والی زبان کا ایک لفظ ہو ۔

ایقان صفحہ ۱۳ پر ہے ”۔۔۔ لعلکم بمواقع العلم تصلون ۔۔۔ “ یہ تصلون “ متعدی نہیں ہے جس کے معنی ایک شے کو دوسری شی سے ملانے کے ہوں ۔ جیسا کہ ترجمہ سے بھی ظاہر ہے ۔ اس صورت میں اس کا تعدیہ ” ب“ کے ساتھ بالکل غلط ہے بلکہ یہ ” الی مواقع العلم “ ہونا چاہئیے تھا ۔

جس نبی کو نہ حروف مشبہہ بالفعل کا استعمال معلوم ہو اور نہ ہی حرف جر کا او رنہ ہی فعل لازم اور متعدی میں فرق معلو م ہو تو بالکل وہ قول بہاء اللہ یا د آگیا کہ میں خدا بھی ہوں اور

مظہر خدا بھی ہے اور دونوں بھی نہیں ہے ہنسی اس وقت آتی ہے۔
جب ایسے لوگ نہ صرف نبی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں بلکہ شریعت
محمدی کے ناسخ بھی ہیں۔ اور فصاحت و بلاغت کا چیلنج بھی
کرتے ہیں۔

کتاب ایقان پر ایک طائرانہ نظر کرنے کے بعد آئیے اب بہاء ا للّٰہ
صاحب کی نازل کردہ وحی اور الواح کے منتخب مجموعہ پر ایک
نظر کریں کہ ان میں انہوں نے کیسے کیسے گہر ریزے اور جواہر
پارے بکھیر کر رکھدیئے ہیں۔ اس سے پہلے کہ وحی اور الواح کا
سلسلہ شروع کیا جائے قارئین کو یہ بات ذہن نشین کرادوں کہ یہ
صرف ایک خاکہ ہے جو آپ کے سامنے پیش کیا جارہا ہے ورنہ
ایسی غلطیوں سے کیا کتاب بیان کیا ایقان واقدس اور کیا الواح
سب بھری پڑی ہیں۔

سب سے پہلے اس کتاب کا تعارف جس لوح کو قرار دیا گیا ہے
اسی کے پہلے جملے پر نظر کریں۔ فرماتے ہیں۔ ” کلام ا للّٰہ
ولوانحصر بکلمہ لاتعادلھا کتب العالمین “ ترجمہ۔ جو انہیں لوگوں
کا شائع کردہ ہے ملاحظہ فرمائیے” کلام الٰہی کو ایک ہی کلمہ ہو
تمام جہانوں کی کتابیں اس کی برابری نہیں کر سکتیں۔“
اس چھوٹے سے جملے میں جہاں تین غلطیاں عربی قوانین کے
حساب سے ہیں وہاں ایک بات اور یاد آگئی اور وہ یہ کہ سنت
الٰہی ہے کہ کسی نبی پر جب اپنی وحی نازل کرنا شروع کرتا ہے
تو ایک زبان میں نازل کرتا ہے۔ مثلاً حضرت عیسیٰ پر عبرانی زمان
میں حضرت محمد مصطفٰی صلی اللّٰہ علیہ وسلم پر عربی زبان
میں گو کہ وہ سارے جہانوں کے لئے نبی تھے۔ لیکن بہاء ا للّٰہ کی
کتاب ایقان فارسی میں اقدس عربی میں اور اب آپ آگے ملاحظہ
فرمائیے گا یہ الواح عربی اور فارسی دونوں میں اور غالباً اس
وجہ سے وہ حروف جر اور اضافہ عربی میں خود تذبذب کے عالم
میں رہ جاتے تھے۔ مثلاً بکلمہٴ فارسی میں تو صحیح ہے لیکن عربی
میں ”فی کلمة“ ہونا چاہئے تھا۔ تو اسے ”بکلمة“ کردیا اور ایک بار
پھر حروف جر کے استعمال سے نا واقفیت کو ثابت کردیا اسکے

علاوہ” تعادلھا“ کی ضمیر ھا جیسا کہ ترجمہ سے ظاہر ہے ”
کلام“ کی طرف ہے۔

اور عربی میں کلام مذکر تسنیم کیا گیا ہے نہ کہ مونث اسکے لئے
بہاء اللّہ صاحب نے مونث کی ضمیر لگا دی اور وحدانیت جنس کا
بہترین ثبوت دیا ہے۔ ویسے کلام میں ” مساوات مرد و زن “ کی
نئی تدبیر ظاہر کرنے کی ضرورت اسلئے نہیں تھی کہ فارسی میں
تو ویسے ہی مذکر و مونث میں فرق نہیں رکھا جاتا۔
اس چھوٹے سے کلام میں دو نحوی غلطی کے بعد اب تیسری غلطی
جسکا تعلق فن بیان سے ہے اس بات کا پورا ثبوت ہے کہ ایک
جملہ میں جو تعارف کتاب ہے تین تین غلطیوں کا ملنا کلام الٰہی
ہی نہیں کلام بشر بھی نہیں ہو سکتا یہ تو کلام سلطنت اسرائیل
ہے”کلام“زبان سے بھی ادا کیا جاتا ہے اور لکھکر بھی اور کتاب
صرف وہ کلام ہے جو تحریر میں آجائے۔زبان سے کہی ہوئی بات
کتاب نہیں کہی جا تی۔ بہاء اللّہ صاحب کہتے رہے ہیں دنیا کی
کتابیں کلام الٰہی کی برابری نہیں کر سکتیں یعنی دنیا والے کوئی
کتاب کتاب الٰہی کے برابر لکھکر پیش نہیں کر سکتے۔لیکن تقریر،
گفتگو،بات چیت،مباحثہ میں اس سے بہتر پیش کر سکتے ہیں۔

سبحان اللّہ اگر ایسے جملے وحی الہی ہونے لگے جنکی فصاحت
وبلاغت پر ناز کیا جائے تو بہاء اللّہ صاحب کو خانم البنین سے پہلے
جاھل عرب میں آنا چاہیے تھا۔ نعوذ با للّہ،نمبر انہیں کا تھا،لیکن
انہوں نے سو چا کہ عرب کی سر زمین بھی خوشگوار نہیں اور
لوگ بھی کالے ہوتے ہیں۔اور اسرائیل کو بھی اسوقت کسی ایجنٹ
کی ضرورت نہ تھی اسلئے انہوں نے(نعوذ باللّہ) محمد عربی کو آگے
کر دیا کہ جاوء میری باری تم لے جاوء کیونکہ بہر حال حسن وخلق
کے مالک تھے۔

آئیے مناجات پر بھی ایک سرسری نظر کریں۔فرماتے ہیں”۔۔۔
وانقطعتھم عمادونگ لسلطنتک واجلا یک اشھد بان امرک نافذ
وحلمک جاری و مشیتک ثابستہ ومااردت ھو باقی ملاحظہ فرمائیے
اس چھوٹے سے جملہ میں کتنی قسم کی غلطیاں ملتی ہیں پہلی

غلطی انقطعتھم یہ باب انفعال کا صیغہ ہے جو باب لازم ہے
انقطاع کا مطلب کاٹنا نہیں بلکہ کٹ جانا ہے”انقطعت“کے معنی
ہوئے ”تو کٹ گیا“ بہاء اللّٰہ نے اسے ”تونے کاٹ دیا“ کے معنی میں
استعمال کر دیا یعنی فاعل ومفعول میں فرق ہی نہیں معلوم
اسی لئے غیر بیانی تاریخوں میں یہ بھی ملتا ہے کہ بہاء اللّٰہ
صاحب مفعول بننا بھی پسندکرتے تھے۔دوسری غلطی
”لسلطنتک“سلطنت
عربی لفظ نہیں ہے یہ ایران والوں کا تصرف ہے ۔ اور بہاء ا للّٰہ
نے اس کے ذریعے اپنے ماننے والوں کو ارشاد کیا ہے کہ نئی زبان کی
ایجاد میں اس خوبصورتی سے الفاظ چھین کر لانا۔

تیسری غلطی ہم اجلال جن معنوں میں استعمال ہوا ہے اس
غلطی کو درگذر کرتے ہوئے فصاحت و بلاغت کا تقاضہ تو یہ تھا کہ
(” اجلاک“)۔ معطوف اور معطوف الیہ دونوں ایک ہی نوعیت کے
ہونے چاہئے تھے۔ یعنی اجلال اور سلطنت دونوں یا تو مصدر ہوتے
ہیں یا دونوں مشق یا امع

یہ آدھا تیتر اور آدھا بٹیر قسم کا جملہ ” تعادلھا کتب العامین“ پر
بڑا گہرا ضرب دیتا ہے اور پڑھنے والے کیلئے بالکل وہ کیفیت طاری
ہو جاتی ہے جس طرح ایک ایرانی کے منہ میں تیز ہری مرچی
کھانے کے دوران آجائے۔ تو نہ صرف یہ کہ وہ کھانا چھوڑ دے گا بلکہ
آگ بگولہ ہو جائے گا اور اگر کہیں غلطی سے کھانا پکانے والا
سامنے آگیا تو پھر ۔۔۔۔چوتھی غلطی اشھد کے بعد بان ”ب“ کے
اضافہ سے جملہ مہمل ہوگیا جدیت و جہالت ثابت ہوگئی کہتے
ہیں نقل کے لئے بھی عقل کی ضرورت ہوتی ہے اور عقل۔۔۔
پانچویں غلطی ” حلمک جاری“ سراسر غلط ہے معمولی صرف
میر پڑھنے والا بھی حلمک جار لکھے گا نہ کہ جاری بہرحال ”جو
چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے ۔ “

چھٹی غلطی ”مشیتک ثابتتہ“ حضور مثیت الٰہی نافذ ہوتی ہے۔ وہ
جو چاہتا ہے پورا ہو کرہی رہتا ہے۔ اسکی مثیت ہر شئے پر
غالب ہے ورنہ اگر مثیت موجود ہونے کا ذکر ہے وہ تو اسکی

مخلوق کیلئے ہے۔ ہاں یہ اسی وقت ممکن ہے۔ جب کوئی مخلوق
خالق کا دعویٰ کر بیٹھے۔ بہاء اللّہ کیطرح ان الفاظ میں "اننی انا
للہ لاالہ الا انارب کل سنی وان مادونی خلقی ان یا خلقی ایای
فاعبدون " (تجلیات تجلی ۴ صفحہ۵) ساتویں غلطی وباقی"یہ
بالکل ویسی ہی غلطی ہے۔ جیسے جاری تھی۔یہ دراصل"باق"ہونا
چاہیئے تھا ملا حظہ فرمایا اپنے اس چھوٹے سے جملے میں شروع
سے لیکر آخر تک سات غلطیاں اور پھر وہ دعوا کہ فصاحت وبلاغت
بہاء اللّہ بے مثل وبے نظیر است بالکل ویسا ہی ہے۔ جیسے کوئی
رات کہے کہ سورج نوک نیزے پر ہے۔ تو بیچارے اندھے تو قبول کر
سکتے ہیں۔ یا پھر وہ جنکے لئے قرآن علی الاعلان کہہ رہا ہے۔
ختم ا للّہ علی قلو بهم وعلی سمعهم و علی ابصارهم لیکن جن کے
دل کی آنکھیں محمد عربی صلعم کے لائے ہوئے دین کی ایمان کی
روشنی سے منور ہونگی وہ تو بہر حال اسے قبول نہیں کر سکتا
مسلمان اس نبی کے ماننے والے ہیں جس کو کافروں اور منافقوں
نے اپنے پیسوں کی جھنکار کے علاوہ اور دوسری مال دنیا کے ذریعے
حق کی تبلیغ سے باز رکھنے کی کوشش کی لیکن اس نبی نے نہ
صرف انکار کیا بلکہ کہا اگر تم میرے ایک ہاتھ پر سورج اور
دوسرے ہاتھ پر چاند لاکر رکھدو تو بھی میں اس سے باز نہ آؤں
گا۔ طرح طرح کی اذیتیں اٹھائیں۔ سماجی پابندیوں کا سامنا کیا،
کوڑے و کر کٹ سے کپڑے خراب ہونے کی پرواہ نہ کی۔ چھوٹے
چھوٹے بچوں سے پتھر کھائے۔ لیکن کبھی ہاتھوں کو بلند کر کے بد
دعا نہ کیا۔ اور ایسی صورت میں بھی اوپر بیان کی گئی جیسی
غلطی نہ کی اور آج انہیں کے صدقے میں ہم مسلمان جنت کے
وارث بنے بیٹھے ہیں۔ اور ہماری ضمیر کی یہ آواز ہمیں اس ادنیٰ
سی کوشش پر گامزن کررہی ہے کہ ہم دشمنان نبی کریم کا
جس طرف سے جس طریقے سے حملہ ہوا اس کا منہ توڑ جواب
دیں علمائے کرام مدرسوں میں پڑھی ہوئی عربی کا کیا اس سے
اچھا بھی کوئی استعمال ہے کہ ہم نبی کریم کے دشمنوں کی اس
للکار پر جو وہ چلا چلا کر کہہ رہے ہیں کہ ہمارے ا للّہ اور باب نے
شریعت محمدی کو منسوخ کردیا۔ اور قرآن جیسی کتاب

وہ ۴۸ گھنٹوں میں لکھدیں ہم انکی کتابوں پر حملہ کریں اور انہیں منہ توڑ جواب دیں۔ یاد رکھیے قبریں ہر ایک کی الگ الگ بنتی ہیں۔ اور جتنی صلاحیت خدا وند قدوس نے جس جس کو عنایت کی ہیں اسکا سوال و جواب وہ ضرور لے گا۔

بہائیتْ اور اُسکے خود ساختہ احکام کا تحقیقی تجزیہ

بابیوں اور بہائیوں نے نہ صرف اسلامی عقائد کو مجروح کرنے کی کوشش کی بلکہ الٰہی احکامات کو بھی منسوخ کرنے کی غیر معمولی کوشش کی ہے۔ ذیل میں ان احکامات کا ایک خاکہ پیش کیا جارہا ہے تا کہ مسلمان اس بات سے آگاہ ہوجائیں کہ واقعاً ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ بلکہ ان کا تعلق رازدارانہ طور پر ابلیس لعنت اللہ علیہ سے ہے۔ اسکی ایک کھلی دلیل یہ ہے کہ شیطان عقل کو اپنے قبضہ میں کر کے بار بار پشیمان کرواتا ہے۔ اور یہی کچھ بابیوں اور بہائیوں کا بھی حال ہے کہیں تو مرزا حسین علی بہاء اللہ مرزا علی محمد باب کو اپنا مبشر جانتے ہیں اور کہیں انہیں کے بیان کردہ احکام کو باطل قرار دیتے ہیں صرف بیس سال کے کم عرصے میں۔

۱- بہائیوں کے یہاں غیر بہائی سے شادی بیاہ

مرزا علی محمد باب نے اپنی کتاب بیان کے واحد ثامن (۸) باب (۱۵) لکھا ہے۔ ” لا یحل الاقلتر ان ان لم فی البیان و ان یدخل من احد یحرم علی الاخرما یملک من عندہ الاوان ترجع ذالک“ ترجمہ : اگر دونوں فریق (مرد و عورت) کتاب بیان کے ماننے والے (بابی) نہیں ہیں تو انکا میاں بیوی کے طور پر آپس میں ملنا اور نکاح کرنا ناجائز ہے۔ اور کسی اتفاق سے ایک فریق بابی ہے اور دوسرا غیر بابی تو بابی مرد و عورت کیلئے دوسرے فریق سے نکاح کرے یا میاں بیوی کے تعلقات پیدا کرے ہے“یعنی صاف لفظوں میں غیر بابی حضرات کافر ہیں اور ان سے شادی نہیں ہو سکتی۔

بہاء اللہ نے کتاب اقدس (عربی) میں شادی بیاہ کے قوانین میں باب کا بیان کا جملہ ادا کردیا ہ اور اس پر کوئی دوسرا حکم نافذ

نے کیا۔ لیکن آجکل جو انگریزی اقدس چھپی ہے۔ اسمیں حکم پھر بدل گیا ہے۔ اور اب مندرجہ ذیل حکم ہو گیا کیونکہ۔

بہاء اللہ کے فرزند جناب مرزا عباس آفندی ملقب بہ عبدالبہاء نے بہاء اللہ کے بعد یہ حکم بدل دیا۔ (گو کہ بہاء اللہ نے اقدس کے احکام کی تبدیلی کی اجازت کسی کو نہیں سونپی) ”اخذو اعطاء ازواج باہر ملتی(بدائع الاثار عبدالبہارج اصفحہ ۱۵۴) کہ ”بہائیوں کیلئے ہر مذہب و ملت کے آدمیوں کو لڑکیاں دینا اور ہر مذہب و ملت کی عورت سے نکاح کرنا جائز ہے۔“ اور آج ہندوستان اور بیرونی ممالک میں بھی بہائی حضرات اس حکم سے فائدہ اٹھارہے ہیں یعنی نہ جانے کتنی ہی لڑکیوں اور لڑکوں کو محبت کے شکنجے میں پھانس لیتے ہیں اور پھر نہ صرف ان کو بلکہ ان کے ماں باپ اور عزیز و اقارب پر بھی اپنی تبلیغ شروع کرتے ہیں ۔ لہٰذا علماء کرام و حافظانِ قرآن دست بستہ التماس ہے کہ وہ نکاح پرھنے سے پہلے لڑکے و لڑکی سے تحریری شکل میں اقرار نامہ لیں کہ نبی کریم کے بعد نہ کوئی نبی و رسول آیا ہے اور نہ کبھی آئے گا۔

کتاب اقدس بہاء اللہ میں سورہ نساء میں حرام عورتوں کی جو فہرست دی گئی اسکو نسخ کرتے ہوئے فرمایا۔ ” قد حرمت علیکم ازواج ابا ئکم انا مستحیی ان نذکر حکم الغلمان“ یعنی” اے اہلِ بہاء تم پر اپنے بایوں کی منکوحہ عورتیں حرام قرار دی گئیں ہیں۔ اور لڑکوں کے احکام بیان کرنے میں ہمیں شرم آتی ہے۔“ ملاحظہ فرمایا اپنے یعنی سوائے سوتیلی ماؤں سے اور سب سے نکاح بہائی مذہب کے مردوں کیلئے جائز ہے اور اگر نہیں تو ضرور جناب بہاء اللہ بیان کر تے اس کے بعد لڑکوں کے احکام کا ذکر چھیڑ کر یہ بات ثابت کردی کہ صرف عورتوں کیلئے اتناہی حکم ہے اور لڑکوں کیلئے حکم دیتے بھی کیسے بہت اچھا ہوا کہ انکی قلم رک گئی ورنہ غیر بہائی حوالوں سے یہ بات ثابت ہی ہے کہ بہاء اللہ صاحب مفعول بننا پسند کرتے تھے ۔ بہائی حوالوں میں بھی اغلام اور لواطت جائز ہوجاتی ہے ۔ میں پوری عربی اور انگریزی اقدس پڑھ ڈالی کہ کہیں تو اغلام اور لواط کو حرام قرار دیا گیا ہوتا۔

لیکن نے ملنے پر مجھے غیر بہائی حوالوں کی صداقت کا اعتراف ہوگیا۔

جناب باب نے ایک سے زیادہ بیوی رکھنے کو ناجائز قراردیا ہے لیکن چونکہ بہاء اللہ کی خود کی دو بیویاں تھیں لٰہذا انہوں نے کتاب اقدس میں تحریر فرمایا ”قد کتب اللہ علیکم النکاح ایاکم عن تجاوزوا عن الاثنین لا تتبعوا انفسکم انھا لامارۃ بالبغی والفحشاء“ یعنی” اے اہل بہاء تم پر نکاح کرنا فرض کیا گیا ہے۔ مگر دو سے زیادہ نہ کیجیوے اسکی خلاف ورزی کر کے نفس کی پیروی نہ کرنا جو کہ سرکشی اور بد کاری کا حکم دیتا ہے۔“ اور انگریزی اقدس جو اب چھپی ہے اسمیں نوٹ ۸۹/صفحہ۲۰۶ پر پہلی سطر پر ملاحظہ فرمائیے اسکے علاوہ کتاب اقدس (انگریزی) کے صفحہ ۱۴۹/ پر صاف طور پر حکم ہے۔ جب کہ عربی (اصل) میں دو سے زیادہ بیویوں کیلئے حکم ہے۔ یعنی” جان لو کہ ایک سے زیادہ شادیاں اللہ نے حرام قرار دی ہیں ۔ چنانچہ ایک سے زیادہ شادیاں کرنا تمہارے لئے جائز نہیں ۔ ملاحظہ فرمائیے۔ تو پھر سب سے پہلے بہاء اللہ نے فعل حرام کیا اسلئے اور کہ وہ دین بابی کے ماننے والے تھے ۔ خیر اپنے زمانے میں اس حکم میں تبدلی تو کی لیکن پھر انکے ماننے والوں نے اقدس ہی میں اسکو ناجائز قرار دیا ہے ہوسکتا ہے ایک بیوی کی اولادیں حرامی ہوں۔اب یہ فیصلہ تو عبدالبہاء کو ہی کرنا ہوگا۔ لیکن حرکات سے تو وہ خود ہی ایسے معلوم ہوتے ہیں۔ ہر چیز میں وحدانیت کا دعوا کرنے والو جب تم احکام کے بیان میں یگانگت نہ لاسکے۔ تو پھر میدان عمل میں تمہارا کیا عالم ہوگا۔

مہر کے متعلق کتاب اقدس میں بہاء اللہ صاحب رقمطراز ہیں ” قد قدر للمدن تسعۃعشر مثقال من الذھب الابریزو للقری من الفضۃ ومن اردالزبادۃ حرم علیہ ان یتجاوزعن خمسۃ و تسعین مثقال“ یعنی ” مہرکی مقدارشہروں کیلئے ۱۹/ مثقال سونا ہے۔ اور دیہات کیلئے ۱۹/مثقال چاندی اور اگر کوئی شخص اس سے زیادہ مہر مقرر کرناچاہے۔ تو ۹۵/مثقال سونے تک شہر والے اور ۹۵/مثقال چاندی تک گاؤں والے زیادتی کرسکتے ہیں ۔اس سے زیادہ حرام “

اگر آپ اس عبارت پر نظر کریں تو سب سے پہلے یہ مبہم بات ہے کہ دیہات اور شہر کا کون ہو ؟ بیوی یا شوہر اور پتہ نہیں انگریزی ترجمہ کرنے والے کو کہاں سے شوہر کا سراغ مل گیا۔ اورانہوں نے ترجمہ میں مرد ڈال دیا۔ اور کیا ضروری ہے کہ کسی کے پاس اتنا ہوبھی۔ اگر نہ ہو تو پھر؟؟ شادی نہ کرے زنا کاری کرتا رہے۔ کیونکہ اسکا جرمانہ پہلی دفعہ ۹/ مثقال سونا بیت العدل کو دینا ہے (اگر پکڑا گیا تو) دوسری مرتبہ دوگنااور جس کے پاس نہ ہو تو پھر المفلس فی امان اللہ معاف ہے کرتا جائے اسکے علاوں حضور باب اور بہاء کی مہریں کتنی تھیں اور جب بہاء اللہ اور طاہرہ خضوینی ازبد شت چل دیے تھے اسکا جرمانہ کس نے کس کو دیا ؟

۲- گانے بجانے کو جائز قرار دینا

بہاء اللہ نے کتاب اقدس میں ارشاد فرمایا ” انا حللنا لکم اصغاء الاصوات والنعمات“ یعنی”اے اہل بہاء ہم نے تمہارے او پر گانا بجانا بھی حلال کردیا یہی نہیں بلکہ عبادت گاہوں میں واجب کردیا چنانچہ عبدالبہاء مرزا عباس آفندی بدائع الاثارجلد ۱ / صفحہ ۳۵۲/ پر رقمطراز ہیں۔ ” ازلوازم مشرق الاذکاراست داخل مشرق الاذکاراز غنون وغرفات خواہدبود“ یعنی ” مشرق الاذ کار (بہائی عبادت گاہوں) کے لوازم میں یہ بات بھی داخل ہے کہ ان میں اونچی جگہیں بنائی جائیں جن میں گانے بجانے کا سامان انگریزی باجے وغیرہ بھی رکھا جا سکے۔“ اور اس قسم کے احکام بدائع الاثارج۱/صفحہ ۱۹۲-۳۰۹-۳۴۳-۳۶۳-۳۸۰-۳۸۷ پر دیکھے جاسکتے ہیں۔ قارئین ملاحظہ فرمائیں۔ موسیقی جسے نبی کریم ﷺ کی احادیث میں شیطان کا آلہ اور نفاق کا سبب قرار دیا گیا ہے۔ بہائیوں کی عبادت گاہوں میں ہونا ضروری ہے۔

۳- بہائیوں کا وضو

کتاب اقدس بہاء اللہ میں جو وضو ” اللّٰہ البھی“ پڑھنے کیلئے حکم دیا گیا ہے وہی حکم نماز کیلئے بھی دیا گیا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں”یغسل فی کل یوم یدیہ ثم وجھہ ویقعد مقبلا الی اللہ و یُذکر خمساوتسعین مرة اللہ البھی۔۔۔ کذالک توضو أللصلواة“ یعنی “

ہر روز صرف ہاتھ اور منہ دھولئے جائیں اور بیٹھ جائیں اللہ کے طرف منہ کر کے اور ۹۵/ بار پڑھیں اللہ ابھی۔ اور اسی طرح وضو کریں نماز کیلئے بھی " ملاحظہ فرمایا آپ نے دن میں صرف ایک بار وضو کرنا کافی ہے ۔ وضو میں مسح کی کوئی ضرورت ہی نہیں ۔ اور اب دیکھئے پیر کے د ھونے کے بارے میں کیا حکم ہے۔ ” اغسلواارجلکم کل یوم فی الصیف وفی الشناء کل ثلاثة ایام مرة واحدة"کہ اے اہل بہاء موسم گرما میں ایک مرتبہ دن میں اور موسم سرما میں تیسرے دن پیر دھولیا کرو" کیا کوئی نبی کریم ﷺ کے لائے ہوئے دین کی برابری کرے گا ؟ مذہب اور سائنس کی ہم آہنگی کا گیت گانے والو آؤ ہم بتائیں یا کسی غیر جانبدارسائنسداں سے اسلامی وضو کے فوائد پوچھ کے دیکھو تو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ سائنس نام ہے اسلامی قوانین سے فائدوں کے انکشاف کا یعنی سائنس کو پیروی کرنا ہے اسلامی قوانین کی نہ کہ اسلام کو پیروی کرنا ہے سائنس کے قوانین کی اور چونکہ آپ کو مخالفت کرنی تھی اسلامی قوانین کی لٰذا دشمنی میں اپنے اچھے قوانین کو ہٹا کر خراب قوانین نافذ کردئیے۔ اور اپنے ہی قول کے مترادف ہوگئے۔

اس کے علاوہ نواقص وضو کچھ بھی نہیں ظاہر ہے ورنہ ایک دن میں ایک ہی وضو کیسے چلتا۔

جنب ہوجانے پر یا احتلام ہوجانے پر غسل واجب نہیں ہوتا کیونکہ اس کا تذکرہ کتاب اقدس میں کہیں ملتا ہی نہیں۔ اور ضرورت بھی کیا کیونکہ منی تو بہائی احکام میں پاک قرار دی گئی ہے۔

اور جس کو وضو کے لئے پانی نہ مل پائے وہ کیا کرے ملاحظہ فرمائیے طریقہ تیمم بہائیت کی کتاب اقدس میں جس کے بارے میں الٰہی احکام ہونے کا دعویٰ ہے ”من لم یجد الماء یذکر خمس مرة بسم اللّٰہ الا طہر" یعنی جس کو وضو کے لئے پانی نہ ملے وہ پانچ مرتبہ بسم اللّٰہ الا طہر کہہ لے۔

۴- بہائیوں کا قبلہ

بہاء اللہ کی زندگی تک کے لئے کتاب اقدس میں قبلہ کا حکم اس طرح تھا اذاااردتم الصلواۃ ولوو جو ھکم الی شطری الاقدس المقام المقدس: یعنی جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو تو اپنے چہروں کو میری طرف اس مقام مقدس کی طرف پھیر لو“ وہ مقام مقدس عکا اسرائیل میں تھا کیونکہ وہاں مفید تھے ۔ اور زندگی کے بعد کیلئے فرماتے ہیں ۔

عند غروب الشمس الحقیقہ والتبسیان المقر الذی قدرناہ لکم“ یعنی ” جب حقیقت کا سورج (بہاء اللہ) ڈوب جائے تو تمہارے لئے ہم نے قبلہ اس جگہ کو مقرر کیا (یعنی قبر کی جگہ(

۵- بہائیوں کی نماز

کتاب اقدس میں نماز کی رکعتوں اور اوقات کے بارے میں فرماتے ہیں ” قدکتب علیکم الصلوۃٰتسع رکعات۔۔۔حین الزوال وفی البکوروالآمال وعفو نامن عدۃ اخری“ یعنی”بیشک کتاب (خدا) میں نمازوں کی تعداد نو بتائی گئی ۔۔۔۔ (تین رکعت) سورج ڈھلنے کے وقت (تین رکعت) سورج نکلنے کے وقت اور (تین رکعت) شام کے وقت باقی تمام نمازیں ہم نے معاف کردیں“ یہی نہیں ان نمازوں کی دو قسمیں ہیں ایک چھوٹی قسم اور ایک تفصیلی قسم۔

چھوٹی قسم کی نماز

اسمیں صرف اتنا ہوتا ہے کہ بہاء اللہ کی قبر کی طرف منہ کرکے کھڑے ہو جاوٴ پھر رکوع کرو۔ اور رکوع سے سر اٹھا کر قعد میں بیٹھ جاوٴ اور ان الفاظ کو پڑھو جو بہاء اللہ نے مقرر کیے جن کا ذکر بہاء اللہ نے اپنی کتاب ادعیہ محبوبہ کے ۸۱ /سے ۸۴/تک میں کیا ہے۔ ملاحظہ فرمایاآپ نے نہ تکبیرۃ الحرام نہ قیام نہ سجدہ اور نہ ہی قرآنی سو صورتوں کا تذکرہ۔

بڑی نماز کا طریقہ

پہلی رکعت عکا کی طرف منہ کرکے نمازی کھڑا ہو۔ دائیں بائیں دیکھنے کے بعد بہا اللہ کے مقرر کردہ الفاظ کہے۔ پھر ہاتھ اٹھا کر ان الفاظ میں جو بہاء اللہ نے مقرر کیے ہیں دعا کرے پھر سجدے

میں چلا جائے۔اور بہاء اللہ کی تلقین کردہ الفاظ کہے۔ اور پھر کھڑا ہوجائے۔

دوسری رکعت کھڑے ہوکر پہلے وہ الفاظ کہے۔ جو بہاء اللہ نے مقرر کیے ہیں ، پھر ہاتھ اٹھا کر کچھ اور الفاظ کہے۔ جنکی بہاء اللہ نے ہدایت کی ہے ۔ پھر ہاتھ اٹھا کر تین تکبیریں باالفاظ اللہ البھی کہے۔ اور رکوع کے لئے جھکے ، اور بہاء اللہ کے مقرر کردہ الفاظ پڑھے۔ پھر کھڑا ہوجا ئے اور پھر ان الفاظ میں دعا کرے جو بہائی شریعت نے مقرر کیے ہیں ، پھر سجدہ کرے اور وہ کلمات کہے۔ جو سجدے کے لئے مقرر کیے گئے ہیں۔پھر قعد میں بیٹھ کر وہ الفاظ کہے۔ جس کا حکم ہے۔ پھر سیدھا کھڑا ہوجائے۔

تیسری رکعت: کھڑا ہو کر شریعت بہاء کے مقرر کردہ الفاظ کہے۔ پھر تین تکبیریں جس طرح بہاء اللہ نے مقرر کی ہیں ، کہہ کر رکوع کرے۔ اور بہاء اللہ کے تجویز کردہ الفاظ کہتا ہوا کھڑا ہوجائے اور وہ کلمات کہے۔ جو اپنی شریعت میں بہاء اللہ نے مقرر کیے ہیں ، پھر تین تکبیریں اللہ البھی کی کہکر سجدے میں چلا جائے اور سجدے کے مقرر کردہ کلمات کہے۔ پھر قعد میں بیٹھ جائے اور ان کلمات کے ساتھ جو بہاء اللہ نے تعلیم دیئے نمازکو تمام کرے۔ (ادعیہ محبوب بہاء اللہ صفحہ ۶۹/سے ۸۱/ تک قارئین ملاحظہ فرمائیں کے اس طریقہ نماز سے ظاہر ہے کہ پہلی رکعت میں رکوع اور دوسرا سجدہ نہیں ہے اور دوسری و تیسری رکعت میں بھی دوسرا سجدہ نہیں ، اسکے علاوہ اسلامی نماز کا کوئی کلمہ بھی نہیں ، آخر یہ سب چیزیں اسلام دشمنی ظاہر نہیں کرتیں تو پھر کیا کرتی ہیں ، ان سب کے باوجود "ہم تو مذہب و ملت میں اتحاد قائم کرنا چاہتے ہیں ،" کے کلمات دھوکا دہی پر مبنی نظر آتے ہیں۔

نماز جماعت حرام ہے:

کتاب اقدس میں رقمطراز ہیں" قد کتب علیکم الصلوة فرادی قدر فع حکم الجماعة" یعنی " بیشک کتاب (خدا) میں تمہارے لئے فرادی نماز کا حکم ہے اور نماز جماعت کا حکم تم پر سے اٹھا لیا گیا ہے۔

مریض اور بوڑھوں پر سے نماز ساقط ہے: کتاب اقدس میں ہے”من کان فی نفسہ ضعف من المرض اوالھرم عفااللہ عنہ“ یعنی” جو شخص بیماری یا بوڑھاپے کی وجہ سے کمزور ہو اس کے لئے نماز معاف ہے ۔“

مسافر کی نماز : سفر میں نماز قصر نہیں بلکہ ہے ہی نہیں صرف منزل مقصود پر پہنچ جانے کے بعد ہر ایک نماز کے لئے بس ایک سجدہ کرلے۔ چنانچہ کتاب اقدس میں بیان کرتے ہیں”ولکم ولھن فی الاسفار اذانزلتم واستر حتم المکان الامن کل صلوۃ سجدۃ واحدۃ“ یعنی ” اے بہائی فرقے کے مرد وعورتوں سفروں میں تمہارے لئے کوئی نماز نہیں صرف یہی حکم ہے کہ جب تم امن کی جگہ پہنچ جاوٴ اور آرام کر لو تو ہر نماز کے بدلے ایک سجدہ کر لیا کرو۔

نمازی آیات اور دیگر تمام نمازیں ختم کردی گئیں، چنانچہ نماز آیات کیلئے صاف کتاب اقدس میں حکم ہے ۔ ” قدعفونا عنکم صلوۃ الایات“ یعنی” بیشک ہم نے تم پر نمازآیات معاف کردی۔

بہائیوں کا روزہ

روزہ اسلامی قوانین کی طرح ۲۰ /یا۳۰/دنہیں رکھنا ہے بلکہ صرف ۱۹/ دن کیونکہ بہائیوں کے مہینے ہی۱۹/دن کے ہوتے ہیں ۔ چنانچہ کتاب مبین بہاء اللہ کے صفحہ ۷۴/ پر ارشاد فرماتے ہیں”قد کبتنا الصوم تسعۃ عشر یومافی اعدال الفصول“ یعنی” ہم نے موسم بہار کے صرف ۱۹/ روزے تم پر فرض کیے ہیں۔

اس کے علاوہ روزوں میں سوائے کھانے پینے کی ممانعت کے اور تمام چیزیں جائز ہیں یعنی جماع وغیرہ چنانچہ کتاب اقدس میں حکم ہے ”کفو انفسکم عن الاکل والشرب من الطلوع الی الاقول“ یعنی اپنے آپکو طلوع آفتاب سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے سے باز رکھو۔

اس کے علاوہ مسافر ، مریض اور حائض عورتوں کو بعد میں بھی روزے رکھنا ضروری نہیں چنانچہ کتاب اقدس میں لکھتے ہیں کہ"لیس علی المسافر و المریض۔۔۔۔ عفا اللہ عن النساء حین مایجدن الدم الصوم" یعنی" نہیں ہے (روزہ) مسافروں اور مریضوں پر ۔ اور اللہ نے معاف کیا ایام حیض کے روزے عورتوں کیلئے۔"

بہائیوں کی عیدیں

بہائیوں کی پانچ عیدیں ہوتی ہیں سال میں۔

عید رضوان جب بہاء اللہ اپنے گھر سے نکل کر باغ رضوان میں آئے تھے۔

اس علی محمد باب کے مبعوث ہونے اور عبدالبہاء کی پیدائش کے دن جسے عید مبعث و عید مولود بھی کہتے ہیں۔ جو ہر سال ۲۳/ مئی کو آتی ہے۔

بہاء اللہ کی پیدائش کی عید دوسری محرم کو۔

چوتھی عید علی محمد باب کی پیدائش کی یکم محرم۔

عید نو روز بہائی سال کے پہلے مہینے کی عید

دروس الدیا نتہ درس ۵۴/ اور بدائع الاثارج ۲/ صفحہ ۳۱۴/ ۳۱۵

بہائیوں کا حج

عورتوں سے حج ساقط ہے: چنانچہ کتاب اقدس میں ارشاد ہوتا ہے کہ "قد حکم اللہ لم استطاع منکم حج البیت دون انساء عفا اللہ عنهن" یعنی" اللہ نے تم میں صاحب استطاعت لوگوں پر حج واجب قرار دیا ہے اور عورتوں پر سے یہ حکم ہٹا لیا ہے۔" یہ ہے عورت اور مرد وں میں یگانگی کی عمدہ مثال۔

بہایوں کو تین جگہوں پر حج کرنے کا حکم ہے: (۱) کتاب بہجتہ الصدور مطبوعہ بمبی صفحہ/۲۵۸ پر مرزا حیدر علی صاحب

اصفہانی بہائی رقمطراز ہیں کہ زیارت کرنے والے لوگ بہاء اللہ کے آستانے (واقع عکا) کا طواف کرتے اور بوسے دیتے ہیں۔ اور یہ بھی بہائیوں کا ایک قسم کا حج ہے۔ (۳)(۲) الکواکب الدریہ فی ماثر البہائیہ کے صفحہ ۳۵۸/ پر ہے ۔ محل و طواف و حج اہل بہاء یکے بیت نقطہ اولیٰ در شیراز است و ثانی این بیت جمال البہی کہ در بغداد است“ یعنی” بہاء اللہ نے جن گھروں کے طواف کا حکم دیا ہے انمیں ایک تو جناب نقط اولیٰ(علی محمد باب)کا گھرشیراز میں ہے اور دوسرا یہ گھر بہاء اللہ کا بغداد میں ہے۔“

قارئین ملاحظہ فرمائیں کہ بہائیوں کا حج خانہ کعبہ کو چھوڑ کر عکا، شیرازاور بغداد کے بہاء اللہ کا گھر ہے۔ یہی نہیں بلکہ عبدالبہاء نے مکاتیب جلد ۳/ صفحہ ۳۲۷/ پر ۱۹۱۸ء بغداد کے مجاوروں کے نام ایک خط لکھا جسکے الفاظ یہ ہیں ”الہی الہی هولاء عباد فی مدینتک المبار کلہ مجاورون لبیتک الحرام“ یعنی ” اے میرے خدا یہ تیرے بندے ہیں جو تیرے مبارک شہر بغداد میں تیرے بیت الحرام کے مجاور ہیں۔ اس جملہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ بہائیوں کا خدا اس گھر کا مالک بہاء اللہ ہی ہے۔

اس کے علاوہ سر زمین عکا کی فضیلت میں بہائیوں کی کتاب کے اردو ترجمہ کے صفحہ ۱۲۱/سے لے کر ۱۲۳/ پر نہ جانے کہاں سے یہ حدیثیں نبی کریم ﷺ سے منسوب کردی ہیں ۔
ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام ساحلوں عسقلان سے افضل ساحل عسقلان ہے۔ اور عکا عسقلان سے بھی افضل ہے اور عسقلان اور تمام ساحلوں پر عکا کی فضیلت ایسی ہی ہے جیسے نبی کریم ﷺ کی فضیلت تمام نبیوں پر ہے۔۔۔۔ یاد رکھو جو اسکی زیارت سے رغبت رکھتا ہو اور داخل ہو ۔۔۔۔خدا اسکے اگلے پچھلے گناہ معاف کردیتا ہے ۔۔۔۔ اُس میں ایک چشمہ ہے جسے عین البقر کہتے ہیں جو اُس میں سے ایک گھونٹ پیتا ہے،خدااسکے دل کو نور سے بھر دیتا ہے اور قیامت میں بڑے عذاب سے امن میں رکھے گا۔۔۔۔ جو شخص وہاں ایک رات گذارے حق تعالیٰ اسکے لئے

قیامت تک صابرین □ قائمین ،راکعین اور ساجدین کا ثـواب لکھ دیتـا
□□□

نــبی کــریم □ ن□ فرمایــا □□□□اُســ□ عکــاء ک□ا جــا تــا □□ اُس ک□
مچھروں میں س□ جس شخص کو ایک مچھر کـاٹ ل□ تـو ی□ خـدا ک□
نزدیک زخم کاری س□ بھی افضل □□ □خـبردار جـو اس میں اذان د□
تـو جتـنی دور تـک اُسـکی اذان کی آواز پ□نچ□ اتـنی □ی جگ□ اسـ□
جنت میں مل□ گی□اور جو شحص سـات دن تـک اس میں بیٹھـا ر□□
دشمن ک□ مقابل تـو الل□ تعـالیٰ اسـکا حشـر خضـر علی□ السـلام ک□
ساتھ کر□ گا□ اور فزع اکبر س□ محفوظ رکھ□ گا□

نبی کریم □ ن□ فرمایا جن میں ب□ت سـ□ بادشـا□ اور سـردار □ونگ□
اور عکا ک□ فقراء جنت ک□ بادشا□ اور سـردار □یں □ اور یقینـاً عکـا
میں ایک م□ین□ دوسر□ مقـاموں پـر ایـک □زار سـال ر□ن□ ک□ برابـر
□□□

قارئین ملاحظ□ فرمائیں ی□ حدیثیں کیـا معلـوم ک□اں سـ□ انھـوں ن□
اخذ کیں□ کیونک□ اس کا حوال□ بھی ن□یں دیا اور کتنی بڑی جسارت
کی اسکا انداز□ دنیـا میں تـو ن□یں لـگ سـکتا □اں مگـر آخـرت میں
ضرور لگ□ گا□

ب□ائیوں کی زکوٰۃ

مرزا علی محمد باب ن□ اپنی کتاب بیان میں جـو حکم زکـوٰۃ دیـا □□
اسـکو ب□اء الل□ ن□ اقـدس میں نقـل کیـا □□ اور و□ ی□ □□”والـذی
نملک مائ□ مثقال من الـذهب فتسعة عشـر مثقـال لل□ فـاطر الارض
والسماء“ یعنی” جس شخص کو سو مثقال سونا کی ملکیت حاصـل
□و اس میں سـ□ انیس مثقـال سـونا زمین و آسـمان ک□ پیـدا کـرن□
وال□ خـــدا (ب□اء الل□) کـــو د□□“ لیکن اس ک□ بعـــد ب□اء الل□ ن□ □ی
کتاب اقدس میں لکھا □□□

کتب علیکم تذکیة الاقوات وما دونها بـالزکوة هـذا مـا حکم ب□ مـنزل
الایات فی هذا الرق المنیع سوف نفصـل لکم نصـا بهـا“ک□ ا□ل ب□اء

کتاب اقدس کے اتارنے والے نے اس معزز صحیفے میں فرض کیا ہے
کہ تم اپنے کھانے کی چیزوں اوردوسری چیزوں کو زکوٰۃ دے کر پاک
کرو اور جس نصاب سے زکوٰت دینی چاہئے اسکا ذکر ہم پھر بعد
میں کریں گے اور پھر کوئی حکم ہی نہیں ہتو یہ تو نہ مکمل
شریعت ہوگئی ۔ ارے مکمل شریعت کو منسوخ کرنے والے کم ازکم
مکمل شریعت تو لے کر آیا ہوتا۔

بہائیوں میں خطبے اور وعظ منبر پر منع ہے۔

بہاء اللہ نے کتاب اقدس میں ارشاد فرمایا " قد منعتم عن الار تقاء
الی المنا بر من ارادان یتلو اعلیکم ایات اللہ فلیقعد علی السریر"
یعنی"اے اہل بہاء منبروں پر چڑھ کر خطبے اور وعظ کہنا تمہارے
لئے منا ہے ۔جو شخص تمہارے آگے اللہ کی آیات پڑ ھنا چاہتا ہے
وہ چوکی یا تخت پر بیٹھ کر تمہیں وعظ یا لیکچر دے۔ ملاحظہ
فرمایا آپ نے صرف اور صرف اسلامی احکام کی ضد میں منبر پر
بیٹھنے کی مذمت کی گئی ہے اور چوکی پر بیٹھنے کا حکم دیا گیا
ہے۔

بہائیوں میں ہاتھ چومنا حرام ہے۔

کتاب اقدس میں ایک طرف یہ حکم ہے کہ " قد حرم علیکم تقبیل
الایادی" یعنی" بیشک تم پر ہاتھوں کا چومنا حرام قرار دیا ایا
ہے۔" تو دوسری طرف عبدالبہاء صاحب مکاتیب کی
جلد ۳/ صفحہ ۴۰۸ /پر لکھتے ہیں کہ" ان جوان نورانی (عبدالوہاب
بابی) برخواست در قصی درنہایت مرودرد پیش گاہے حضور نمود
بعد دست مبارک پر بوسید ورسم وداغ مجری داشت" یعنی" وہ
جوان نورانی مرد عبدالوہاب بابی اٹھا اور نہایت مرود کی حالت
میں بہاء اللہ کے سامنے رقص کیا اور بہاء اللہ کے ہاتھوں کو چوما
اور رخصت ہوا۔ یہی نہیں بلکہ بدائع الاثار سفر نامہ عبدالبہاء
جلد ۲/ صفحہ۳۱،۲۱۱،۳۴۰/پر باقائدہ عبدالبہاء کے ہاتھ چومنے کا
ذکر ہے ۔ اگر یہ ہاتھ چومنے کا حکم بہاء اللہ اور عبدالبہاء کے لئے
نہیں تھا تو کتاب اقدس میں یہ بات واضح کرنا چاہئے تھا ۔ ورنہ یہ
تو منافقت کی دلیل ہے کہ قول کچھ اور فعل کچھ بات یہی نہیں
ختم ہوتی بلکہ عبدالبہاء نے تو قدم بھی چموائے ہیں دیکھئے بدائع

الاثارج ۱/ صفحہ ۳۶۷/ پر فلادلفیا کے بہائیوں کیلئے بیان ہوا ہے
”فوراً ہجوم آوردہ روئے قدم مبارک افتادند“یعنی کہ ”وہ لوگ
عبدالبہاء کو دیکھ کر فوراً ان کے قدموں پر گر پڑے۔“ منکسر مزاج
لوگ یہ سب ہاتھی کے دانت دیکھانے کے اور کھانے کے اور بہترین
تفسیر کررہے ہو سچ ہے کہاں تو ہاتھ چومنا حرام قرار دیتے ہو
اور کہاں عبدالبہا صاحب صفحہ ۴۰۱/کہ بدائع الاثار جلد ۱/ میں
لکھتے ہیں ہ” چوں دستہ دستہ احباب قدم و جدید بزیارت جمال
انور مشرف می شدند با حال این و آہ ناغررو ئے جون ماہ بودند و
مساجد و طائف طلعت عبداللہ اکثر گریان ونالان بودند “ یعنی”جب
عبدالبہاء ایک مقام سے دوسرے مقام کی طرف رخصت ہونے کو
تھے تو پرانے اور نئے بہائی انکی زیارت کے لئے آنا شروع ہوئے اور
انکے چہرے کو دیکھ کر روتے ہوئے انکا طواف اور سجدہ کرتے
تھے۔“حقیقت یہ ہے کہ باپ بھی خدا بیٹا بھی خدا اور ان سب کے
باوجود چھوٹی سی چیونٹی بھی

بہائیوں کے یہاں انیس برس بعد گھر کا تمام سامان بدلنا واجب ہے

کتاب اقدس میں حکم ہے۔ ”کتب علیکم تجدید اسباب البیت بعد
النقضاء تسعہ عشر ستہ“اے اہل بہاء تم پر واجب ہے کہ انیس
سال بعد گھر کا سارا سامان بدل دو۔ پتہ نہیں کیوں بیت العدل کو
حبا کرنے کو کیوں نہیں کہا۔ کیونکہ بہائیوں کے یہاں یہ چیز بہت
عام ہے کہ اگر کوئی مرجائے تو اسکی گھڑی سے لیکر بستر و تکیہ
تک نیلام کردی جاتی ہے اور وہ پیسہ ادارہ کو دیدیا جاتا ہے۔

گوشت کھانے کے بارے میں باپ بیٹے میں اختلاف

بہاء اللہ نے کتاب مبین میں تاکیدکی ” ولاتجتنبوا اللحوم“کہ گوشت
کھانے سے پرہیز نہ کروہ لیکن عبدالبہاء صاحب نے اس حکم بہاء
اللّٰہی کو ان الفاظ میں منسوخ کردیا۔”خوراک انسان گوشت
نیست چہ کہ درایجاد آلات گوشت خوری دادہ نشدہ“ (بدائع
الاثارج ۱/صفحہ ۲۷۳/) یعنی انسان کی خوراک گوشت نہیں ہے
کیونکہ انسان کو گوشت کھانے والے آلات نہیں دئیے گئے ہیں ۔ یہ
باپ بیٹوں میں تضاد ، بھائی بھائی میں تضاد، بیویاں رکھنے میں

تضاد ہاتھ کو بوسہ دینے کے حکم میں تضاد پھر بھی بے حیائی کی طرح نہیں صاحب ہم تو اتحاد کے شیدا ہیں۔اتحاد ہمارا نصب العین ہے ۔ اے کاش کہ کوئی بہائی ان تفرقوں کو غیر متعصبانہ نظر سے دیکھتا اور اپنے اس نغمے بے حیائی و نفاق کو بدل دیتا ۔ لیکن نہ جانے کیا تمام بہائیوں کو کھلا پلا دیا گیا ہے کہ سب کی عقل عکا کی طرف لگی ہوئی ہے۔

چور کی سزا

ملاحظہ فرمائیے چور کیلئے بہاء اللہ نے اقدس میں جو حکم نافذ کیا ہے اس میں بھی کیسی امنیت جھلکتی ہے۔ ”قد کتب علی السارق النفی والحبس وفی الثالث فا جعلو افی جبینہ علامۃ یعرف بھا۔ ترجمہ۔ بے شک چور کیلئے یہ حکم لکھ دیا گیا ہے کہ (پہلی بار چوری کرنے پر) جلا وطن کیا جائے (دوسری بار چوری کرنے پر) قید کی سزا دی جائے اور اگر تیسری دفعہ پھر چوری کرتا ہوا ملے تو اسکی پیشانی پر کوئی ایسا داغ دیا جائے جس سے پہچانا جائے کہ یہ چور ہے ۔“
ملاحظہ فرمائیے اس حکم میں کتنی کمیاں ہیں ۔

پہلی بار اگر چور پکڑا جائے تو جلاوطن کردیاجائے پھر وہاں چوری کرے گا پھر وہ پہلی بار ہوگا وہاں سے بھی جلاوطن کر دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ کبھی اسکا دوسری بار ہوگا ہی نہیں ۔ حقیقت یہ ہے کہ جس کسی نے حق سے منہ موڑا وہ پھر گمراہ و ذلیل ہوا۔ کہاں یہ دشواری کہ چور کے پہلی دفعہ کا حساب ہی رکھنا دشوار اور کہاں اسلامی تعلیمات میں ایک جگہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہ کے زمانے کا وہ واقعہ ملتا ہے کہ جب ایک چور پکڑ کر آپ کے سامنے لایا گیا تو چور نے گڑ گڑانا شروع کیا اور عاجزی ظاہر کی یہ کہہ کر کہ بڑا مجبور تھا اور پہلی بار چوری کی ہے آپ نے بڑے اعتماد سے فرمایا تو جھوٹا ہے میرا اور تیرا خدا ستارا العیوب یعنی عیبوں کو چھپانے والا ہے وہ پہلی بار گناہ کے بجا لانے پر کسی کو پکڑواتا نہیں ہے لیکن جب آدمی اس برے کام کا عادی ہو جاتا ہے تب اللہ سبحان و تعالیٰ اس کے عیب کو آشکار کردیتا ہے ارے میرا خدا تو کسی پرندے کو بھی شکاری کا شکار

نہیں بننے دیتا جب تک وہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس
میں کمی نہیں کردیتا اے کاش کہ بہاء اللہ ان اسلامی روایات سے
آگاہ ہوتے تو ایسے لغو احکام صادر نہ کرتے۔

اور پھر تیسری بار اسکے ماتھے پر نشان لگا کر اسے لائسنس چور
نبا دیا جائے تاکہ لوگ اب ڈر کر خود ہی اپنا مال اسے دے دیں۔

اور اگر تیسری بار کے بعد بھی چور کرے تو ممکن ہے بہاء اللہ کے
ماننے والے بھی وہی جواب دیں جو میں نے عرض کیا کہ اسے
ضرورت ہی نہیں پڑے گی لوگ خود اسے اپنا مال دیدیں گے اور اب
کریں بھی تو کیا اسکے پاس تو لائسنس ہے نہ ، جو خود ساختہ
خدا ایک معمولی چور کی سزا نہ معین کرپائے اسکے مذہب اور
نمائندوں کے بارے میں جو کچھ کہا جائے کم ہے۔

قتل، قتل خطاء اور گھر جلانے کی سزا

قتل اور گھر جلا نے کے با ر ے میں کتا ب اقدس میں یو ں
رقمطر از ہیں من احر ق یستامتعمداً فاحرقوہ من قتل
نفسا عامدافاقتلوہ ... .وان تحکموالھماحبساابدیالاباس علیکم
ترجمہ۔ جو شخص کسی کے گھر کو جا ن بوجھ کر جلات ہے اس
کو جلادیاجائے اورجوکسی کوجان بوجھ کرقتل کرے اس اسے قتل
کرڈالواوراگران دونوں کیلئے عمرقیدلگادی جائے توبھی کوئی بات
نہیں .

قتل خطاء یعنی قتل کے ارادے سے نہ مارا ہولیکن شخص مرگیا ہو
اسکے لئے کتاب اقدس میں یوں حکم جاری ہو ا من قتل نفسا خطا
فلہ د یة مسلة الی اهلہا وھی ماتہ مشقال من الذب ترجمہ۔
اگرکسی نے کسی کوخطاء کی بناء پرقتل کردیا واسے اسکے وارثوں
کوسومشقال سونادیت کے طورپردیناہوگا .

ملاحظ فرمایاآپ نے کون قاتل کہے گا میں نے جان بو جھ کر قتل کیا
سب یہی کہیں گے کہ میں مارنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا اس لئے
پہلے احکام کا کوئی مطلب نہیں ہو تا اسکے علاوہ آج کے دور میں

سو مشقال سونا دینا کس کے لئے ممکن ہے جب کہ ایک مشقال سونا ساڑھے چار ماشے کا ہوتا ہے اور پھر یہ دعویٰ کہ یہ مذہب جدید ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے قوانین بیان کرتا ہے میں نے ایک بہائی سے سوال کیا کہ اگر کسی کے پاس نہ ہو اور اسنے قتل جان بوجھ کر نہ کیا ہو تو ، مسکرا کر جواب دیا بہاء اللہ کا ایک عام سا جواب یہ ہے کہ المفلس فی امان اللہ مفلس(جس کے پاس نہیں ہے) اسکو معاف کردیا جائے گا۔ پھر کیا حل خود بخود نکل آیا ۔ قتل کرو ۔کہو جان بوجھ کر نہیں قتل کیا اور سو مثقال دینے کو بھی نہیں ہیں ۔ اب بہائیت کی تاریک قتل و غارت گیر تاریخ قطعی شرعی سمجھ میں آنے لگی۔اس لئے تو بہاء اللہ عبا س آفندی اور شوغی آفندی نے قتل و غارت گیری کا بازار گرم رکھا۔

آخر میں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مرنے کے بعد کے احکام بھی قارئین کے سامنے رکھدوں تا کہ قارئین تشنے نہ رہ جائیں حالانکہ بہائی حضرات قیامت اسی دنیا کو کہتے ہیں اور مرنے کے بعد کے حساب و کتاب جزا اور سزا وغیرہ کے قائل ہی نہیں تو سب سے بڑا سوال تو یہ ہے کہ پھر مرنے کے بعد کے احکام کی ضرورت ہی کیا ہے اور سچ پوچھے تو کسی بھی قانون کی ضرورت نہیں ۔ یہی نہیں یہاں پہنچ کر سمجھ میں آرہا ہے کہ بہاء اللہ نے الوہیت کا دعویٰ کیوں کیا کیونکہ بقول انکے یہ ایام قیامت ہیں اور روز قیامت تو صرف اللہ کی حکومت ہوگی۔ نبی اور رسول اپنی نبوت اور رسالت کے فرائض سے سبکدوش ہوچکے ہونگے ۔ بہاء اللہ نے پہلے نبوت کا اعلان کیا تاکہ روز قیامت کا اعلان کردیں اور جب لوگ ایمان لے آئے تو الوہیت کا اعلان کردیا۔

بہائیوں کا کفن

کتاب اقدس بہاء اللہ میں ہے کہ ”ان تکفنوہ فی خمسة اثواب من الحریراولقطن“ترجمہ ہے مردوں کو پانچ کپڑوں کا کفن پہناؤ جو ریشمی یا سوت کے ہوں۔“ لیجئے صاحب کفن بھی پانچ کپڑوں میں ہو۔ اور کیسا ہو وہ پانچ کپڑے مثلاً کرتا، لنگ اور چادر وغیرہ کی کوئی وضاحت نہیں ہے۔

میت کو ایک گھنٹے سے زائد فاصلے پر لے جانا حرام ہے۔

بہاء اللہ نے کتاب اقدس میں تحریر فرمایا ہے کہ”حرم علیکم نقـل المیت ازیدمن متنافة ساعة لمن المدینة ادفنوہ بالروح والریحان فی مکان قریب۔“یعنی”میت کو ایک گھنٹے سـے زیـادہ کی مسافت طے کر کے لیجا کر دفن کرنا حرام ہے۔ کاش کسی بہائی نے آج تک اس حکم کے زیرنظر یہ تو سوچ لیا ہوتا کہ پھر علی محمد (ملقب بہ باب) کو تبریز سے فلسطین کے علاقے حیفا میں لاکر کیـوں دفن کیـا گیا تبریز (جو ایران میں واقع ہے) سے حیفا(جو فلسـطین میں واقـع ہے) کی مسافت ایک گھنٹے سے کم ہے؟ اور پھــر یہ واقعہ بھی کب رونما ہوا مـرزا علی محمـد بـاب ۱۲۶۶ھ میں تـبریز میں دفن ہوئے اوووع۱۳۱۳ھ میں انکـو قـبر کھـود کـر حیفـا لے جایـا گیـا۔(دیکھـئے بہائیوں کــــا رســــالہ تســــع عشــــریہ نطق۱۷،۱۶ اور مکــــاتب ج ۱/صفحہ ۲۹۲) یعنی ۴۷ سال بعد پتہ نہیں کیا لے گئے ؟ اور کیــوں لے گئے ؟ لے بھی گئے یا نہیں یا صرف بازار گـرم کـرنے کے لـئے قـبر بنا دیا تاکہ لوگ آکر اپنے اپنے عطیـات دالـتے جـائیں ایـران کے شـہر تبریز میں تو کوئی عطیات ڈالتا نہیں اورڈالتا بھی تـو انکـو نہ ملتـا۔ ورنہ اور کیا وجہ ہو سکتی ہے؟ دنیـا کـا کـوئی بہائی مجھے اس کی معتبر وجہ بتادے۔ مـذہب اورسـائنس میں ہم آہنگی کـا نغمہ گـانے والو ذرا سائنس کی طرف رخ کرکے تو پوچھو کہ ۴۷/سال بعـدمردہ کا کون سا عضو آپکو صحیح و سالم ملے گا؟

نماز جنازہ میں کیا پڑھا جائے

ادعیہ محبو بہ بہاء اللہ صفحہ ۲۱۵،۲۱۴ /پر نمازجنـازہ کیلـئے یـوں رقمطـراز ہے ہیں۔”قـد نـزلت فی صـلوة المیت سنة تکبـیرات۔۔ والذی عندہ علم القراة لہ ان یقرء مانزل قبلهـا والاعفـا اللہ عنہ۔“ ترجمہ: نمازجنازہ کی چھ تکبـیریں ہونگی جـو شـخص پڑھنـا چـاہے اسے چاہئے کہ جو کچھ اس سے پہلے (ادعیہ محبوبہ صفحہ ۲۱۵/۲۱۴/پر) اتارا گیاوہ پڑھے اور جسے نہ آتا ہو اسے معاف ہے۔

باب صاحب فرماتے ہیں ہ”ولے کسے مقدم نہ ایستد کل در صـفوف خودقائمانمــــاز گـــذار نـــدبراو بقصـــد فـــرادی ولے در صــــورت

جماعتہ“(بیان فارسی) ترجمہ”نماز جنازہ میں کوئی شخص بطور امام کے آگے کھڑا نہ ہو جماعت جمع ہو مگر ہر شخص اپنی الگ نماز جنازہ پڑھے۔“

بہائی مردوں کو کس رخ دفن کیا جائے

ایک عشق آباد کے بہائی نے عباس آفندی سے سوال کیا کہ بہائی فرقہ کے مردوں کو قبر میں کس رخ دفن کرنا چاہئے؟ انہوں نے جو جواب دیا وہ آج بھی مکاتب ج ۳/ صفحہ ۲۸۷/ پر بایں الفاظ میں موجود ہیں” اما قضیہ دفن اموات ہنوز اگر بقرار سابق باشد بہتر ابست زیر ابنائد نوعے نمود کہ میان آشناو بیگانہ بکلی فسبح وجدائیافنند زیرا جدائی مانع از تبلیغ است وچون زمانہ آید کہ اجرائیاحکام بحیج وجہ وسب وحشت قلوب نگر دوامراللہ اعلان شود آن وقت در ترکستان بایداز شرق بغرب مائل بشمال کنند واموات راسر بقبلہ و پابشمال دفن نمائند۔“ترجمہ۔۔۔”۔ تم نے جو سوال مردوں کے دفن کرنے کے متعلق کیا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ اگر ابھی مردے اس طرح دفن کئے جائیں کہ جس طرح پہلے دفن ہوتے تھے تو یہ بہتر ہے کیونکہ مردوں کے دفن کرنے میں ابھی سے ایسا طریقہ اختیار نہیں کرنا چاہئے جس اپنوں (بہائیوں) اور بیگانوں (غیر بہائیوں) میں بالکل جدائی واقع ہوجائے تبلیغ میں روک ہوتی ہے اور جب وہ زمانہ آجائے کہ بہائی مذہب کے حکموں کو جاری کرنا کسی طرح لوگوں کیلئے دلی نفرت کا موجب نہ بنے اور اس مذہب کا اعلان ہو جائے تواس وقت روسی ترکستان میں یہ ہونا چاہئیے نمازمیں منہ مشرق سے مغرب کی طرف ذرا شماک کو جھکے ہوئے رکھا جائے اور مردوں کو اس طرح دفن کیا جائے کہ سر زری قبلہ (عکا) کی طرف ہو اور پاوٗں شمال کی طرف ہو“

امید ہے اس چھوٹے سے احکام بہائی کے مضمون نے قارئین کو یہ بات ذہن نشین کرادی ہوگی کہ بہائیت نہ کسی مذہب کا نام ہے اور نہ انسان دوست لوگ اس کے ماننے والے ہوسکتے ہیں بلکہ یہ دشمن اسلام ہیں۔ اور اسلام مخالف سازشوں نے اسے اسلام کے خلاف اٹھایا ہے اور ان کے فاجر عقائد کے بعد احکام خدا کی کھلی

طور پر مخالفت نے یہ باکل ثابت کردیا ہے کہ یہ لوگ کافر ہیں اور
ان لوگوں سے کسی قسم کا ربط رکھنا یا شادی بیاہ کرنا قطعاً
ناجائز ہے اور نبی کریمﷺ کے لئے باعث ناراضگی ہے اس لئے
ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم مسلمانان نبی کریم نہ صرف انکا
سماجی بائیکاٹ بلکہ اس ایمان دشمن سازش کو اپنے قریب ہی
نہ کھڑا کریں۔ علماء اسلام سے خاص طور سے التماس ہے کہ وہ
کوئی بھی نکاح پڑھنے سے پہلے فریقین سے نبی کریم ﷺ کی آخری
نبوت اور آخری رسالت کا تحریری اقرار حاصل کرلیں کیونکہ یہ
لوگ کبھی کبھی اسلامی نکاح کرکے پھر بہائی شادی بھی کراتے
ہیں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دشمنان نبی کریمﷺ سے
لڑتے لڑتے موت دے اور شہادت کے درجے پر فائز کریں۔

بہائی تعلیمات ایک فریب

آج بہائی حضرات لوگوں کو ہم خیال و ہم مذہب بنانے کیلئے جو
آلۂ کار استعمال کرتے ہیں وہ بارہ اُصولوں میں سے سات ایسے
اُصول ہیں جن کا کم و بیش ایک ہی مقصد ہے۔۔ یعنی سات اُصول
کا مطلب گھوم پھر کر ایک ہی نکلتا ہے بلکہ ایک ہی لفظ نکلتا ہے
اور وہ ہے "اتحاد"چنانچہ قرن بدیع مصنفہ ولی عزیز امر اللہ
شوقی آفندی ربّانی کے اردو مترجم پروفیسر سیّد ارتضیٰ حسین
عابدی فاضل نو گا نوی نشر موسسد مطبوعات ملی بہائیان ،
پاکستان ۱۹۴۴ء نے صفحہ ۱۹ پر لکھا ہے ۔ سطر نمبر ۱۱۔ ۱۰
"موجودہ دنیا کے بہترین دماغوں کی امیدوں اور خیالات کا خلاصہ
اور جوہر و نتیجہ وہی بارہ اصول قرار پائے ہیں۔ جو حضرت
عبدالبہاء نے نہایت سادہ الفاظ میں بیان فرمادیئے تھے۔۔۔۔"
قارئین ملاحظہ فرمائیں ان چھوٹی سی دوسطروں میں کتنی دقیق
باتوں کی طرف اشارہ ہے۔۔

"موجودہ دنیا کی بہترین دماغوں۔۔۔۔" جملہ خود یہ بتا رہا ہے
کہ اس تنظیم اور ان اصولوں کے پیچھے دنیا کے بہترین دماغ کام کر
رہے ہیں۔ اور وہ اسرائیل ،امریکہ اور روس جیسی انسان دشمن
اور خصوصاً اسلام دشمن لوگوں کے علاوہ اور کون ہوسکتا ہے ؟
جس کی ترجمانی عبدالبہاء نے ۵/نومبر ۱۹۱۲ ءء کی تقریر میں

کھلے الفاظ میں یوں کی ہے Cincinnati, Ohio, America is a noble nation, a standard bearer of peace (Narrated from the book "throughout the world ------ of "The Promised Day is come " by shoghi Effendi page 5 before preface.
ترجمہ: امریکہ ایک باشرف ملک ہے۔ اس دنیا میں امن وامان کا علم بردار ہے۔

یہ بارہ اصول جناب عبدالبہاء نے بنائے ہیں نہ کہ بہاء اللہ نے یعنی بہاء اللہ اور ان سے پہلے مرزا یحیٰ نوری اور مرزا علی محمد باب سب اس مقصد کے تحت نہیں آئے تھے۔ اور چونکہ ان لوگوں نے اتحاد کے خلاف کام کیا اسلئے عبدالبہاء نے اتحاد کا نعرہ بلند کرنا شروع کیا۔ لیکن سب سے بڑا سوال تو یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا عبدالبہاء خود نبی تھے؟ ملاحظہ فرمایئے باپ بیٹے کے کلام میں اختلاف جناب عبدالبہاء صاحب بدائع الاثار جلد دوم صفحہ ۵۸۔ ۵۷ مطبوعہ کریمی پریس ، بمبئی۱۳۴۰ ئھ مطابق ۱۹۲۱ ءء "حضرت عبدالبہاء پیغمبر مشرق۔۔۔۔۔۔" "یعنی عبدالبہاء اہلِ مشرق کے لئے پیغمبر تھے" جب کہ بہاء اللہ صاحب نے فرمایا تھا کہ آئندہ ایک ہزار سال تک کوئی پیغمبر نہیں آئے گا یا اگر آئے بھی تو وہ جھوٹا ہوگا‘‘(کتاب الاقدس: صفحہ/۱۱)

وہ سات اصول ملاحظہ فرمائیے۔ (۱) سیاسی دنیا میں اتحاد۔(۲) دنیاوی معاملات کے متعلق خیالات میں اتحاد۔ (۳) آزادی میں اتحاد (۴) دینی اتحاد (۵) قومی اتحاد (۶) نسلی اتحاد (۷) زبان کااتحاد ۔

دل یہ چاہتا ہے کہ جناب عبدالبہاء صاحب یا شوقی آفندی صاحب ہوتے تو ان سے باز پرس کر کے مندرجہ ذیل سوالات کے جواب حاصل کر لیتا اور ان لوگوں کی غیر موجودگی میں یہ ذمہ داری مترجم عالی مقام جناب پروفیسر ارتضیٰ حسین صاحب عابدی فاضل نوگانوی پر عائد ہوتی ہے اور اگر وہ بھی زندہ نہ ہوں تو پھر یونیورس ہاؤس آف جسٹس ہی یہ کام انجام دیں کہ وہ ان

سوالوں کے جوابات پہلے تو مذہبِ بہائیت کے رہنماؤں کو تعلیم دیں اور پھر ہم لوگوں تک پہنچانے کی کوشش کریں۔

”آزادی میں اتحاد“ کا کیا مطلب ہو تا ہے؟ آیا آزادی کے لئے متحد ہونا ہے یا آزادی کے بعد متحد ہونا ہے؟ اگر آزادی کے لئے متحد ہونا ہے تو آزادی ملتی ہی ہے۔ متحد ہونے پر متحد ہونے کے بعد کونسی نئی بات بتائی ان بہترین دماغ والوں نے اور آزادی کے بعد متحد ہونا کیا مطلب رکھتا ہے؟

اُس کے علاوہ ”دینی اتحاد“ سے کیا مطلب ہے ؟ کیا اس سے یہ مطلب ہے کہ تمام لوگ ایک دین کے ماننے والے ہوجائیں تو یہ بہترین دماغ والوں کی کم علمی ہے۔ حدیث شریف میں ایک جگہ یہ آیا ہے کہ حضرت موسیٰ علی نبینا نے ایک بار اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے درخواست کی کہ اے خدا تمام لوگوں کو میرا ماننے والا اور ہم خیال بنادے تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا موسیٰ یہ چیز تو میں نے خود اپنے لئے نہیں کی۔ اس حدیث شریف کو مدِّنظر رکھتے ہوئے یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ تمام بنی نوع انسان مل کر دینی اتحاد نہ قائم کر پائیں گے۔ اب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ بہائیوں کے خدا بہاء اللہ نے جب یہ دیکھا کہ مسلمانوں کے خدا نے اس نعرے سے کنارہ کشی اختیار کرلی ہے تو اب میں کرنے کی کوشش کروں۔ لیکن صد افسوس کہ کامیابی کے آثار ۱۸۹۲ ء یعنی معموریت عبدالبہاء سے لیکر آج تک ۲۰۰۶ءء ۱۱۴ سال میں ایک فی صد بھی نہیں دیکھائی دیتا بلکہ نفی ایک فی صد ضرور دکھائی دیتا ہے اور وہ بہائیت میں خود پھوٹ پڑنا ہے ایک Third Generation Bahaiاور دوسری Oxthodox Bahai۔

دینی اتحاد کے بعد ” قومی اتحاد“ اور ”نسلی اتحاد“ کا مفہوم سمجھنے سے ہماری عقلیں حیران ہیں۔ خصوصاً ”نسلی اتحاد“ ہاں اسکا مفہوم صرف اُسی وقت سمجھ میں آسکتا ہے جب بدشت کے میدان پر ایک طائرانہ نظر کریں اور بہائیت کی معصوم ترین عورت کی زبان مبارک سے یہ جملہ گوشۂ مبارک تک پہنچیں کہ ”باپ کو حق ہے کہ وہ کسی کی بیوی کسی کو دے۔“ اور جب

باپوں کا انکشاف نہ ہو پائے گا تب ہی نسل کا پتہ نہ لگ پائے گا ورنہ حلال زادہ ہوگا تو نسل میں انفرادیت ہوگی، اتحاد نہ ہوگا۔

”زبان کا اتحاد“ بہائی حضرات اتنے عظیم عرصہ میں کم از کم اُس زبان کی حروف تہجی سے ہی آگاہ کردیں۔جب مسلمان نبی کریم کی بتائی ہوئی احادیث کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے حضرت مہدیپر عقیدہ رکھتے ہیں اور انکے ظہور کا انتظار کرتے ہیں تو مذاق اڑاتے ہو اور بیچارے بہائی ڈیڑھ سو سال سے نیٔ زبان کے حروف تہجی کا انتظار کر رہے ہیں نہ جانے کب وجود میں آتی ہے۔

”سیاست میں اتحاد“ کیا مضحکہ خیز اصول ہے۔ سیاست میں اگر اتحاد ہوجائے تو پھر سیاست کس کا نام ہے اور اگر سیاسی پارٹی کے مخالفین نہ ہوں تو پھر حکومت من مانی کرنے لگتی ہے اور عوام الناس کا خون چوسنے پر آمادہ ہوجاتی ہے۔ اب معلوم ہوا بہائیت کا مقصد اور سیاست میں اتحاد کا مطلب۔ اور اگر ہر چیز میں اتحاد ہی اتحاد ہوجائے تو پھر شناخت بھی تو مشکل ہوجائے۔

اچھا آئیے ایک نظر مذہب بہائیت پر بھی کریں کہ اُس میں خو د کتنا اتحاد پایا جاتا ہے۔

۱:- مرزا یحیٰ نوری ملقب صبح بہ ازل اور مرزا حسین علیملقب بہ بہاء اللہ میں آپس میں اتحادپروفیسر براؤن نے اپنی کتاب ”مٹیریلز فور دی اسٹڈی آف بابی اینڈ بہائی ریلیجن“ میں ۵/ربیع لآخر ۱۲۸۵ ئھ کا ترکی زبان کا فرمانِ حکومتِ عثمانی مع فارسی ترجمہ شائع کیا ہے۔جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ”مرزا حسین علی اور ازل کے ساتھیوں نے باہمی دشمنی کی اور مرزا آقا جان ، شیخ علی سیاہ، مرزا حسین علی وغیرہ فسادی کاموں میں مصروف ہوئے۔ اس لئے حکم ہوا کہ صبح ازل اور اسکے رفیق جزیرہ قبرس کو اور مرزا حسین علی بہاء ، آقان جان اور بہاء کے د یگر مرید عکا کو جلا وطن کئے جائیں۔“ ملاحظہ فرمایا آپ نے یہ سیاسی اتحاد کا دعویٰ کرنے والے د و بھائی آپس میں ایک وطن میں نہیں رہ سکتے اور حکومت کو دو الگ الگ جگہیں بھیجنا پڑتا ہے اور یہ طریقہ کا

ر صرف ترکی حکومت نے ہی نہیں اپنایا بلکہ جہاں جہاں یہ لوگ جاتے ہیں یہی طریقہ اختیار کرتے ہیں۔ زبان سے حکومت کی حمایت کا نغمہ گائیں گے اور عمل سے حکومت کی خلاف ورزی کریں گے۔

۲- بہائیوں نے سیّد محمد اصفہانی، آقا جان کاشانی، مرزا رضا قلی اور مرزا نصراللہ تفرشی کو محمود خان کج کلاہ کے ساتھ ۲۲/جنوری ۱۸۷۶ ءء کو عکا میں قتل کردیا ۔ جس کی باداش میں جناب بہاء ان کے فرزند جناب عبدالبہاء و مرزا محمد علی چھ ماہ جیل کی قید کاٹ کر رہا ہوئے اور باقی بہا ئیوں کو سات سال اور بعض کو پندرہ سال کی سزا ملی۔“ (نگاشتہ حاجی مفتون یزدی ص ۲۳۲) قارئین ملاحظہ فرمائیں یہ تو بالکل ویسا ہی واقعہ ہوگیا جو بنی اسرائیل میں واقع ہوا تھا جس کا ذکر سورہ بقرہ میں اللہ نے کیا ہے کہ ایک بھائی نے دوسرے بھایٔ کو قتل کیا اور گھر جا کر تلوار میان میں صاف کر کے گھر سے باہر نکلا یہ نعرے لگاتے ہوئے کہ میرے بھائی کو کس نے قتل کیا مجھے اس کا بدلہ لینا ہے ہے۔ بالکل اسی طرح بہائی حضرات دنیا میں قتل و غارت گیری پھیلانے کے بعد اب اتحاد کا نعرہ بلند کرنے چلے اس لئے حدیث شریف میں آیا ہے کہ قرآن ہدایت کا چراغ ہے ہر اندھیرے میں اور گمراہی میں۔

۳- ”بہائیوں نے استاد محمد علی سلما نی اور دو اور ازلیوں کو مار کر ان کی لاشوں کو خان عکا کے مکان کی دیوار کے شگاف میں چھپادیا۔ جب بد بو پھیلی تو بہائیوں نے روپئے دے کر جھوٹی گواہی دلوائی کہ یہ اپنے سے مرے ہیں“
نگاشتہ حاجی مفتون یزدی ص ۲۳۲۔

۴- پروفیسر براؤن نے فارسی مقدمہ نقطہ ألکاف میں تحریر فرمایا ہے کہ ” حروف حي (وہ لوگ جو مرزا علی باب پر سب سے پہلے ایمان لائے تھے)میں سے آقا سیّد علی عرب تبریزی اور ملا رجب علی کربلا میں ان کے بھائی آقا محمد علی اصفہان ایران اور حاجی مرزا احمد کاشانی برادر مرزا جانی بغداد میں (مصنف

نقطۃالکاف) اور حاجی مرزامحمد رضا، حاجی ابراہیم، حاجی جعفر، حسین علی، آقا ابوا لقاسم کاشانی اور مرزا بزرگ کرمانشاہی، مختلف مقامات پر بہائیوں کے ہاتھوں قتل ہوئے کیونکہ وہ تھے توبابی لیکن بہاء اللہ کی الوہی کے مخالف تھے۔“

۵- مرزا یحیٰ نوری ملقب بہ صبح ازل اور مرزا حسین علی ملقب بہ بہاء اللہ دونوں بھائی ایک دوسرے کو ظلم و جور کا الزام دیتے رہے۔ ازل کا گذارہ ۱۱۹۳ ماہوار پر ہوتا تھا۔ بہاء اللہ نے عثمانی حکومت سے شکایت کر کے بند کر وادیا۔ اور مفلسی کی حالت میں مرزا یحییٰ نوری نے ۲۹/ اپریل ۱۹۱۲ ءء کو وفات پائی۔ اور اس کا جنازہ اٹھانے کو کوئی بہائی یا ازلی موجود نہ تھا۔مٹیر یلز براؤن ص ۲۴

۶- ازل کا بڑا بیٹا غربت کی وجہ سے قبرس میں ریلوے قلی کا کام کر کے روٹی کماتا رہا۔ ایک لڑکا رضوان علی عیسائی ہوگیا اور اس نے اپنا نام کنٹائینۃ ایرانی رکھا۔ مٹیر یلز براؤن ص ۳۱۴۔

بہاء اللہ کے آخری ایّام

براؤن نے اپنی کتاب مٹیر یلز کے صفحہ ۲۰۶ میں یوں نقل کیا ہے کہ ” آخر میں عکا کے باہر دور جگہ قصر بہجہ میں اپنی دوسری بیوی اور بچوں کے ساتھ رہتے تھے۔ ان کے پیرو اور بڑے بیٹے عباس آفندی عکا میں رہتے تھے۔۔۔۔۔انکے مزاج میں ایسی افسردگی اور اداسی تھی۔ جس کا نہ بیان ہو سکتا تھا اور نہ وہ لکھی جاسکتی ہے۔ اور نہ اس سے پہلے ان میں کبھی دیکھی گئی۔ اور وہ اپنے بعض رفقاء کو بار بار کہا کرتے تھے کہ مجھے ایک اندھیرے اورتنگ کمرے میں لے جاؤ تاکہ میں اپنی غلطیوں پر افسوس کروں اور رووں۔“

عباس آفندی ملقب بہ عبدالبہاء کا ان کے بھائیوں کے ساتھ برتاؤ اتحاد کی بہترین مثال بہاء اللہ کی دو بیویاں تھیں پہلی بیوی سے سوا ۓ عباس آفندی کے کوئی نہ بچا اور باقی تمام اولادیں

دوسری بیوی سے تھیں اور بہاء اللہ کے انتقال کے فوراً بعد بھائیوں میں نفرت کی لہر دوڑ گئی۔ مر زا جواد کے مطابق ” عباس آفندی نے بہائیوں میں نفرت و حقارت پیدا کردی اور جو بھی اُس کے بھائی محمد علی (جسے بہاء اللہ نے غصن اکبر کا خطاب دیا تھا) کو برا نہ کہتا وہ اُسے ناقص ومتزلزل بلکہ کافر کہتا“

مٹیریلز براؤن ص ۸۱۔۸۰

۱۸۹۸ ءء میں محمد علی کا چھوٹا بھائی ضیاء اللہ کا انتقال ہوا تو عباس آفندی اور اس کے ماننے والوں نے جنازے میں شرکت بھی نہیں کی بلکہ عباس آفندی نے بیوہ کو اغواہ کرنے کی کوشش کی لیکن مرزا جواد اور خادم اللہ وغیرہ کی کوششوں سے ناکام رہے۔“

مٹیریلز براؤن

۱۸۹۷ ءء میں خادم اللہ اور محمد علی نے عباس آفندی کے اقوال و افعال کو احکامِ خدا کے خلاف بتلایا۔ اور عباس آفندی کو اس کی خبر ہوئی تو وہ اس جگہ فوراًجا پہنچااور اسے محمد علی کو سروپا برہنہ مکان سے نکالا اور عباس آفندیۃ کے پیرو اس کے سر و چہرے پر مارتے تھے۔ خود عباس آفندی نے بھی اسے درد انگیز چوٹ لگائی اور اپنے ماننے والوں کو حکم دیا کہ اسے اصطبلۃ میں قید کرو اور بہاء اللہ کے تمام نو شتجات چھین لو اور اسے شیطان کا لقب دیا۔“

براؤ ن کی مٹیریلز : ص ۸۷۔۸۵

یہ حقارت اور نفرت امریکہ تک پھیل گئی اور ڈاکٹر خیراللہ جو بہت موثر بہائی مبلغ تھا اس نے عباس آفندی کو چھوڑ کر محمد علی کا ساتھ دیا۔ تو مرزا حسن خراسانی (جو عباس أفندی کے بھیجے ہوئے تھے) نے خیراللہ کو کہا کہ اگر عباس کو نہ مانو گے تو قتل کئے جاؤ گے اور مقامات پر بھی عباس کے ماننے والوں نے خونریزی کی کوشش کی ۔

براؤ ن کی مٹیریلز: ص ۱۵۷۔۱۵۶

کوکب ہند جلد ۷ صفحہ ۹۔۱۱ پر نقل ہے کہ "جدہ والے مرزا یحییٰ جو محمد علی کے طرفدار تھے عباس والوں نے قتل کر ڈالے محمد علی کے پیرو عباس کے مریدوں کو مشرکین کہتے تھے۔ عباس آفندی نے اپنے ماننے والوں کو محمد علی کے پیروں سے ملنے سے منع کردیا تھا۔"

قارئین ملا خطہ فرمائیں جس مذہب کے قائد ین اپنے خود کے خاندان میں اتحاد،امن و سکون ویگا نگت نہ قائم کر سکیں بلکہ انکی تاریخ کے اوراق خونر یز یوں سے بھرے پڑے ہوں۔ یہاں تک کہ وقت آخر تک اپنی غلطیوں پر رونے کا دل چا ہتا ہو وہ دنیا بھر کواتحاد کا پیغام زبانی تو پہنچا سکتے ہیں لیکن محمد عربی صلعم کی طر ح عملی تبلیغ نہیں کر سکتے۔اور جس قوم کو اللہ نے محمد عربی صلعم کی تعلیمات سے نوازا ہو اُسکی آنکھوں میں ان لوگوں کے نغموں کا کیا اثر ہو سکتا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک جنگ میں جہاں شہداء اسلام ضرب کھا کر میدان میں پڑے تھے۔ ایک شخص پانی لے کرپہلے زخمی کے پاس آیا تو اس نے اپنے بعد والے زخمی کی طرف اشارہ کیا۔ جب وہ دوسرے کے پاس گیا تو اس نے بھی اپنے بعد وا لے زخمی کی طرف اشارہ کیا۔یہاں تک کی وہ آخری زخمی کے پاس گیا تو اس نے پہلے زخمی کے پاس جانے کو کہاجب وہ پہنچا تو وہ دم توڑ چکا تھا۔دوسرے کے پاس پہنچا تو وہ بھی دم توڑ چکا تھا۔یہ ہے بھائی چارگی کی عملی مثال۔ کہاں یہ ایک چھوٹی سی عملی مثال اورکہاں وہ بہائیت کی تاریخ کے رنگین اوراق۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر روشنی کا اندازہ اندھیرے کو دیکھ کر ہی ہوتا ہے۔ قارئین یہ تو بہائیت کی تاریخ کی ادنیٰ سی مثال تھی۔پروفیسر براؤن،ماونٹ گوبینو اور خود مرزا جانی کی کتا بوں سے یہ بات ثابت ہے کہ عمل کے میدان میں بہائیوں نے جو انسانیت کو پست کر دینے والی حرکتیں کی ہیں اس کو نقل کرنا بھی باعث شرم ہے۔ بہر حال آئیے ان کے کلمات میں بھی تضا د دیکھتے چلیں۔

مرزا علی محمد ملقب بہ "باب"

مرزا اُسے کہتے ہیں جس کی ماں تو سیّد ہو لیکن باپ سیّد نہ ہو اور چونکہ اسے سیّد نہیں کہہ سکتے اسلئے مرزا کہتے ہیں تاکہ کم ازکم ماں کا سیّد ہونا ثابت ہوجائے۔ مرزا علی محمد کے باپ کا نام مرزا رضابزاز تھالیکن بہائی حضرات انھیں سید کہتے ہیں۔ Travellers Narrative Pg.2. Published New York, (1930

بہائی حضرات کا کہنا ہے کہ باب نے کسی اسکول یا کسی انسان سے تعلیم حاصل نہیں کی تھی۔"He had never studied in any school and had not acquired knowledge from any teacher."(Some Answer Questions Page 25, Chapter 8 by Abdul Baha Published from Delhi Reprinted - 1996).
ترجمہ : ”انہوں نے (علی محمد باب) نہ کسی اسکول میں تعلیم حاصل کی اور نہ ہی کسی استاد سے۔“

لیکن باب کے خود کے یہ جملے ثابت کرتے ہیں کہ باب کے کم از کم تین استاد ضرور تھے۔(i)سات برس کی عمر سے شیخ عابد سے تعلیم فارسی، عربی مشق خط وغیرہ حاصل کرتے تھے۔(ii) ایک لوح میں فرمایا ” یا محمدیا معلمی لاتضربنی فوق حد معین“ اے محمد! اے میرے استاد مجھے حد سے زیادہ نہ ماریں۔(iii) سیّد کاظم جو کچھ کہتے تھے یہ لکھتے جاتے تھے۔ (ہدیۃالمہدویہ صفحہ ۲۱۲) (iv)صحیفہ رابع شرح دعائے غیبت میں فرمایا ” انی احد من تلا مذۃسیدالمقدس“ ترجمہ ”بے شک میں سیدالمقدس (کاظم)کے طلّاب میں سے ایک تھا۔“

پتہ نہیں۔ باب صحیح کہتا تھا یا عباس آفندی، وہ کہتا تھا میں پڑھا ہوں یہ کہتے تھے وہ نہیں پڑھے تھے۔ قارئین۔ ملاحظہ فرمائیں ! اس چھوٹے سے تاریخی عرصے میں کس طریقے سے آنکھ میں دھول جھو نکنے کا کام تیزی سے جاری ہے۔

معلوم نہیں مرزا علی محمد تھے کیا؟ (i) مرزا علی محمد نے شیعوں کے بارہویں امام کے ”باب“ یعنی باب فیض ہونے کا دعویٰ

کیا۔ (T.N. Page7 Published : N. Y. 1930)۔ (ii) باب نے کچھ
دن بعد خود شیعوں کے بارہویں امام حضرت مہدی علی نبینا ہونے
کا دعویٰ کیا۔ (iii) جناب عباس آفندی صاحب ملقب بہ عبدالبہاء
فرزند بہاء اللہ مرزا علی محمد باب کو نبی جانتے ہیں۔ (
iv) مرزاعلی محمد باب نے خود اپنے آپ کوعین خدا کہا۔ (لوح
ہیکل الدین: صفحہ ۵)۔ (v)جناب باب خود ہی اپنے آپ کو شیعوں
کے بارہویں امام کا عبد بتاتے ہیں۔ ” اِنَّنِی اَنَا عَبْدً مِن بَقِیَّۃُ اللِّ “ (
vi) بہائی حضرات ان سب کو بالائے طاق رکھتے ہوئے انہیں بہاء
اللہ کا مبشر مانتے ہیں۔ بس اسکے علاوہ کچھ نہیں۔(vii) تاریخ
کے اوراق انھیں روس اور پھر اسرائیل کا نمائندہ خاص جانتے
ہیں۔ (viii) بابِ انِ تمام منسوبوں سے انکار کرتے ہیں۔ اَسْتَغْفِرُاللہ
مِنْ اَن یُنْسَبَ اِلَی الاَمر (کشف الخطاء: صفحہ ۲۰۶) قارئین کیا آپ
نے ایسا اتحاد بھی کہیں سنا ہے؟ جی ہاں آپ نے سنا ہو یا نہ سنا
ہو میں نے تو سنا ہے۔ یہ دراصل چارسوبیس، مکاری ، دھوکا دہی،
شیطانیت، منافقت ،بے ایمانی ، حرام زدگی اور ان جیسی سب
برائیوں کے بعد اتحاد کا صاف و شفاف لبادہ پہنے ہوئے بے شرم اور
بے حیائی کا اتحاد ہے۔

بہاء اللہ کے دعوے :

بہاء اللہ مرزا علی کو اپنا مبشر جانتے ہیں حالانکہ (i) مرزا علی
محمد ملقب بہ با ب بہاء اللہ کے بعد میں پیدا ہوئے۔ (ii) بقول
بہن بہاء اللہ ، بہا’ اللہ نے کبھی مرزا علی محمد باب کو حق پر
جانا ہی نہیں۔ (iii) بہاء اللہ کا شمار ۱۸ حروف حی میں بھی
نہیں ہوتا۔ (iv) بقول پروفیسر براؤن مرزا علی محمد باب نے
اپنی وصیت میں مرزا یحییٰ نوری کو اپنا جانشین مقرر کیا۔

بہاء اللہ مَنْ یَّظْہَرُاللہ تھے؟ بقول بہائی حضرات کے چونکہ مرزا
علی محمد باب نے مَنْ یَّظْہَرُاللّٰہ جسے اللہ ظاہر کرے گا کی
خوشخبری دی تھی ۔ لہٰذا بہاء اللہ وہی تھے ۔ حالانکہ(i) کوکب
ہند: ج/۲- صفحہ/ ۸۲ کے حوالے کے مطابق بقولِ باب من یظھراللہ
ظاہر ہوگا۔ باب کے بعد سال غیات یا مستفیت میں جب کہ بہاء
اللہ نے صرف سال بعد دعویٰ کردیا ۔ (ii) بقول باب مَنْ یَّظْہَرُاللّٰہ

پاک منی سے پیدا ہوگا اور منی کو پاک با ب نے آکے کیا ۔ جبکہ بہاء اللہ باب سے پہلے پیدا ہوئے ۔ (iii) باب نے کہا تھا مَنْ یَّظْہَرُاللّٰہ عربی قواعد سے واقف حضرات خوب جانتے ہیں یظہر صیغۂ مضارع ہے جس کا مطلب ہوتا ہے حال اور مستقبل ناکہ ماضی اور مرزا حسین علی ملقب بہ بہاء اللہ باب سے پہلے ہی ظاہر ہو گئے تھے۔ بہائی حضرات دنیا میں ایک مثال بتادیں کہ بشیر کو مبشر سے پہلے بھج دیا ہو۔ بلکہ ایسا کرنے والوں کو لوگ دماغی طور پر کمزور جانتے ہیں ۔“ (iv) بقول باب مَنْ یَّظْہَرُاللہ کے ظہور سے پہلے پوری دنیا کو بابی مذہب اختیار کرلینا چاہئے۔ لیکن بہاء اللہ کے آکر چلے جانے کے بعد آج تک دنیا میں بابی مذہب نہ صرف یہ کہ اختیار کیا گیا ہو بلکہ بہاء اللہ نے اسے نسخ و ختم کرنے کے اقدامات کئے۔ یہی وجہ ہے کہ باب کی نہ بیان دنیا کی تمام زبانوں میں ترجمہ ہوئی۔ نہ مرزاجانی کی نقطہ ألکاف کو نہ صرف یہ کہ فروغ دیا گیاہو بلکہ نیست و نابود کرنے کے اقدامات کئے گئے۔ یہی نہیں بلکہ براؤن کی کتاب ”مٹیریلز فور دی اسٹڈی آف بابی ریلی جن“ کیلئے ہر ممکن کوشش کی گئی کہ ہر نسخہ کو حاصل کر کہ ختم کردیا جائے ۔ یگانگت مذاہب کا گیت گانے والوں اپنے مبشر کے دین کو پھیلانے میں تو خطرہ محسوس کرتے ہو۔ کیا تم دوسرے مذاہب کی عزت کروگے۔ یہ تو بس دوسرے مذہب کے لوگوں کو اپنی طرف راغب کرنے کیلئے ایک حربہ اختیار کیا گیا ہے تاکہ لوگ ظاہر کو دیکھ کر تمہارے پاس آئیں۔

بہاء اللہ اپنے آپ کو نبی جانتے ہیں

بہاء اللہ نے اپنے آپ کو صاحبِ شریعت نبی بتایا نہ صرف صاحبِ شریعت نبی بلکہ شریعتِ محمدی کو نسخ کرنے والا ، حالانکہ (i) شوغی آفندی نے انہیں عیسائیوں کے لئے مسیح، ہندوؤں کیلئے کرشنا، مسلمانوں کے لئے کبھی عیسیٰ اور کبھی پیغمبر جیسا وقت مل گیا اور جب زیادہ مخلص اور منقلب لوگوں کو پایا تو خدائی کا دعویٰ کر دیا ۔ کرشنا اور بدھا کا دعویٰ شوغی آفندی کی کتاب قرن بدیع God Pass By . Pg اور عیسیٰ ہونے کا دعویٰ کتاب البیان والبرہان نوشتہ جناب فاضل اہح آل محمد (عراق عرب)

مترجم جناب فاضل سید محفوظ الحق شائع کردہ بہائی پبلشنگ ٹرسٹ دہلی کے صفحہ ۲۵۔۲۳ پر دیکھا جا سکتا ہے۔

بہاء اللہ کا دعویٰ ربوبیت

کتاب اقدس نوشتہ بہاء اللہ صفحہ ۴۲ "لَااِلٰہ اِلَّا اَنَا العزیز الحکیم " ترجمہ : "مجھ حاکم غالب (بہاء) کے سوا کوئی معبود نہیں ہے" (۲)صفحہ ۹۶ کتاب اقدس " خذوا مایا مرکم بہ مالکُ القدم" ترجمہ : ہمیشگی کے مالک خدا بہاء جو حکم دیتا ہے اسے لے لو" صفحہ ۵۸کتاب اقدس " لاَ اِلٰہ اَنَاالْمُهَیمِنُ الْقَیِّوم قَدْ اَرسلناالرسل انزلنا الکتاب " ترجمہ: " نہیں ہے کوئی خداسوائے میرے (بہاء کے) اور ہم ہی نے کتابوں اور رسولوں کو نازل کیا ہے" (۳) کتاب اقتدارات نوشتہ بہاء اللہ صفحہ ۳۶ " مالک القدم فی سجنہ" ہمیشگی کا مالک (بہاء) قید خانہ میں ہے (۴) کتاب مبین نوشتہ بہاء اللہ "مادونی قد خلق بامری" ترجمہ : " میرے سوا سب میرے امر سے پیدا ہوئے ہیں" (۵) بہجۃ الصدور نوشتہ مرزا حیدر علی اصفہانی بہائی مبلغ شائع کردہ بمبئی صفحہ ۳۵۰" ترجمہ: "بہاء اور اس قدیم جڑ سے نکلی ہوئی شاخ اس کا بیٹا عبد البہاء بھی وحدہ لا شریک ہیں" (۶) کتاب بہجۃ الصدور، صفحہ ۲۱۷، ہم اہل بہاء جمال قدم (بہاء اللہ) کی خدائی کا جو دائمی زندہ ہے بے مثال و بے زوال ہے ، یقین اور اعتقاد رکھتے ہیں ۔" (۷) تجلیات بہاء تجلی نمبر ۴ " وانتی انا اللہ لا اِلٰہ اِلّا انا رب کل شی وان مادرونی خلقی ان یا خلقی ایای فاعبدون" ترجمہ : " یقینا میں ہی اللہ ہوں میرے بہاء کے سوا کوئی خدا نہیں ہے میں ہر چیز کا رب ہوں اور جو کچھ میرے سوا ہے میرے مخلوق ہے۔ بس اے میرے مخلوق تم سب میرے یعنی بہاء کی عبادت کرو۔"

بہاء اللہ کا اپنے آپکو نا چیز چیونٹی شمار کرنا

بہاء اللہ نے ان تمام دعویٰ کے بعد بغداد میں بڑے بڑے بہائیوں کے سامنے اپنے آپکو " نملہ فانیہ" یعنی فنا ہونے والی چیونٹی شمار کیا۔

آثار قلم اعلی جلد ۴، صفحہ ۳۶۴"

قارئین ! دیکھا آپ نے بہائیوں کا بانی مرزا حسین علی بہاء اللہ اپنے آپکو فنا ہونے والی چیونٹی بھی کہتا ہے۔ مسیح بھی ہے کرشنا بھی۔ حضرت عیسیٰ بھی۔ نبی صاحب شریعت بھی۔ اور خدا بھی۔ اتحاد کی ایسی نادر مثالیں لوگ دنیا وآخرت میں کہیں بھی ڈھونڈیں ملنا نہ صرف مشکل ہے بلکہ سوائے دنیا کے مشہور پاگل خانوں کے کہیں اور ملنا بھی ناممکن ہے لیکن تاریخ کے اوراق اور پاگل خانوں کے ریکارڈ بھی ایسی شخصیت کو پیش کرنے سے قاصر ہیں۔ یہ بہائیت کا معجزہ ہے۔ اس کے علاوہ تاریخ بہائیت میں کوئی اور معجزہ نہیں۔

ان سات اتحادی اصولوں ، بہائیت کے شخصی اتحاد اور اجماعی اتحاد پر ایک تحقیقاتی نظر کے بعد بہتر سمجھتے ہیں کہ باقی ان پانچ اتحادی اصولوں پر غور و فکر کی جائے تاکہ بہائیت کے اس شدید مکر و فریب سے لوگوں کو مکمل طور پر آشنا کرسکیں۔ اور اس کی وجہ سے کوئی ان کے چنگل میں نہ پھنسنے پائے۔ وہ پانچ اصول یہ ہیں۔(۸) مردوں اور عورتوں کے حقوق میں مساوات ہونا چاہئے۔ (۹) انصاف سب کے لئے عام اور مساوی ہونا چاہئے۔ (۱۰) سب آدمیوں کو کوئی نہ کوئی کام کرنا چاہئے۔ (۱۱) انتہائی دولتمندی اور انتہائی مفلسی کو ختم کرنا چاہئے۔ (۱۲)انسانی زندگی کے محرک اعلی روح القدس الٰہی ہونا چاہئے۔

مردوں اور عورتوں کے حقوق میں مساوات ہونا چاہئے۔

بہائیوں کے اس قانون کا مقصد ظاہری طور پر عورتوں کو خوش کرنا ہے۔ کیونکہ عورتوں میں یہ برابری کا جذبہ بہت حد تک پایا جاتا ہے۔ لہٰذا وہ بھی خوش اور چونکہ مرد حقیقت سے واقف ہیں کہ عورت بطور خلقت طور پر ہی کمزور بنائی گئی ہے۔ لٰذا اس کے حقوق کبھی ہمارے برابر ہو ہی نہیں سکتے۔ (۲) یہی نہیں بلکہ بہائیت نے خود ہی کہاں عورتوں اور مردوں کو مساوی حقوق دے رکھے ہیں ملاحظہ فرمائیے ۔

بہائیت سے ہمارا سب سے پہلا سوال یہ ہے کہ کیا کوئی عورت نبی ہوسکتی ہے یا ہوئی ہے۔

بیت العدل کے نو ممبروں میں سے کوئی ایک بھی عورت نہیں ہوسکتی سوائے شوقی آفندی کی امریکن بیوی روحی مارکس ویل کے۔

جب کوئی عورت بیت العدل کی ممبر نہیں ہوسکتی تو پھر یہ مخصوص اعجاز شوغی آفندی کی امریکن بیوی کو کیوں۔

بہائیت میں یہ قانون پایاجاتا ہے مردے کا کفن بڑے لڑکے کو دینا چاہئے کیوں نہیں عورت یا لڑکی کو۔

مہر مرد عورت کو کیوں دے یا دونوں ایک دوسرے کو دیں اور یا پھر جو زیادہ قابل ہو اس کو کم قابل دے۔

کیا حق مساوات حقوق یہی ہے کہ مرد بیک وقت دو بیویاں رکھ سکتا ہے وہ تو بہتر ہے ایک رکھے لیکن بیوی؟

مسافرت کے احکام میں نقل ہوا ہے کتاب اقدس میں ہے کہ جب مرد سفر پر جارہا ہو تواُسے چاہئے کہ بیوی کو مدّت سفربتا کر جائے اور اگر غائب ہوجائے تو عورت کو نو ماہ صبر کرنا چاہئے اور اگر مرد نے یہ قانونِ اقدس نہ سنا ہو تو پھر عورت کو زندگی بھر صبر کرنا چاہئے۔

شریعت بہائیت کی نظر میں بھی زوجہ کا نان ونفقہ مرد پر واجب ہے یہاں تک کہ طلاق کے ایک سال بعد بھی کیوں نہیں عورت مرد کا نان نفقہ دے۔

بہائی حضرات اپنے نام کے ساتھ جہاں باپ کا نام لگاتے ہیں وہاں ماں کا نام بھی لکھنا لازمی ہونا چاہئے اور جب بیوی اپنے مرد کا نام شادی کے بعد لکھتی ہے تو مرد کو بھی بیوی کا نام لکھنا چاہئے۔

کیا ضروری ہے کہ عورت گھر میں رہ کر امورخانہ داری اور تربیت اولاد کی اہم ذمہ داریوں کو ادا کرے۔ بلکہ چھ مہینے یہ کام مرد کو اور چھ مہینے عورتوں کو کرنا چاہئے۔

عجب نہیں کہ بہائیوں کا خدا (بہاء اللہ) اگر زندگی کے زیادہ تر حصے جیل میں نہ ہوتا تو کم ازکم بہائیوں کی خلقت ایسی کردیتا کہ مردوں میں بھی بچے پیٹ میں رکھنے کی صلاحیت ہوتی اور پھر حکم دیتا کہ مرد ایک بچے اپنے پیٹ میں رکھ کر پیدا کرے گا تو ایک عورت۔

عورتوں پر سے حج کیوں معاف کر دیا گیا اور ایام کے روز بھی معافکر دئیے گئے کم ازکم قضا ہی واجب قرار دی ہوتی۔

بیچاری قرۃ العین طاہرہ فضوینی نے بہائیت کے لئے جو قربانی دی بچوں ، شوہر خاندان سے دوری اختیار کرکے اپنی جان تک دے دی ۔ اتنی قربانی تو بہائیت اور بابیت کے بانیوں نے نہیں دی۔ لیکن اس کی قبر کے طواف کو حج میں شامل نہیں کیا گیا۔ اور نہ ہی اس کو بھی عکا لاکر دفن کیا۔

میراث میں رہائشی مکان اور پہننے کے خاص کپڑے صرف لڑکوں کو ملیں گے عورتوں کا اس میں کوئی حصہ نہیں ۔
کتاب اقدس

قارئین ملاحظہ فرمائیں جب بہائیت خود مردوں اور عورتوں میں مساوات کے قوانین نہیں دے سکتی تو پھر عمل کی بات تو بالکل نا ممکن ہے۔

انصاف سب کے لئے عام اور مساوی ہونا چاہئے

بہائیوں کا یہ قانون کانوں کو تو بہت اچھا لگتا ہے لیکن اے کاش بہائی حضرات مندرجہ ذیل باتوں پر نظر رکھتے۔
یہ کونسی نئی بات انہوں نے بیان کر دی ہے یہ تو ہر مذہب اور ہر خالص فطرت کی آواز ہے۔

بہائیت اور بابیت خود عملی طور پر علمی طور پر اس کی تردید کرتی ہے ۔

عملی تردید

بہائیوں نے محمد ابراہیم کو دریائے دجلہ میں غرق کردیا۔ اور دیان کو قتل کردیا صرف اس لئے کہ ان دونوں نے بہاء اللہ کے دعویٰ کو قبول نہیں کیا تھا۔

کتاب حاجی مفتون یزدی صفحہ ۲۳

بہائیوں نے ایران کے بادشاہ ناصر الدین شاہ پر قاتلانہ حملہ کیا۔

ایک ہی رات میں بہائیوں نے ۱۳۰ آدمیوں کو جان سے ختم کیا اور ان سے کھانے پینے کے سامان چھین لئے۔

نقطہٴ الکاف: صفحہ ۱۶۱

بہاء اللہ نے اپنے بھائی مرزا یحیٰ نوری کے ساتھ بدسلوکی کی اور فرزند بہاء اللہ عباس آفندی نے اپنے سوتیلے بھائیوں کو پہلے تو بھیک مانگنے والاپیالہ تھما دیا اور پھر قتل کروادیا۔

یہی نہیں تاریخ میں ایسے بیشمار واقعات بہائیوں کے ذیل میں ملتے ہیں ۔ اور یہ سب ان کی تعلیمات کا ردِّ عمل تھا۔

علمی تردید

مرزا علی محمد باب نے اپنی کتاب بیان میں بابیوں کو یوں اکسایا۔

” بابیو ! خدا نے تم پر لڑائی فرض کی ہے ۔ تم شہروں اور لوگوں کو بابی دین کے لئے فتح کرو۔“

بیان باب۔۱

”۔۔۔۔ جو دین بیان (یعنی بابی بہائی) کو نہ مانتا ہو اسے زمین پر زندہ نہ رہنے دیں وہ“ بیان عربی باب ۱۶

جو بیان پر ایمان نہیں لاتے انکے مال ان سے چھین لو۔

بیان عربی باب:۵

” باب کے منکرو اگر تم دن میں ہزار مرتبہ بھی نہاؤ گے تو پاک نہ ہوں گے۔“
بیان فارسی باب۲

” غیر بابیوں کی جو چیز بابیوں کے قبضہ میں آجائے تبدیل قبضہ سے پاک ہو جاتی ہے۔“
بیان باب ۱۴

قارئین آپ خود بتائیں کیا یہی وہ انصاف کا تقاضا ہے جو عام ہونا چاہئے؟ یا ان سب حرکتوں اور قوانین کو چھپانے کے لئے یہ قوانین بنائے گئے ہیں یعنی ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور۔

سب آدمیوں کو کوئی نہ کوئی کام کرنا چاہئے

یہ بات ایسی ہے جو ہر کسی کے سمجھ میں آسانی سے آجاتی ہے اور دراصل بیان کرنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ بلکہ اگر کوئی عامل شخص یہ بیان کر رہا ہو تو اس بات کی تشویش بھی پیدا ہوتی ہے کہ آخر کیوں کہہ رہا ہے؟ یہی حال بہائیوں کا بھی ہے ۔ ان کا یہ بیان کرنے کا مقصد ہے کہ چاہے وہ درویشی لباس میں جاسوسی کرنے کا کام ہو یا منہ پر نقاب ڈالکر قتل و غارت گیری کرنے کا کام ہو کام کرنا چاہئے۔

انتہائی دولت مندی اور انتہائی مفلسی دونوں کو ختم کرنا چاہئے

جی ہاں انتہائی دولتمند کو ختم کرنے کا طریقہ ناصرالدین شاہ پر قاتلانا حملہ کرکے قتل کرنے پر کامیابی حاصل ہوسکتی ہے اور انتہائی مفلسی کو ختم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہندوستان جیسے سات ممالک میں ایسی عبادت گاہیں بنائی جائیں جس میں ۱۰ کروڑ مالیت کے صرف اٹالین ماربل لگائے جائیں۔ کہاں ہے وہ علم و اصول و عمل میں ہم آہنگی؟

انسانی زندگی کے محرک اعلی روح القدس الٰہی ہونا چاہئے

عباس آفندی نے اپنی کتاب "SOME ANSWERED QUESTIONS” ۔۳۴۳ ۔ ۳۴۱ " Page ۔۱پر صاف الفاظ میں تحریر کیا ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ کسی بھی چیز کو اخذ کرنے یا قبول کرنے اور رد کرنے کے چار طریقے ہیں اور وہ یہ ہیں (۱) احساس (حواسِ خمسہ کے ذریعے) (۲) عقل انسانی (۳) نقلی یعنی حوالوں کے ذریعے ۔ (۴) روح القدس کے ذریعے پھر فرماتے ہیں کہ پہلے تین یعنی احساس ، عقل انسانی اور نقلی طریقے کامیاب نہیں اور اس پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا ہے قابل اعتماد صرف اور صرف روح القدس ہیں ۔

معلوم یہ ہوتا ہے کہ عباس آفندی نے یہ جواب دیتے ہوئے اس فارمولے پر عمل کیا ہے کہ جو اب دیتے ہوئے ۔ اگر مطمئن نہ کر پاؤ تو کنفیوز کردو۔ بیچارے کو یہ نہیں معلوم کہ روح القدس کو اور کوئی کام ہی نہیں ہے کہ ہر شخص کے ساتھ ہمیشہ ہوں ۔ بہائی کتنے روح القدس ہیں ؟بروایت رسول اللہ کی وفات کے بعد روح القدس کا آنا جانا ختم ہو گیا۔ تو پھر اب ایک عام انسان کیسے اس بات کا فیصلہ کرے کہ بیان کردہ چیز صحیح ہے یا نہیں؟ یہی تو بہائی حضرات چاہتے ہیں کہ چونکہ آپ اس بات کا فیصلہ نہیں کرسکتے لہٰذا قبول کیجئے۔ ہوسکتا ہے عباس آفندی صاحب بہت گہری میوزک سن رہے ہوں اس وقت جب انہوں نے یہ جواب دیا ہو۔

قارئین ملاحظہ فرمائیں کہاں اسلامی قوانین جنہیں خداوند عالم نے اپنے معصوم نبی حضرت سیّدنا محمّد مصطفیٰ ؐ وبارک کے ذریعے نافذ کئے اور کہاں یہ بہت سارے خاطی مخلوق کے بنائے ہوئے قوانین۔ اس کے علاوہ جو ان قوانین اور الٰہی قوانین میں فرق ہے وہ مقصد کا فرق ہے ۔ الٰہی قوانین کا مقصد انسان کو دین و دنیا میں سخت ترین مراحل کو طے کرتے ہوئے ابدی فتح وکامرانی سے ہمکنار کرنا ہے ۔ فطرت انسانی یا دوسرے الفاظ میں روح انسانی کو راحت بخشنا ہے۔ جبکہ ان مخلوقی قوانین کا

مقصد انسانی روح کو اتنا دھوکا دینا ہے کہ روح صفحہ ہستی سے اپنا ا صل بھیس بدل کر نیست و نابود ہوجائے اور انسان ابدی پریشانی اور ابدی نالہ و بکا میں مبتلا ہوتا رہے۔ اے کاش کہ قدرت خداوندی کو ایک بار اس مظلوم انسانیت پر ترس آ جاتا اور وہ اپنے الٰہی نمائندے کے ذریعے ان باطل پرستوں کے چہروں سے نقاب ہٹا کر ہمیشہ ہمیشہ کیلئے باطل کو نیست و نابود کردیتا اور ایک منادی یہ ندا دیتا ہواانسانیت کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے سکون و اطمینان بخشتا ” قل جاء الحق و ذھق الباطل ان الباطل کان زھوقا“

نوٹ:۔ قارئین مضمون کی طوالت کی وجہ سے کہیں اگر حوالہ نہ دیا گیا ہو تو آپ ہم سے نہ صرف حوالہ حاصل کرسکتے ہیں بلکہ اصل کتاب کی فوٹو کاپی بھی حاصل کرسکتے ہیں۔

بَہائیتْ اور دھوکہ دینے کی تعلیماتْ

بارہا قارئین کرام کی نظروں سے ان مضامین میں یہ جملے گزرے ہوں گے بہائی حضرات دھوکے دیکر یہ کہتے ہیں کہ آپ مسلمان بھی رہیئے اور ہم تو دنیا میں امن ۔مساوات ۔ اتحاد وغیرہ کرنے کی غرض سے وجود میں آئے ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ فسادی، جھوٹے ،انسانیت کے دشمن اور اسلام مخالف سازشیں ہیں۔ زیر نظر مضمون میں بہائیوں کے وہ گرانقدر حوالے قارئین کے سپرد کئے جارہے ہیں جس کے ذریعے یہ بات دن کے اجالے کی طرح آشکار ہوجائے گی کہ بہائیت اپنا اصل چہرہ اس وقت تک آشکار نہیں ہونے دیتی جب تک کوئی انکے جنجال میں نہ پھنس جائے اور اس عمل کو وہ جائز جانتے و پہچانتے ہیں قارئین اور خاص طور سے بہائی حضرات سے گذارش ہے کہ اس مضمون کا ایک حوالہ بھی اگر غلط ثابت کردیں تو نہ صرف منہ بولا انعام پائیں گے بلکہ مصنف ہذا مضمون ان کی دی گئی کسی بھی سزا کو قبول کرنے کا وعدہ کرتا ہے۔

١- مرزا حیدر علی اصفہانی فرقے کے بہت بڑے سمجھے گئے ہیں حتیٰ کہ ان کی قبر عکّا جو بہائیوں کا مرکز ہے۔ بہاء اللہ ہے۔ انہوں نے ایک کتاب بنام بہجة الصدورفارسی میں١٩١۴ء عیسوی میں شہر

ممبئی سے چھپوائی جس میں آپ کھلے الفاظ میں صفحہ ۸۳ /پر رقمطراز ہیں کہ جب عبدالبہاء کی سفارش پر بہاء اللہ نے مجھے اپنے مذہب کی تبلیغ کے لئے استنبول کا مبلغ مقرر کیا تو سب سے پہلی ہدایت انہوں نے مجھے یہ دی” بحکمت صحبت کن و مشرف شدن اور نہ ابرائہ سیاحت و اطلاع ہر جائی اظہار دار استر ذھبک و ذھابک و مذھبک راھموارہ ملاحظہ نما“ ترجمہ۔۔۔ کہ تم لوگوں سے حکمت کے ساتھ ملاقات کرنا اور ادانہ میں (جہاں انکی بہاء اللہ سے ملاقات ہوئی تھی) اپنا آنا ایک عام اطلاع حاصل کرنے والے سیاح کے طور پر لوگوں کے پاس بیان کرنا اوراس نصیحت کو ہمیشہ اپنے پیش نظر رکھنا کہ اپنی دولت اپنا سفر اپنا مذہب کسی کے پاس ظاہر نہ کرنا اور حتیٰ الامکان ان تینوں چیزوں کو چھپائے رکھنا۔“

ملاحظہ فرمایا آپ نے یہ کتاب عبدالبہاء یعنی عباس آفندی صاحب کے حکم پر لکھی گئی ہے۔ جناب حیدر علی اصفہانی صاحب نے اسی کتاب میں اپنے بہت سارے واقعات بھی نقل کئے ہیں جہاں انہوں نے اس ہدایت پر عمل کرکے لوگوں کو دھوکہ دیا۔

پہلا واقعہ:۔ فرماتے ہیں کہ جب مجھے مصر میں یہ تہمت لگائی گئی کہ ”ازدین اسلام خارج شدہ وہ دین و آئین جدیدی بدعت نمودہ است۔“ ترجمہ۔۔۔ یہ شخص دین اسلام سے خارج ہوگیا ہے اور ایک نئے دین اور نئے مذہب کو اختیار کرلیا ہے تو میں نے ایک پولیس آفیسر کو یوں لکھ بھیجا” قنصل بعد اوت نفسا نیتہ کہ با خانیان داشت نسبت تجدید کتاب شرع جدید دادہ است ولدہ التحقیق براولیاء امور کذب و افتراء و تہمتش چوں شمس فہ رابعہ النھار آشکار و خوایداخواہد شد“صفحہ ۱۰۷/ترجمہ۔۔۔ کہ سرکاری کونسل نے خود غرضی اور عداوت سے جو اسکو ہم لوگوں کے ساتھ ہے ہم کو ایک نئے دین اور نئی کتاب کا پیرو بتایا۔۔۔ لیکن تحقیق کرنے پر حکام کو اس کونسل کا جھوٹ اور افترا اور تہمت لگانا ایسا واضح ہوجائیگا جیسے دوپہر کا سورج۔“ لیکن پھر خود ہی صفحہ ۱۸۴/ پر فرماتے ہیں کہ ” از نسخ و تجدید شریعت ہم بہ برہاناگاہ شدہ“ ترجمہ(ایک شخص کو جب تبلیغ کی گئی) تو

اس پر اسلام کا منسوخ ہونا اور اس کی بجائے نئی شریعت کا آجانا دلائل کے ساتھ واضح کیا گیا ہے۔ قارئین ملاحظہ فرمائیں ان کا طریقہ تبلیغ کہیں بالکل انکار کردیں گے اور کہیں بالکل واضح کردیں گے۔

دوسرا واقعہ:۔اسی کتاب بہجۃ الصدور کے صفحہ ۸۸۔۸۶/ پر جناب حیدر علی صاحب لکھتے ہیں کہ بعد اسکے کہ میں بہاء اللہ کی طرف سے بہائی مذہب کی تبلیغ کیلئے مقرر ہو چکے تھے بطور مبلغ کے جب میں مصر میں آیا اور ایرانیوں نے کہا کہ تم تو حضرت خاتم المرسلین کا دامن چھاڑ چکے ہو اور تم (بہائیوں کی) اسلام اور مسلمانوں سے خارج ہوگئے ہو بلکہ انکی تبلیغ کر کے نبی کریم ﷺ کے آخری نبی ہونے کا انکار بھی کرتے ہو تو میں نے کہا " برائے تبلیغ نیا مدہ ایم و خود را قابل اینکہ نسبت بمومنین این امربدہیم نمی دانیم تاچہ رسد بمبلغین" ترجمہ:۔ "ہم بہائی مذہب کیلئے تبلیغ کرنے نہیں آئے ہیں مبلغ بننا تو بڑی بات ہے ہم تو اپنے آپ کو معمولی سے بہائی کے برابر بھی نہیں سمجھتے" دیکھا آپنے صفحہ ۸۳ / پر خود ہی فرما چکے ہیں کہ عبدالبہاء کی سفارش پر مبلغ بن کر گئے تھے اور پھر یہ سفید جھوٹ کاش حیدر علی صاحب اسلام کی بنیادی اخلاق سے آگاہ ہوتے تو کبھی پیغمبر اسلام کے سامنے بہاء اللہ کو کھڑا کرتے کہاں نبی کریم ﷺکی وہ حدیث الکذب مفتاح الشر اور کہاں یہ شرعی طورپر جھوٹ بولنے کی تلقین۔

تیسرا واقعہ:۔ ایک دفعہ مرزا حیدر علی کو ایران کے حاکم شجاع الدولہ سے ملنا ہی پڑا کیونکہ بہائیوں سے شجاع الدولہ آگاہ ہو گئے تھے۔ چنانچہ اس ملاقات کے دوران مرزا حیدر علی نے اپنے آپ کو سیّاح ظاہر کیا اور عکّا (جہاں بہاء اللہ کی قبر ہے) کی تعریف کرنا شروع کی گفتگو کو سن کر شجاع الدولہ نے کہا کہ " جب تک کوئی بہائی مذہب کا نہ ہو بہائیت کے متعلق ایسی باتیں نہیں کرسکتا تم بہائی ہو اور مجھ سے پردہ کر رہے ہو" اس پر حیدر علی نے بہاء اللہ کی ہدایات کو طاق پرنہیں رکھا بلکہ فرماتے ہیں "اگر فانی مومن وموقن است باید حضرتش رادر جمیع جہات

اطاعت کنم "(بہجة الصدور صفحہ ۱۹۶مطبوعہ بمبئی) ترجمہ۔۔
اگر میں بہائی فرقے سے ہوں اور میرا ایمان و یقین ہے تو مجھے
حضرت (بہاء اللہ) کی تمام باتوں کی اطاعت کرنا چاہئیے۔" دیکھا
آپ نے مطلب یہ ہے کہ پھر میرا جھوٹ بولنا عین شریعت بہائی کے
موافق ہے۔ مرزا حیدر علی اصفہانی کا یہ جملہ " باید حضرتش
رادر جمیع جہات اطاعت کنم " ہم مسلمانوں کو بھی جھنجھوڑ دیا
ہے کہ ہم دونوں جہانوں کے سرکار صاحب حوض کوثر و تاجدار
مدینہ حضرت سیّدنا محمّد ﷺ اطاعت زندگی کے تمام امور میں
کرتے ہیں یا نہیں ؟ باطک اپنے باطک لیڈروں کی گمراہ کن راستے
پر چلنے کی اطاعت کو مثل مقناطیس قبول کررہاہے اور ہم نبی
کریم ﷺ کی سیرت پر چل کر انکی سیرت کو بچانے کی کوشش
نہیں کرتے ہیں۔ باطل غلط ہونے کے باوجود جان کی پرواہ نہ
کرتے ہوئے شجاع الدولہ حاکم کے سامنے کھڑے ہوکر دین بہائی کی
تبلیغ کررہاہے اور ہم اپنے دشمن کو ایمان پر ڈاکے ڈالتے دھک رہے
ہیں لیکن ہماری غیرت یہ گوارو نہیں کرتی کہ اللہ ابکر کی تکبیر
کو بلند کرکے اپنے اندر وہ عزم وقار پیدا جو دشمن کے سامنے کرتے
وقت نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ میں ہوا کرتا
تھا۔ گوکہ اس وقتاسلامی لشکر کی تعدادبہ نسبت مخالفین سے
کم ہوا کرتی تھی اور آج اللہ کا شکر ہے ہماری تعداد بہائیوں کے
سامنے بہت زیادہ ہے۔ لیکن اگر ہم نے انکے خلاف کوئی اقدام نہ
کیا تو نہ صرف دنیا میں بلکہ آخرت میں بھی شرمندگی کا سامنا
کرنا ہوگا۔

چوتھا واقعہ:۔ مرزاحیدر علی اسی کتاب کے صفحہ ۲۰۷۔۲۰۶ میں
لکھتے ہیں کہ " میں آقا غلام حسین اور آقا محمد صادق (یہ دونوں
بھی بہائی تھے) ایران کے ایک مقام میں جمع تھے ۔ صبح کو دیکھا
تو لوگوں نے ہمارے مکان کا محاصرہ کیا ہوا ہے۔ میں نے بہائیت
کی موافقت کے تمام نو شتجات ان دونوں کے حوالہ کیا اور باہر
جاکر ہجوم میں شامل ہوگیا۔ انہوں نے مجھے شہر سے باہر لے
جاکر ایک کوٹھری میں بند کر کے ڈرایا دھمکایا اور کہا کہ اگر
بہائیت کے موافقت کے تمام نوشتجات اور آلات ہمارے حوالہ
کردیتے ہو توپھر ٹھیک ہے ورنہ ہم تم کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیں گے

مرزا حیدر علی کہا کل آدھی رات کو شجاع الدولہ کے یہاں سے کوئی آدمی آیا تھا یہ نو شتجات اور آلات ہم نے اسکے سپرد کردیے نتیجہ یہ ہوا کہ وہ دونوں تو بھاگ ہی لئے تھے مجھے بھی چھوڑ دیا گیا۔“

پانچواں واقعہ:۔ بہائی حضرات اپنی تبلیغ کے خاطر مسلمانوں کے ساتھ نمام پڑھ کر بھی اپنی طرف راغب کرتے ہیں حالانکہ بہائیوں کی نماز مسلمانوں کی نماز کے بالکل مختلف ہے۔ نماز کیا وضو تک مختلف ہے۔ ظاہر ہے۔ بقولہ بہاء اللہ کے وہ تو دین محمدی کو منسوخ کرنے آئے تھے۔ ملاحظہ فرمائے مرزا حیدرعلی کتاب بہجة الصدور کے صفحہ ۹۷/ پر لکھتے ہیں کہ ” فانی و مرزا حسین شیرازی ودرویش حسن سب میعاد بخانہ قنصل رفتیم ونزد اوو آخرین ہم در ظاہر آداب اسلام لاحفظ می نموذلم ولویاتی بکتاب جدیدوشرع جدیدراہمبدلائل آفاقیہ وانفسیہ ثابت میکرد “ ترجمہ۔۔ کہ ”ایک شب میں (مرزا حیدر علی) او مرزا حسین شیرازی اور درویش حسن وعدہ کے مطابق قنصل کے مکان پر گئے اور اگرچہ میں نئی کتاب اور نئی شریعت کو (نئی کتاب اقدس اور نئی شریعت بہائیت) اندوورنی اور بیرونی دلائل سے ثابت کیا کرتا تھا کیونکہ اسلام تو منسوخ ہوقکا تھا پھر بھی ہم نے قنصل کے گھر پر نماز وغیرہ اسی طرح پڑھیں جس طرح مسلمان پڑھتے ہیں۔اور ایسا ہم دوسروں کے سامنے بھی کرتے تھے۔۔“

چھٹا واقعہ:۔ تاریخ بہائیت کی شروعات دھوکے دہی اور جاسوسیت سے ہوئی ہے۔ چنانچہ بہائی حضرات یہی نہیں کہ نمازیں پڑھ کر گمراہ کرتے ہیں بلکہ پیرو مرید بن کر بھی اپنی طرف راغب کرتے ہیں ۔ مرزا حیدر علی بہجة الصدور کے صفحہ ۲۷/ پر اسطرح رقمطراز ہیں” ازیزدبکاشان وطہران رفت ودرطہران بجہت سترو حفظ وامید واقبال اظہار ارادات بجناب استاد غلام رضای شیشہ گرمرشد مشہور مسلم نود“ ترجمہ:

”ایران کے سفر میں میں مرزا حیدر علی یزد سے کاشان اور طہران اور طہران میں پہنچ کر میں ایک شخص استاد غلام رضا

شیشہ گر کاجو مشہور مسلم پیر تھا ، مرید بن گیا اس مرید بننے میں میری ایک غرض یہ تھی کہ میرا بہائی ہونا لوگوں سے پوشیدہ اور مخفی رہے۔ دوسرے یہ کہ استاد غلام رضا بھی کسی طرح سے بہائی ہو جائیں۔“

قارئین ملاحظہ فرمائیں بہائی حضرات کس طرح تبلیغ کرتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ آج ان کا لیڈر ایسا ہی آدمی ہوتا ہے جسے اسلام کے بارے میں معلمات حاصل ہوں۔ لیکن ہمیں بہائیوں کے ان طریقوں کو علماء اور عوام الناس مخصوصاً مسلمانوں کے سامنے رکھنا ہوگا۔ ورنہ ہم ان کے شکنجوں میں پھنستے چلے جائیں گیاور ہمارا انجام دین محمدی کے خلاف ہوگا سا واقعہ سے ایک بات اوریہ ظاہرہے کہ ان کے مخلصانہ رویہ کے شکنجے میں علماء کرام بھی پھنس جاتے ہیں ۔ لہٰذامیں ان کی اندرونی معلومات بھی رکھنا ضروری ہے۔ اس قسم کے بہت سارے واقعات اس کتاب میں موجود ہیں۔ قارئین ملاحظہ فرمائیں اس سے بھی خطرناکواقعہ بہیجة الصدور کے صفحہ ۵۰/ پر نقل ہے۔

ساتواں واقعہ:۔ حضرت ملا علی اکبر ازتلامیذ حضرت اسم اللہ الاصدق ملا محمد صادق مقدس بوند ودرشیراز حضرت اصدق امام جماعت بودندودر منبر بطلوع وظہور حضرت اعلیٰ بشارت می دادند“ ترجمہ۔۔ ” کہ ملا علی اکبر حضرت ملا محمد صادق کے شاگرد میں سے تھے ۔ جو شیرازمیں امام جماعت تھے اور منبر سے (مرزا علی محمد باب) حضرت اعلیٰ کے (مہدی ہونے کی) بشارت دیا کرتے تھے۔“ قارئین لیجئے اس سے زیادہ خطرے کی اور کوئی بات ہو سکتی ہے کہ مسلمانوں کی مسجدوں کے منبروں سے چھپ چھپایران میں کر بہائیت کی تبلیغ ہوا کرتی تھی اور اسکا اثر یہ تھا کہ ملاحظہ فرمائیے عبدالبہاء نے الکوکب الدریہ کے صفحہ ۴۵۲/ پر لکھا ہے کہ ” پیوستۂ این طائفہ درہرد ستگاہ راہ داشنند وازکار ہر کسی آگاہ بودہ چندان کہ ازحرم سرائے سلطانی ہر راز نہائی بتوسط بہائیان کہ۔ در پردہ این مستورودائرمدار امور بودند برائے ایشان مکشوف میگشت “ترجمہ:

” کہ اس وجہ سے (جھوٹ کی ایران کے بہائیوں نے ہر صیغہ میں اپنا راستہ بنایا ہوا تھا۔ اور ہر شخص کے حالات سے انکو اطلاع تھی یہاں تک کہ بادشاہ کی بیگمات کے تمام خفیہ راز بھی ان چھپے ہوئے بہائیوں کے ذریعے جو محلات شاہی کے کاموں کے سپر دار تھے اس فرقہ کو معلوم ہوتے تھے ۔“

یہی نہیں قارئین بہائیت میں مذہب کو چھپا کر تبلیغ کرنے کا یہاں تک حکم ہے کہ عباس آفندی ملقب بہ عبدالبہاء نے اپنی مکاتیب جلد ۳/صفحہ ۳۲۷/ پر حکم دیا ہے کہ” اپنے مذہب کو چھپانا تم پر لازم ہے۔“ اس کے علاوہ صاحب نقطہ الکاف مرزا جانی اپنی کتاب کے صفحہ ۲۱۱/پر لکھتے ہیں کہ ” باپ اپنے بیٹے اور بیٹا اپنے باپ اور اپنے گھر والوں سے اپنا مذہب چھپاتا“ ایک جگہ تو عبدالبہاء نے شیخ فرج اللہ ذکی کو جو مصر میں تبلیغ بہائیت کیلئے گئے تھے عبدالبہاء نے ۲۲/اکتوبر ۱۹۲۱ ء کو انکو خط لکھا جو مکاتیب ج ۳/ صفحہ ۳۲۷/پر نقل کیا گیا ہے۔” جمال مبارک تبلیغ رادرایں دیار حرام فرمودہ اند مقصود ایں است کہ ایامی چند بکلی سکوت نمائندہ اگر کسی سوال نماید بکلی اظہار بہ خبری کنندکہ ہمہمہ ودمدمہ قدرہ ساکن شود“ ترجمہ:

”کہ بہااللہ نے مصر میں بہائیت کی تبلیغ کص حرام قرار دیا ہے۔ بہائی دوستوں کو چاہئے کہ کچھ عرصہ اور خاموش رہیں۔ اور اگر کوئی شخص بہائی مذہب کے بارے میں سوال کرے تو بے خبری ظاہر کریں تاکہ سب لوگ بالکل خاموش ہو جائیں۔“

بہائیت کے اخفا کاحکم کھلے الفاظ میں عبدالبہاء مکاتب کے جلد ۳/ صفحہ ۴۹۶/ پر شیخ محی الدین کردی کو بھی دیتے ہیں کہ ” مسائل حکمیہ رااساس تذکرہ قراردہید نہ عقائدرا“ ترجمہ۔۔ ”
یعنی تبادلہ خیال کرتے وقت ۔
دوسرے علوم وفنون کو ترجیح دو نہ کہ عقائدہ“

جی ہاں عقائد کو ترجیح دوتو کوئی مسلمان کیسے تمہارے چکر میں پھنس جائے گا۔ اگر شروع میں ہی بہاء اللہ کو دوسرا نبی

کہدوگے یا خدا بنا بیٹھوگے تو کوئی تمہاری طرف نہیں کھینچ سکتا۔
اسلئے مسلمانوں کو آسانی سے دھوکا اسی وقت دیا جاستک ہے
جب ان کے ساتھ نمازپڑھو۔ان کے علماء کی ہم نشینی اختیار کرو۔
ان کے دل جیتو اور پھر دھیرے دھیرے تحفے و تحائف
پہنچاؤ غرضیکہ کوئی دوسرا طریقہ اختیار کرو لیکن اپنے مذہب
کو چھپائے رکھو۔ دوسرے کے راز معلوم کرو اور اپنی حقیقت نہ
بتاؤ۔

قارئین اور مخصوصاً علماء کرام ہم سب کو سنجیدگی سے ان
پوشیدہ دشمنان اسلام سے مقابلہ کرنے کیلئے ایک مستحکم تحریک
چلانی ہوگی جس سے ہم کو یہ بھی معلوم ہوتا رہے کہ ان کی
سازشیں کیا کیا ہیں۔ آج کل شادی کی تحریک چلا رکھی ہے لڑکا و
لڑکی میں محبت کی بنیاد پر شادی کراتے ہیں اور پھر اس خاندان
اور قبیلے میں تبلیغدین کرتے ہیں ۔انکے عقائد کو حاصل کرکے انکی
دھجیاں اڑانی ہوگی انکے حربوں سے
منبروں،اخباروں ،رسالوں،تقریروں سے مسلمان کو آگاہ کرنا
ہوگا ۔